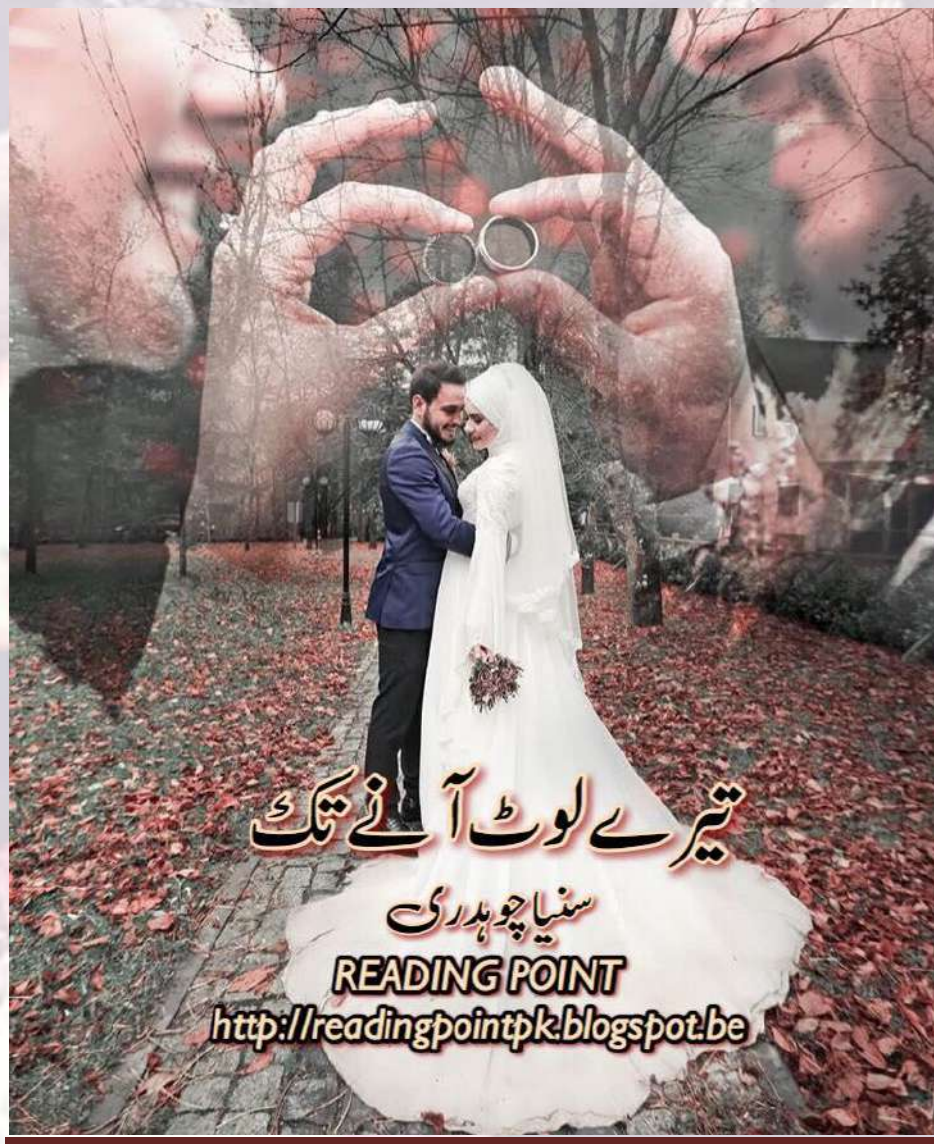


**POSTED ON READING POINT AND KITAB DOST**

<https://readingpointpk.blogspot.com/>



<http://kitabdostpk.blogspot.com/>

**Tere loat anay tak by Snia Chaudhary**

Page 1

## تیرے لوٹ آنے تک

### از سنیا چوہدری

وہ کمرے میں بیٹھا آفس کا کام رہا تھا جب دروازے پر ناک ہوا وہ جانتا تھا کہ اس وقت کون ہو سکتا ہے میں آجاؤں۔ اس نے دروازے سے جھانک کر پوچھا۔ تمہیں پہلے کبھی اجازت کی ضرورت ہوئی ہے۔ ازلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ حورین دروازہ کھول کر اندر آچکی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں دو کافی کے کپ تھے۔ جنہیں دیکھ کر ازلان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اپنے لئے کافی بنا رہی تھی تو سوچا آپ کے لئے بھی بنا دوں

وہ ٹرے ٹیبل پر رکھی اور صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی  
گھر میں تو آفس کا کام چھوڑ دیا کریں حورین اسے ہنوز فائلوں میں سر دیے دیکھتے ہوئے بولی  
لو کر دی بند اور کچھ ازلان نے فائل بند کر کے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھا  
یہ مہر کدھر ہے؟ ازلان نے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے پوچھا  
آپ کو تو پتا ہے انہیں سونے کی کتنی جلدی ہوتی ہے کب سے سو گئی ہیں وہ  
آپ گاؤں کب جا رہے ہیں (حورین نے کافی کا سپ لیتے ہوئے پوچھا

شائد کچھ دن تک کیوں کچھ متگوانا ہے از لان نے سوالیہ نظروں سے پوچھا  
ایک ہیلپ کریں گی پلیز کیوں کے آپ کے علاوہ یہ کوئی نہیں کر سکتا حور نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا  
زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے کام بتاؤ از لان نے مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا  
وہ میں پارٹ ٹائم جاب کرنا چاہتی ہوں اور آپ بابا سے اجازت لے دیں (حورین نے لمحے بھر کے توقف سے  
بات کی

حور تم جانتی ہو تمہارے بابا کیا میں بھی اس حق میں نہیں ہوں اور ابھی تمہارے گریجویشن کے پیپر ز ہونے  
والے ہیں نا از لان سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا  
پڑ آپ جانتے ہیں کے مجھے کتنا شوق ہے اور اگر آپ بابا سے بات کریں گے تو وہ مان جائیں گے پلیز آپ کو پتا ہے وہ  
آپ کی کوئی بات نہیں ٹالتے حورین نے ملتی لہجے میں کہا  
ٹھیک ہے کر لوں گا بات پڑ تم میرے آفس میں میرے انڈر کام کرو گی اور وہ بھی صرف دو سے تین گھنٹے کیوں  
کے ساتھ پڑھائی بھی کرنی ہے اوکے (از لان نے لمحہ بھر سوچنے کے بعد کہا  
اوکے اوکے تھینک یو سوچ حورین نے مسرت جذبات میں کہا  
اچھا یہ بتاؤ کے تیاری کیسی ہے

بہت اچھی تیاری ہے بس پیپر ز ہوں تو جان چھوٹے (حور نے منہ بناتے ہوئے کہا  
ٹھیک ہے پھر پیپر ز کے بعد آفس جو اُن کرنا ٹھیک ہے (از لان نے خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا  
ٹھیک ہے حور نے مسکراتے ہوئے کہا



اچھا اب جا کر سو جاؤ ورنہ صبح پھر آنکھ نہیں کھلے گی ازلان نے ازلی مسکراہٹ سے کہا  
اوکے گڈ نائٹ حورین نے کافی کے کپ ٹرے میں رکھے اور جاتے ہوئے بولی  
گڈ نائٹ



اسلام علیکم!  
ہمیں اپنے Blog kitabdost  
<http://kitabdostpk.blogspot.be>  
اور readingpoint  
<http://readingpointpk.blogspot.be>  
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز  
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ  
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)  
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں  
[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)  
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

گاڑی رکی تھی ایئر پورٹ کے پارکنگ ایریامیں اور حور نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو مسکراہٹ دباے اسے ہی  
دیکھ رہا تھا پھر حور کو اشارہ کرتا خود باہر نکلا حور بھی اسکی تقلید کرتی دروازہ کھول کر باہر نکلی کچھ دیر بعد وہ لوگ  
اندر داخل ہوئے ازلان ایک لمحے کو روکا  
کر دیکھا تو خوشی اور پھر حور کی طرف مڑ کر اسکے ہاتھ میں کچھ پکڑا یا حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر وہ کھول

سے چیخ مار کر یک دم از لان کے گلے لگ گئی آس پاس کے لوگ رشک سے اس کپل کو دیکھ رہے تھے۔

تھینک یو تھینک سوچ (وہ مسرت جذبات سے بولی

حور یہ پبلک پلیس ہے) از لان نے اسکے کان کے قریب ہلکی سی سرگوشی کی حور کو یکدم احساس ہوا تو جھجھکتی

ہوئی پیچھے ہوئی چہرہ لال ٹماڑ بنا ہوا تھا

از لان مسکراہٹ دباے بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اب چلیں بھی (حور اسکی نظروں سے پزل ہوتی ہوئی بولی

از لان نے اسکے سامنے ہاتھ کیا جسے حور نے بنا کسی پیش رفت کے تھا ماوہ دونوں نے سفر پر رواں تھے۔

جہاز جب اور ان بھرنے لگا تو حور نے خوفزدہ ہو کر از لان کو دیکھا جو کہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا پھر ایک بازو سے

اسے اپنے حصار میں لیا وہ تو جیسے کسی خوفزدہ بچہ کی مانند اسکے سینے میں چھپ گئی تھی

ریلیکس حور از لان اسکا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا

جہاز اپنے مقررہ وقت پر لینڈ ہوا تھا اور وہ لوگ اس خوبصورت جگہ پر تھے جہاں صرف قدرتی خوبصورتی اور

سبزے سے بھرپور آزاد کشمیر کی سرزمین پر کھڑے وہ دونوں اس خوبصورتی کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔

ان کے پہنچنے ہی ایک گاڑی آئی تھی جس کو از لان ڈرائیو کر رہا تھا اور حور مسرور سی باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی۔

وہ لوگ ایک فارم ہاؤس میں روکے تھے آس پاس پورا سبزہ ایک ماسٹر بیڈ روم ایک گیٹ روم اور دو اور رومز پر

بنایہ خوبصورت فارم ہاؤس تھا آتے ہی سب سے پہلے حور نے گھر کال کر کے عشال سے بات کی تھی۔

باہر چل کر واک کرتے ہیں نا

ڈنر کر کے وہ لوگ روم میں تھے جب حور بولی۔

اس وقت (ازلان نے ٹائم دیکھا جو کے نوکا ہندسہ کر اس کر گیا تھا۔

بلکل اس وقت (حور اسی کے انداز میں بولی

چلو پھر (وہ کہتا ہوا اٹھا کچھ دیر بعد وہ لوگ ایک خوبصورت ٹریک پرواک کر رہے تھے سردی اپنے عروج پر تھی

ہم کتنے دن یہاں رہیں گے (حور ازلان کے حصار میں چلتی ہوئی بولی

جتنے دن میری جان کہے گی اتنے دن (ازلان اسکے سر سے اپنا سر ٹکراتے ہو یا بولا

حور تو اپنی اتھل پتھل ہوتی دھر کنوں کو سمجھا رہی تھی وہ آج بھی اسکی شوخ حرکتوں پر اپنے دل کو سمجھانے لگ جاتی تھی۔

اگلے دن وہ لوگ ناشتے کے بعد وادی نیلم کی جانب گئے اتنا خوبصورت منظر آنکھوں کو طراوت بخش رہا تھا ایک طرف سمندر تھا دوسری طرف پہاڑ تھے سرسبز جنگلات۔

حور تو سیلفیوں پے سیلفیاں لے رہی تھی اور ازلان ایک بڑے سے پتھر پے بیٹھا ارد گرد کے مناظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا

ازلان آپ بھی آئے نا (حور کہتی ہوئی اسکی اسکے پاس آئی

لاؤ ادھر دو (ازلان نے کہتے ہوئے موبائل اسکے ہاتھ سے لیا اور پھر سیلفی لی وہ دونوں مختلف پوز بنا کر ٹیکس لے رہے تھے پھر وہ لوگ وادی نیلم کی تحصیل شاردہ گئے جسے تاریخی مقام بھی حاصل ہے وادی نیلم میں یہ شاردہ

یونیورسٹی اپنی فن تعمیر کا خوبصورت نمونہ تھی اسکی دیواروں کی اونچائی سو میٹر تھی حور تو گنگ ہو کر اس عمارت کو دیکھ رہی تھی جس کی دیواروں پر بدھ مت کے نشان تھے۔

ازلان کیا لگتا ہے کے یہ کبھی شاندار امارت ہو ا کرتی تھی (حور نے ازلان سے کہا جو کے خود بھی اسی طرف متوجہ تھائیوں کے اب یہاں پر صرف دیواریں سیریاں اور کچھ اور چیزیں تھیں ان کی چھت نہیں تھی شاندار لیکن ہر چیز اس دنیا میں فنا ہونے کے لئے ہی بنی ہے چلو کہا ہو گئی آجاؤ (ازلان اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا چلنے لگا بہت خوبصورت دن کا اتمام ہوا تھا حور تو بے حد تھک چکی تھی لیکن ازلان اسکی نسبت قدرے فریش تھا۔ حور تو چیخ کر کے آکر بے سدھ ہو کر سو گئی

حور اٹھو کھانا کھا لو (ازلان نے نیند میں اسے اٹھا کر بٹھایا

آنکھیں بند کیے وہ منہ کھولے بیٹھی تھی (ازلان کو اسکی اس ادھر بہت پیار آیا پھر کچھ سوچتے ہوئے موبائل نکالا اور اسکی پک لے لی۔

پھر موبائل واپس رکھ کر اسے کھانا کھلانے لگا۔

اگلے کچھ دن کچھ دن گزرے ان کی کھٹی میٹھی شرارتوں میں ازلان کے سنگ اسکی زندگی اتنی خوبصورت تھی کے اسے تو گمان بھی نہ تھا کبھی اس چیز کا

ازلان کے کہنے پر ہی اسنے آج ویسا ہی ڈریس پہنا تھا جیسا کے وہاں کی حواتین پہنتی ہیں کڑھائی والی وول کی قمیض شلو اور سر پر ماتھاپٹی یہ سب پہنے کتنی ہی دیر وہ باہر ہی نہیں نکلی تھی پھر ازلان کے بار بار بلانے پر جھجھکتی ہوئی باہر آئی تھی۔

ازلان نے جب اسے دیکھا تو وہ بالکل کوئی گریا ہی لگی اسے اپنی سرخ سفید رنگت میں رایل بلیو کلر کی کمی اور اس پر ستم ماتھے پر پہنی ماتھا پیٹی۔

ازلان نے بے خودی میں اسے قریب کرتے ہوئے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا

جب کے حور تو بالکل لال ٹماٹر ہوئی تھی

آج وہ لوگ وادی کیل کی جانب گئے شوٹر نالہ اور دریائے نیل کا ملن ایک خوبصورت منظر تھا

حور وہاں مزے سے اچھلتی پھر رہی تھی وہاں کے باشندے بہت اخلاق والے تھے چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں

ایک لائن میں اپنی کتابیں اور بیگ لئے اسکول سے آرہے تھے جیولری وغیرہ وہ اتار چکی تھی سردی سے اسکی

ناک سرخ ہو رہی تھی لیکن وہ تو اس قدر ترقی حسن میں کھوی ہوئی تھی ازلان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل

کھڑا کیا

حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا ازلان نے مفہم لے کر حور کے گلے میں پہنایا اور پھر ٹو پیٹ جس پر حور نے منہ بنایا

سردی لگ گئی تو سارا مزہ خراب ہو جائے گا (ازلان نے پیار سے اسے سمجھایا

سیب کے باغات تھے اور حور کا پرانا شوق درختوں پر چڑھنے والا آج پھر جاگ گیا تھا ازلان کے بارہا منع کرنے کے

باوجود وہ نہیں مانی تھی اور درخت پر چڑھ کر سیب توڑ رہی تھی

ایک دو دن یہاں رہنے کے بعد آج ان کی واپسی تھی حور کا دل بھی نہیں تھا یہاں سے جانے کا پر عشال کی یاد بھی

آ رہی تھی



حور اگر میں کہوں کے ہم لوگ گھر نہیں جا رہے تو (ازلان نے پیکنگ کرتی حور سے کہا۔  
کیا مطلب نہیں جا رہے پھر (وہ پیکنگ چھوڑتی فکر مند سی بولی۔

آپ مذاق کر رہے ہیں نا

بلکل نہیں تم دیکھ سکتی ہو اس ڈرامے میں (ازلان بیڈ پر کہنی کے بل لیٹا ہوا سامنے کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔  
حور نے وہ ڈرامہ کھولا اور اس میں چیک کرنے لگی کچھ دیر بعد چہرے پر ملی جلی کیفیت لئے وہ ازلان کے سامنے  
کھڑی تھی۔

ازلان آپ یہ کیا سچ میں (وہ بے ربط جملے بول رہی تھی

یہ واقعی سچ ہے حور (وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

حور کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے ازلان نے اسے سینے سے لگا لیا۔

آپ بہت بہت اچھے ہیں (حور روتے ہوئے بولی

مجھے پتا ہے کے میں اچھا ہوں اب تم چپ کرو شاہاش ورنہ پھر مجھے اپنے طریقے سے چپ کروانا آتا ہے (ازلان

اسکا چہرہ اونچا کر کے شرارت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

حور جھینپ گئی پھر اس سے الگ ہونے لگی لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی۔

اس نے اپنی جھکی پلکیں اٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا جو اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

چھوڑیں نا (حور نے اسکے ہاتھ میں مقید اپنی کلائی کو دیکھ کر کہا۔

چھڑوالو (ازلان گرفت اور مضبوط کرتا ہوا بولا البتہ چہرے پر ابھی بھی شرارت تھی

پلیز نا کریں نا) حور روہانسی لہجے میں بولی

ازلان نے اسکی کلائی آزاد کر دی

ایک تو تم پتا نہیں اتنے آنسو کہا سے لاتی ہو

وہ واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا)

آپ بھی تو شادی سے پہلے تو ایسے نہیں تھے آپ نے کہاں سے سیکھیں ایسی حرکتیں (حور جھنجھلا کر بولی۔

کسی حرکتیں) اسنے دوبارہ سے بات پکڑ لی

حور گڑبڑا کر رہ گئی

بہی جو کرتیں ہیں (وہ بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے بولی۔

ہاں تو پہلے میں تمہارا دوست تھا کزن تھا اور اب دوست کے ساتھ تمہارا شوہر بھی ہوں اور دوست اور شوہر میں

فرق ہوتا ہے

حور نے کوئی جواب نا دیا بس اسے گھورتی چیزیں سمیٹنے لگی۔

اگلے کچھ گھنٹوں بعد وہ لوگ دبئی کی سر زمین پر کھڑے تھے

یہ کس کافلیٹ ہے (حور ازلان کے ساتھ فلیٹ میں داخل ہوتی ہوئی بولی۔

یہ ہمارا فلیٹ ہے) ازلان پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

ہمارا مطلب آپکا (حور خیر انگی سے نظریں ادھر ادھر گھماتی ہوئی بولی

یس مائے کونین یہ فلیٹ ہمارا ہے میرا نہیں (ازلان کی بات سن کر وہ ادھر ادھر چیک کرنے لگی چیزیں

اگلے دن ابھی ازلان سو رہا تھا جب حور کی آنکھ کھلی دل میں نے احساس تھے ایسا لگتا تھا جیسے اب وہ ازلان کے بغیر ایک پل نارہ پائے اسکا اتنا کیزنگ انداز اسکی شرارتیں اتنی خوشیاں دی تھیں حور کی زندگی میں رنگ بھر دیے تھے حور کو تو جیسے عشق ہو گیا تھا ازلان سے۔۔

حور کی نظر ازلان کی پیشانی پر پڑے بالوں پر پڑی دل میں اک خواہش جاگی تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسکے منتشر بالوں کو سمیٹا اور پھر دل کی خواہش پر اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دیے ازلان تھوڑا سا کسایا تو حور جلدی سے پیچھے ہو گئی اور واشروم میں گھس گئی

آج وہ لوگ برج خلیفہ دنیا کی سب سے بڑی امارت دیکھنے گئے اس عمارت میں ایک سو ٹریسٹھ فلور ہیں کیا خیال ہے حور یہاں نا قیام کریں کچھ دن

کبھی بھی نہیں رہوں گی یہاں تو اتنی اونچائی ہے میرا تو ویسے ہی دماغ گھوم رہا ہے (حور نے جلدی سے جواب دیا کے مبادہ وہ سچ میں ہی نا کر ڈالے

پورا دن ان لوگوں نے گھومنے میں صرف کیارات کے وقت دعائی فاؤنٹین دیکھ رہے تھے پانی میوزک کے حضاب سے اونچا نیچا ہو رہا تھا اور بہت پیارا منظر پیش کر رہا تھا

ازلان اپنا موبائل دیں

کیوں

دیں نامیرے موبائل کی سپیس فل ہے تو پکس نہیں بن رہی (حور کے کہنے پر ازلان اپنا موبائل نکال کر اسے دیا اگلے دن وہ لوگ دینی مال میں تھے اور دھڑا دھڑا شاپنگ ہو رہی تھی کچھ اپنے لئے اور کچھ باقی سب کے لئے عشال کے لئے ڈھیر ساری چیزیں۔۔

مختلف رینڈز لیس جن میں حور ڈر کر بیٹھی رہی اور ایک میں تو باقاعدہ چیمیں مارتی وہ ازلان کے ساتھ چپکی ہوئی تھی لوگ دیکھ رہے تھے اور ازلان کی گھوڑیوں کا بھی کوئی اثر نہیں تھا۔

حور ادھر دیکھو میری طرف (ازلان نے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا بس اب صرف میری آنکھوں میں دیکھو کچھ بھی نہیں ہو گا کچھ بھی (اب کی بار اسے تھوڑا حوصلہ ہوا حور کے گلے میں ازلان کا دیا گیا پینڈینٹ تھا جس میں اے ایچ لکھا ہوا تھا

پورے دس دن دینی میں گزار کر وہ لوگ سعودی عرب آچکے تھے اور مہر اخرا ز اور عشال بھی عمرے کی نیت سے اے تھے

یہاں آنے سے ایک دن پہلے مہر کو خوشخبری سنائی گئی تھی

اور وہ تو اپنے رب کی شکر گزار تھی کعبہ کا غلاف پکڑ کر اپنے رب سے محو گفتگو تھی کہ وہ کتنا رحیم ہے اپنے بندے پر کیا کیا نوازشیں کرتا ہے اور ایک بندہ ہے جو اپنے خالق کو بھول کر دنیاوی چیزوں میں سکون تلاش کرتا ہے

افق پر سورج طلوع نہیں ہوا تھا حور اور ازلان خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کے بعد اب قرآن مجید کی تلاوت کر کا گھر دیکھنا یہ خوش نصیبی رہے تھے اور یہ کوئی حور سے پوچھتا کے سکون کیا ہے اپنے حرم اپنی اولاد کے ساتھ اللہ



حضور سر بسجود تھا جس نے اس پر اتنی نوازشیں کی اتنی خوشیاں دی کے اس ke نہیں تو کیا ہے اسکا دل اپنے رب سے سمجھانا مشکل ہو گیا۔

کہتے ہیں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اور یہی حور کی زندگی میں ہوا تھا زندگی کے کچھ سالوں میں اس نے بہت تکلیفیں دیکھیں لیکن اب اسکی زندگی میں خوشیاں تھیں کیوں کے اسکا ہمسفر غلط رستوں سے لوٹ آیا تھا اسے سہی غلط کی پہچان ہو چکی تھی اور اب غم کے بادل جھٹ چکے تھے اب صرف خوشیاں تھیں اپنوں کے سنگاڑی رکی تھی ایئر پورٹ کے پارکنگ ایریا میں اور حور نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو مسکراہٹ دباے اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر حور کو اشارہ کرتا خود باہر نکلا حور بھی اسکی تقلید کرتی دروازہ کھول کر باہر نکلی کچھ دیر بعد وہ لوگ اندر داخل ہوئے ازلان ایک لمحے کو روکا

کر دیکھا تو خوشی اور پھر حور کی طرف مڑ کر اسکے ہاتھ میں کچھ پکڑا یا حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر وہ کھول سے چیخ مار کر یک دم ازلان کے گلے لگ گئی آس پاس کے لوگ رشک سے اس کیل کو دیکھ رہے تھے۔

تھینک یو تھینک سوچ (وہ مسرت جذبات سے بولی

حور یہ پبلک پلیس ہے (ازلان نے اسکے کان کے قریب ہلکی سی سرگوشی کی حور کو یکدم احساس ہوا تو جھجھکتی ہوئی پیچھے ہوئی چہرہ لال ٹماڑ بنا ہوا تھا

ازلان مسکراہٹ دباے بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اب چلیں بھی (حور اسکی نظروں سے پزل ہوتی ہوئی بولی

ازلان نے اسکے سامنے ہاتھ کیا جسے حور نے بنا کسی پیش رفت کے تھا ماہ دونوں نے سفر پر رواں تھے۔

جہاز جب اور ان بھرنے لگا تو حور نے خوفزدہ ہو کر ازلان کو دیکھا جو کے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا پھر ایک بازو سے اسے اپنے حصار میں لیا وہ تو جیسے کسی خوفزدہ بچہ کی مانند اسکے سینے میں چھپ گئی تھی ریلیکس حور ازلان اسکا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا

جہاز اپنے مقررہ وقت پر لینڈ ہوا تھا اور وہ لوگ اس خوبصورت جگہ پر تھے جہاں صرف قدرتی خوبصورتی اور سبزے سے بھرپور آزاد کشمیر کی سرزمین پر کھڑے وہ دونوں اس خوبصورتی کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔ ان کے پہنچنے ہی ایک گاڑی آئی تھی جس کو ازلان ڈرائیو کر رہا تھا اور حور مسرور سی باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی۔ وہ لوگ ایک فارم ہاؤس میں روکے تھے آس پاس پورا سبزہ ایک ماسٹر بیڈ روم ایک گیسٹ روم اور دو اور رومز پر بنایہ خوبصورت فارم ہاؤس تھا آتے ہی سب سے پہلے حور نے گھر کا لکڑی کے عشاں سے بات کی تھی۔ باہر چل کر واک کرتے ہیں نا

ڈنر کر کے وہ لوگ روم میں تھے جب حور بولی۔

اس وقت (ازلان نے ٹائم دیکھا جو کے نوکا ہندسہ کر اس کر گیا تھا۔

بلکل اس وقت (حور اسی کے انداز میں بولی

چلو پھر (وہ کہتا ہوا اٹھا کچھ دیر بعد وہ لوگ ایک خوبصورت ٹریک پرواک کر رہے تھے سردی اپنے عروج پر تھی

ہم کتنے دن یہاں رہیں گے (حور ازلان کے حصار میں چلتی ہوئی بولی

جتنے دن میری جان کہے گی اتنے دن (ازلان اسکے سر سے اپنا سر ٹکراتے ہو یا بولا

حور تو اپنی اتھل پتھل ہوتی دھرنوں کو سمجھال رہی تھی وہ آج بھی اسکی شوخ حرکتوں پر اپنے دل کو سمجھانے لگ جاتی تھی۔

اگلے دن وہ لوگ ناشتے کے بعد وادی نیلم کی جانب گئے اتنا خوبصورت منظر آنکھوں کو طراوت بخش رہا تھا ایک طرف سمندر تھا تو دوسری طرف پہاڑ تھے سرسبز جنگلات۔

حور تو سیلفیوں پے سیلفیاں لے رہی تھی اور ازلان ایک بڑے سے پتھر پے بیٹھا ارد گرد کے مناظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا

ازلان آپ بھی آئے نا (حور کہتی ہوئی اسکی اسکے پاس آئی)

لاؤ ادھر دو (ازلان نے کہتے ہوئے موبائل اسکے ہاتھ سے لیا اور پھر سیلفی لی وہ دونوں مختلف پوز بنا کر ٹیکس لے رہے تھے پھر وہ لوگ وادی نیلم کی تحصیل شاردہ گئے جسے تاریخی مقام بھی حاصل ہے وادی نیلم میں یہ شاردہ یونیورسٹی اپنی فن تعمیر کا خوبصورت نمونہ تھی اسکی دیواروں کی اونچائی سو میٹر تھی حور تو گنگ ہو کر اس عمارت کو دیکھ رہی تھی جس کی دیواروں پر بدھ مت کے نشان تھے۔

ازلان کیا لگتا ہے کہ یہ کبھی شاندار امارت ہو ا کرتی تھی (حور نے ازلان سے کہا جو کہ خود بھی اسی طرف متوجہ

تھا کیوں کہ اب یہاں پر صرف دیواریں سیریاں اور کچھ اور چیزیں تھیں ان کی چھت نہیں تھی

شاندار لیکن ہر چیز اس دنیا میں فنا ہونے کے لئے ہی بنی ہے چلو کہا گوئی آجاؤ (ازلان اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا چلنے لگا

بہت خوبصورت دن کا اتمام ہوا تھا حور تو بے حد تھک چکی تھی لیکن ازلان اسکی نسبت قدرے فریش تھا۔

حور تو چیخ کر کے آکر بے سدھ ہو کر سو گئی

حور اٹھو کھانا کھا لو (ازلان نے نیند میں اسے اٹھا کر بٹھایا

آنکھیں بند کیے وہ منہ کھولے بیٹھی تھی (ازلان کو اسکی اس ادا پر بہت پیار آیا پھر کچھ سوچتے ہوئے موبائل نکالا اور اسکی پک لے لی۔

پھر موبائل واپس رکھ کر اسے کھانا کھلانے لگا۔

اگلے کچھ دن کچھ دن گزرے ان کی کھٹی میٹھی شرارتوں میں ازلان کے سنگ اسکی زندگی اتنی خوبصورت تھی کہ اسے تو گمان بھی نہ تھا کبھی اس چیز کا

ازلان کے کہنے پر ہی اسنے آج ویسے ہی ڈریس پہنا تھا جیسا کہ وہاں کی حواتین پہنتی ہیں کڑھائی والی دول کی قمیض شلو اور سر پر ماتھاپٹی یہ سب پہنے کتنی ہی دیر وہ باہر ہی نہیں نکلی تھی پھر ازلان کے بار بار بلانے پر جھجھکتی ہوئی باہر آئی تھی۔

ازلان نے جب اسے دیکھا تو وہ بالکل کوئی گریا ہی لگی اسے اپنی سرخ سفید رنگت میں رایل بلیو کلر کی قمیض اور اس پر ستم ماتھے پر پہنی ماتھاپٹی۔

ازلان نے بے خودی میں اسے قریب کرتے ہوئے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا

جب کے حور تو بالکل لال ٹماٹر ہوئی تھی

آج وہ لوگ وادی کیل کی جانب گئے شوٹر نالہ اور دریاے نیل کا ملن ایک خوبصورت منظر تھا

حور وہاں مزے سے اچھلتی پھر رہی تھی وہاں کے باشندے بہت اخلاق والے تھے چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں



ایک لائن میں اپنی کتابیں اور بیگ لئے اسکول سے آرہے تھے جیولری وغیرہ وہ اتار چکی تھی سردی سے اسکی ناک سرخ ہو رہی تھی لیکن وہ تو اس قدر ترقی حسن میں کھوی ہوئی تھی ازلان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کیا

حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا ازلان نے مفہم لے کر حور کے گلے میں پہنایا اور پھر ٹوپیچس پر حور نے منہ بنایا سردی لگ گئی تو سارا مزہ خراب ہو جائے گا نا (ازلان نے پیار سے اسے سمجھایا سیب کے باغات تھے اور حور کا پرانا شوق درختوں پر چڑھنے والا آج پھر جاگ گیا تھا ازلان کے بارہا منع کرنے کے باوجود وہ نہیں مانی تھی اور درخت پر چڑھ کر سیب توڑ رہی تھی ایک دودن یہاں رہنے کے بعد آج ان کی واپسی تھی حور کا دل بھی نہیں تھا یہاں سے جانے کا پر عشال کی یاد بھی آرہی تھی

حور اگر میں کہوں کے ہم لوگ گھر نہیں جا رہے تو (ازلان نے پیکنگ کرتی حور سے کہا۔ کیا مطلب نہیں جا رہے پھر (وہ پیکنگ چھوڑتی فکر مند سی ہوئی۔

آپ مذاق کر رہے ہیں نا

بلکل نہیں تم دیکھ سکتی ہو اس ڈار میں (ازلان بیڈ پر کہنی کے بل لیٹا ہوا سامنے کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ حور نے وہ ڈار کھولا اور اس میں چیک کرنے لگی کچھ دیر بعد چہرے پر ملی جلی کیفیت لئے وہ ازلان کے سامنے کھڑی تھی۔

ازلان آپ یہ کیا سچ میں (وہ بے ربط جملے بول رہی تھی

یہ واقعی سچ ہے حور (وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا  
حور کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے ازلان نے اسے سینے سے لگالیا۔  
آپ بہت بہت اچھے ہیں (حور روتے ہوئے بولی  
مجھے پتا ہے کہ میں اچھا ہوں اب تم چپ کر و شامباش ورنہ پھر مجھے اپنے طریقے سے چپ کروانا آتا ہے (ازلان  
اسکا چہرہ اونچا کر کے شرارت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا  
حور جھینپ گئی پھر اس سے الگ ہونے لگی لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی۔  
اس نے اپنی جھکی پلکیں اٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا جو اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

چھوڑیں نا (حور نے اسکے ہاتھ میں مقید اپنی کلائی کو دیکھ کر کہا۔  
چھڑالو (ازلان گرفت اور مضبوط کرتا ہوا بولا البتہ چہرے پر ابھی بھی شرارت تھی  
پلیز نا کریں نا (حور روہانسی لہجے میں بولی  
ازلان نے اسکی کلائی آزاد کر دی  
ایک تو تم پتا نہیں اتنے آنسو کہا سے لاتی ہو  
وہ واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا)  
آپ بھی تو شادی سے پہلے تو ایسے نہیں تھے آپ نے کہاں سے سیکھیں ایسی حرکتیں (حور جھنجھلا کر بولی۔  
کسی حرکتیں (اسنے دوبارہ سے بات پکڑ لی

حور گڑبڑا کر رہ گئی

یہی جو کرتیں ہیں (وہ بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے بولی۔

ہاں تو پہلے میں تمہارا دوست تھا کزن تھا اور اب دوست کے ساتھ تمہارا شوہر بھی ہوں اور دوست اور شوہر میں فرق ہوتا ہے

حور نے کوئی جواب نہ دیا بس اسے گھورتی چیزیں سمیٹنے لگی۔

اگلے کچھ گھنٹوں بعد وہ لوگ دبئی کی سر زمین پر کھڑے تھے

یہ کس کا فلیٹ ہے (حور ازلان کے ساتھ فلیٹ میں داخل ہوتی ہوئی بولی۔

یہ ہمارا فلیٹ ہے (ازلان پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

ہمارا مطلب آپکا (حور خیرانگی سے نظریں ادھر ادھر گھماتی ہوئی بولی

یس مائے کوئین یہ فلیٹ ہمارا ہے میرا نہیں (ازلان کی بات سن کر وہ ادھر ادھر چیک کرنے لگی چیزیں

اگلے دن ابھی ازلان سو رہا تھا جب حور کی آنکھ کھلی دل میں نے احساس تھے ایسا لگتا تھا جیسے اب وہ ازلان کے

بغیر ایک پل نارہ پائے اسکا اتنا کیمرنگ انداز اسکی شرارتیں اتنی خوشیاں دی تھیں حور کی زندگی میں رنگ بھر

دیے تھے حور کو تو جیسے عشق ہو گیا تھا ازلان سے۔۔

حور کی نظر ازلان کی پیشانی پر پڑے بالوں پر پڑی دل میں اک خواہش جاگی تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسکے

منتشر بالوں کو سمیٹا اور پھر دل کی خواہش پر اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دیے ازلان تھوڑا سا کمسایا تو حور جلدی

سے پیچھے ہو گئی اور واشروم میں گھس گئی  
آج وہ لوگ برج خلیفہ دنیا کی سب سے بڑی امارت دیکھنے گئے اس عمارت میں ایک سوتریسٹھ فلور ہیں  
کیا خیال ہے حور یہاں ناقیام کریں کچھ دن  
کبھی بھی نہیں رہوں گی یہاں تو اتنی اونچائی ہے میرا تو ویسے ہی دماغ گھوم رہا ہے (حور نے جلدی سے جواب دیا  
کے مبادہ وہ سچ میں ہی ناکر ڈالے  
پورا دن ان لوگوں نے گھومنے میں صرف کیارات کے وقت دبی فاؤنٹین دیکھ رہے تھے پانیموزک کے حصاب  
سے اونچا نیچا ہو رہا تھا اور بہت پیارا منظر پیش کر رہا تھا  
ازلان اپنا موبائل دیں  
کیوں  
دیں نامیرے موبائل کی سپیس فل ہے تو پکس نہیں بن رہی (حور کے کہنے پر ازلان اپنا موبائل نکال کر اسے دیا  
اگلے دن وہ لوگ دبی مال میں تھے اور دھڑا دھڑا شاپنگ ہو رہی تھی کچھ اپنے لئے اور کچھ باقی سب کے لئے  
عشال کے لئے ڈھیر ساری چیزیں۔۔  
مختلف رائیڈز لیس جن میں حور ڈر کر بیٹھی رہی اور ایک میں تو باقاعدہ چیمیں مارتی وہ ازلان کے ساتھ چپکی ہوئی  
تھی لوگ دیکھ رہے تھے اور ازلان کی گھوڑیوں کا بھی کوئی اثر نہیں تھا۔  
حور ادھر دیکھو میری طرف (ازلان نے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا  
بس اب صرف میری آنکھوں میں دیکھو کچھ بھی نہیں ہو گا کچھ بھی) (اب کی بار اسے تھوڑا حوصلہ ہوا



حور کے گلے میں ازلان کا دیا گیا پینڈیٹ تھا جس میں اے ایچ لکھا ہوا تھا  
پورے دس دن دہلی میں گزار کر وہ لوگ سعودی عرب آچکے تھے اور مہرازا اور عشاں بھی عمرے کی نیت  
سے اے تھے

یہاں آنے سے ایک دن پہلے مہر کو خوشخبری سنائی گئی تھی  
اور وہ تو اپنے رب کی شکر گزار تھی کعبہ کا غلاف پکڑ کر اپنے رب سے محو گفتگو تھی کہ وہ کتنا رحیم ہے اپنے  
بندے پر کیا کیا نوازشیں کرتا ہے اور ایک بندہ ہے جو اپنے خالق کو بھول کر دنیاوی چیزوں میں سکون تلاش کرتا  
ہے

افق پر سورج طلوع نہیں ہوا تھا حور اور ازلان خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کے بعد اب قرآن مجید کی تلاوت کر  
کا گھر دکھنا یہ خوش نصیبی رہے تھے اور یہ کوئی حور سے پوچھتا کہ سکون کیا ہے اپنے محرم اپنی اولاد کے ساتھ اللہ  
حضور سر بسجود تھا جس نے اس پر اتنی نوازشیں کی اتنی خوشیاں دی کہ اس کے نہیں تو کیا ہے اس کا دل اپنے رب  
سے سمجھانا مشکل ہو گیا۔

کہتے ہیں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اور یہی حور کی زندگی میں ہوا تھا زندگی کے کچھ سالوں میں اس نے بہت  
تکلیفیں دیکھیں لیکن اب اس کی زندگی میں خوشیاں تھیں کیوں کہ اس کا ہمسفر غلط رستوں سے لوٹ آیا تھا اسے سہی  
غلط کی پہچان ہو چکی تھی اور اب غم کے بادل جھٹ چکے تھے اب صرف خوشیاں تھیں انہوں نے سنگ



اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز  
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ  
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)  
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں



سندھ کے گاؤں میں مراد اور ہتے تھے جن کا شمار وہاں کے بڑے لوگوں میں ہوتا تھا اپنی زمینیں اور سیاست میں  
بھی تھے اور ان کے 2 بیٹے حماد راؤ اور از لان راؤ تھے حماد از لان سے دو سال بڑے تھے جب کے ایک بیٹی محرمہ  
تھی اور ان کے ایک چچا زاد بھائی ضرار جن کی حویلی ان کی حویلی کے بالکل ساتھ بنی ہوئی تھی ان کی 2 بیٹیاں اور  
ایک بیٹا تھا بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی تھی جب کے بیٹا حراز گاؤں ہی ہوتا تھا اور سب سے چھوٹی بیٹی حورین تھی جو  
کے سب کو عزیز بھی بہت زیادہ تھی حورین اور مہر دونوں از لان کے ساتھ شہر والے گھر رہتی تھیں پڑھائی کی  
وجہ سے مہرایم ایس سی کے لاسٹ ایئر میں جب کے حورین گریجویشن کے آخری سال میں تھی

ازلان کو زمینوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی جسکی وجہ سے وہ شہر ہی رہتا تھا اور یہاں بزنس سیٹ کر رکھا تھا ازلان اور حورین کی آپس میں بہت بنتی تھی حالانکہ ازلان اس سے 8 سال بڑا تھا پڑ جب بھی حورین نے اپنی کوئی بات منوانی ہوتی تو وہ ازلان کو ہی کہتی تھی اور ازلان اسے اپنی زندگی میں حماد اور مہر کے علاوہ سب سے زیادہ عزیز حورین تھی اسکی وہ کوئی بات ٹال ہی نہیں سکتا تھا یہ بات سب جانتے تھے حورین مہر اور ازلان تینوں کراچی رہتے تھے حورین اور مہر پڑھائی کے سلسلے میں جب کے ازلان کا بزنس سیٹ تھا ادھر اور اب سیاست میں جانے کا خیال رکھتا تھا

جانے کا خیال رکھتا تھا

اذلان ناشتہ کر رہا تھا جب حور اندھی طوفان کی طرح آئی

اذلان جلدی چلیں میرا پورٹٹ لیکچر ہے وہ جلدی جلدی شال اوڑھتی ہوئی بولی

پہلے ناشتہ تو کر لو ازلان نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا

نہیں نا ادھر ہی کھالوں گی مہر کا تو آف ہے وہ تو جائیں گی نہیں آپ جلدی چلیں وہ کہتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی

جب کے ازلان بھی اسکے پیچھے باہر کی طرف بڑھ گیا

ازلان باہر آیا تو حور پہلے سے ہی گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی

ازلان نے آکے دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سمجھال لی اور گاڑی سٹارٹ کر کے گیٹ سے باہر نکالی ان کی

گاڑی کے پیچھے ہی باوردی مسلح افراد کی ایک اور گاڑی نکلی جیسے دیکھتے ہی ہر بار کی طرح آج بھی حور کا منہ بن گیا

ازلان یہ ان سب کو کیا گھر سکون نہیں ملتا اتنا عجیب لگتا ہے حور نے اتنے بے بے منہ بنا کر ازلان کو کہا جس

پڑاس نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی

یہ ہماری حفاظت کے لئے ہیں حور اور یہ ان کی ڈیوٹی ہے ازلان نے سنجیدگی سے کہا جس پڑحور برے برے منہ

بناتی باہر دیکھنے لگ گئی کالج آیا

بجے میں فری ہو جاؤں گی آجائے گلیز 1

وہ بولتی ہوئی جلدی جلدی چیزیں سمجھاتی باہر بڑھی (جب کے ازلان نے مسکراتے ہوئے اسے جاتا

دیکھتا رہا اور پھر گاڑی آگے بھگلی

اس نے سارے لیکچر لئے اور اب فری ہو کر ٹائم دیکھا تو 1 بج چکا تھا وہ جلدی سے باہر کی طرف بڑھی اور گیٹ

سے جھانکا لیکن ازلان ابھی تک نہیں آیا تھا

وہ مایوس سی واپس آئی اور فون نکال کر اسے کال کرنے لگی

اور دوسری طرف ازلان وہ صبح سے آفس میں نہایت مصروف تھا اور اسکے ذہن سے یہ نکل چکا تھا کہ اسنے حور

کو لینے جانا ہے یکدم اسکی نظر دیوار گیر گھڑی پڑ پڑی جو کے 1:15 کا پتا دے رہی تھی اسنے جلدی سے کام ختم کیا

اور گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر کی طرف بڑھا جلدی جلدی ڈرائیو کر تا وہ کالج پہنچا اور حور کو کال کرنے لگا کہ حور

کی کافی زیادہ کالز آئی ہوئیں تھیں موبائل سائلینٹ پے ہونے کی وجہ سے پتا نہ چلا اسنے حور کو کال کی

باہر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں حور نے اوکے کہتے ہوئے کال کاٹ دی

ازلان گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا بلیک پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ اور بلیک ہی کوٹ ڈالے بازو میں قیمتی

گھڑی ڈالے اور آنکھوں پے گلاسز لگائے اپنی شاندار پرسنیلٹی سے ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلا



حیتر کھتا تھا

کچھ ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اسے حور آتی دکھائی دی بلیک کمر کی شال میں چمکتی رنگت لئے وہ گاڑی کی طرف آئی بیگ پچھلی سیٹ پر رکھا اور خود فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی ازلان کو گر بڑکا احساس ہوا وہ گاڑی میں بیٹھا تو حور حلاف معمول چپ تھی اور اس کا رخ باہر کی جانب تھا ازلان نے گاڑی سٹارٹ کی اور حور کی طرف دیکھا حور ناراض ہو؟ (حور نے کوئی جواب نہ دیا ازلان نے حور کا رخ اپنی جانب کیا لیکن ٹھٹھک گیا کیوں کہ حور کی آنکھیں رونے کی چغلی کھا رہی تھیں اسکو اس طرح دیکھ کر ازلان کے دل کو کچھ ہوا تھا سوری یار میں بڑی تھا اسلئے ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا

مجھے نہیں آپ سے بات کرنی اگر آپ کو اب بھی یاد نا آتا تو حور کہنے کے ساتھ ہی رو پڑی اچھا رونا بند کرو اب تو میں آگیا ہوں نا اور پرومسنیکسٹ ٹائم لیٹ نہیں ہوں گا اس نے کہتے ساتھ ہی اس کے آنسو صاف کیے

اچھا اب سائل کرو پھر آئیں کریم کھاتے ہیں آئیں کریم کا نام سنتے ہی حور کے چہرے پر سائل آگئی تھوڑی ہی دیر بعد ازلان نے گاڑی آئیں کریم پارلر کے سامنے روکی

میں بھی آؤں ازلان باہر نکلنے لگا تو حورین بولی جس پڑوہ اسے ایک گھوری سے نوازتا اندر چلا گیا  
کچھ دیر بعد وہ ازلان آئس کریم لے کر آیا تو دونوں خاموشی سے کھانے لگے  
حور نے اپنی آئس تھوڑی سی کھا کر ازلان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا  
ازلان نے جب حور کو اپنی طرف دیکھتے پایا تو اپنی آئس کریم مسکراتے ہوئے اسے دے دی  
جب کے حور نے اپنی آئس کریم ازلان کو دی اور اسکی لے کر کھانے لگی  
یہ اسکی ہمیشہ سے عادت تھی کہ اپنی تھوڑی سی کھا کر باقی ازلان کی کھاتی تھی  
ازلان اور وہ گھر آئے تو مہر لاؤنچ میں بیٹھی ہوئی تھی  
السلام علیکم ازلان اور حورین نے مشترکہ کہا  
وعلیکم السلام

آج آپ لوگ لیٹ نہیں ہو گئے مہر نے ہاتھ میں پکڑی کتاب کو بند کرتے ہوئے کہا  
ہاں بس کو کوئی ناراض تھا تو آئس کریم کھلا کے اسکی ناراضگی دور کی اس وجہ سے لیٹ ہو گئے (ازلان نے حور کو  
دیکھتے ہوئے کہا جس پڑا اس نے حگی سے منہ پھلایا  
اچھا آپ لوگ فریش ہو جائیں میں کھانا لگواتی ہوں مہر نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا  
وہ دونوں اپنے اپنے کمرے کی طرف روانہ ہو گئے جب کے مہر کچن کی طرف  
-- ♥♥♥♥♥

حورین تم ادھر بیٹھی ہو اور میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں وہ چھت پے بیٹھی تھی جب مہر آئی

تمہیں پتا تو ہے کہ میں فری ٹائم میں ادھر ہی ہوتی ہوں یا لان میں مہر کے دو سال بڑے ہونے کے باوجود حورین اور اسمیں بے تکلفی تھی

یار میں کیا سوچ رہی ہوں اس جمعہ کو بھائی گاؤں جا رہے ہیں تو ہم بھی چلیں مہر اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی

آئیڈیا تو اچھا ہے چلتے ہیں پڑ پھر کالج سے ایک دو چھٹیاں ہو جائیں گی حورین نے پریشانی سے کہا کچھ نہیں ہو تا یار میری بھی تو دو تین ہو گی نا (مہر نے کہا

پڑ پتا نہیں از لان لے کے جائیں گے یا نہیں) حورین نے ایک اور نکتہ اٹھایا تو ہم دونوں کس لئے ہیں کر لیں گی بھائی سے بات ٹھیک ہے نا (مہر نے اس سے تائد چھ ہاں ٹھیک ہے

اچھا ایک کام تو کرو بنانا شیک تو بنالو یار (مہر نے متلجی لہجے میں کہا بنالاتی ہوں تم بھی کیا یاد کرو گی کے کس سے پالا پڑھا) حورین فراخ دلی سے کہتی ہوئی نیچے کی طرف گئی نیچے آئی تو فل اندھیرا تھا اور اسے تو ویسے بھی اندھیرے سے ڈر لگتا تھا وہ کچن میں آئی اسنے جلدی سے فریج سے دودھ نکالا کیلے کاٹے اور جلدی سے ساری چیزیں جگ میں ڈالیں اور جلدی سے سوچج آن کر دیا پڑا گلے ہی لمحے کچن اور حورن کا حال دیکھنے والا تھا کیوں کے جلدی میں وہ ڈھکن بند کرنا ہی بھول گئی تھی اور اب سارا اب پورے کچن میں دودھ گرا ہوا تھا اور حورین پڑ بھی

اور از لان جو پانی لینے کچن میں آیا تھا حور کا حال دیکھ کر اپنی قہقہہ کنٹرول نہ کر سکا اور ہنستا ہی چلا گیا  
میری حالت حراب ہو گئی ہے اور آپ کو ہنسی آرہی ہے (حور نے غصہ سے کہا  
سوری یار) از لان نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا

حور غصے سے آگ بگولہ ہوتی کمرے کی طرف بڑھی جب پیچھے سے از لان کی آواز آئی  
ویسے حور ایک پک تو ہونی چاہیے اتنی پیاری لگ رہی ہو (حور نظر انداز کرتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی پڑ دل  
ہی دل میں وہ بدلہ لینے کا سوچنے لگی از لان سے  
اوپر کمرے میں گئی تو مہر نے حیرانگی سے اسے دیکھا  
یہ کیا ہوا ہے (مہر نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا  
ہنس لو تم بھی جتنا ہنسنا ہے (حور یں غصے سے کہتی ہوئی کپڑے لے کر واشروم کی طرف بڑھ گئی  
بیس منٹ بعد وہ باہر نکلی تو مہر کمرے میں نہیں تھی وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ کر بال سلجھانے لگی کچھ دیر بعد مہر  
کمرے میں داخل ہوئی تو ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں دو گلاس تھے اسنے ٹرے سینٹر ٹیبل پر رکھی اور حور یں کی  
طرف متوجہ ہوئی

حور یں آجاؤ یار شیک بنائے لائی ہوں (حور یں نے کوئی جواب نہ دیا  
اچھا نا یار سوری ناب تم لگ ہی ایسی رہی تھی میرا کیا قصور (مہر نے مسکراتے ہوئے کہا  
ہاں ہاں اڑالو مذاق تم بھی میرا جتنا اڑا سکتی ہو (اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا  
یار ناراض تو نا ہونا (مہر نے کہا

ٹھیک ہے نہیں ہوتی پڑتمہیں ایک کام میری مدد کرنی ہوگی (حور نے ایسے کہا جیسے مہر پڑ احسان عظیم کر رہی  
کیسی ہیلپ (مہر نے گہرے چتونوں سے اسے گھور کے پوچھا  
تم کرو گی یا نہیں

اچھا یا ٹھیک ہے کروں گی اب آ بھی جاؤ (مہر کو اس کی باتوں سے حطرے کی بو آرہی تھی لیکن کیا کر سکتی تھی  
-- ♥♥♥♥♥

ازلان ناشتے ٹیبل پر آیا تو حور اور مہر پہلے سے ہی موجود تھیں جو کے حیرت کی بات تھی  
وہ سلام کہہ کر اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھا پڑ یہ کیا اگلے ہی لمحے ازلان صاحب زمین بوس ہو چکے تھے  
کیوں کے یہ کارنامہ حور اور مہر کا تھا

اور مہر اور حورین کے تہقے پورے ڈاننگ ہال میں گونج رہے تھے  
کیوں کے یہ کارنامہ ان دونوں کا ہی تھا کے ازلان سے بدلہ لینے کے لئے اسکی چیز کی ایک ٹانگ نیچے سے توڑ دی  
جسکی وجہ سے وہ بیٹھتے ہی گر گیا

لیکن دونوں کے تہقوں کو یک دم ہریک لگی جب ازلان اپنی کمر پکڑ کے بیٹھا تھا اور آنکھیں بند تھیں  
وہ دونوں جلدی سے اس کی طرف گئیں

بھائی کیا ہوا ازلان کیا ہوا ہے (وہ دونوں پریشانی سے بول رہی تھیں آنکھوں میں تیزی سے پانی جمع ہو رہا تھا جو  
کے باہر نکلنے کو بے تاب تھا

یکدم ہی ازلان نے آنکھیں کھولیں اور ان دونوں کے چہرے کو دیکھ کر تہقہ لگا کر رہ گیا



آپ مذاق کر رہے تھے (مہرنے حلقی سے کہا  
تم لوگوں نے بھی تو کیا ناویسے بہت پیاری شکلیں لگ رہیں تھیں تم دونوں کی (ازلان نے مسکراہٹ ضبط کرتے  
ہوئے کہا  
چلو اب جلدی سے ناشتہ کرو لیٹ ہو جاؤ گی ورنہ (ازلان کہتے ہوئے چیخڑپے بیٹھا اور ناشتہ شروع کیا جب کہ وہ  
دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ گئیں  
- ♥♥♥♥

بھائی آپ جمعہ کو گاؤں جارہے ہیں نا (مہرنے ڈرائیو کرتے ازلان سے پوچھا  
ہاں کیوں (ازلان نے سڑک پر دیکھتے ہوئے کہا  
میں نے اور حور نے بھی جانا ہے گاؤں (مہرنے کہا  
لیکن تم لوگوں کو چھٹیاں تو نہیں ہیں  
ہم لوگ لیوز لے لیں گی ناکچھ دن کی (جواب حور کی طرف سے آیا  
ٹھیک ہے کر لینا تیاری (ازلان نے کہا اور دوبارہ ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا  
- ♥♥♥♥

کل جمعہ تھا اور اب وہ دونوں اپنی تیاری کرنے میں لگی ہوئیں تھیں جو کہ اس طرح کر رہیں تھیں جیسے پتا نہیں کس  
کے ویسے پے جانا ہو اور کتنا عرصہ رہنا ہو  
یار حوریہ والا ڈریس دیکھو کیسا لگ رہا ہے (مہرنے ایک ڈریس اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا

یہ والا نہیں اچھا لگ رہا یا ر وہ والا رکھو جو میں نے پسند کیا تھا تمہارے لئے (حور نے کہا  
ہاں اس ڈریس کو تو میں بھول ہی گئی (مہر نے سر پرے ہاتھ مارتے ہوئے کہا  
اچھا نایہ دیکھو بلیک کلر کے شوز ہیں تمہارے پاس میرے ڈریس کے ساتھ کوئی اور میچ ہی نہیں ہو رہے (حور نے  
پریشانی سے کہا  
ہاں ہیں جدھر میرے سارے شوز پڑے ہیں ادھر ہوں گے لے لو  
دروازے پڑنو کہ ہوا تو دونوں نے مڑ کر دیکھا دروازے کے پیچھے از لان کھڑا تھا ایک سائیڈ پڑٹیک لگائے بازو  
سینے پڑ لپیٹے  
اگر آپ لوگوں کی تیاری ہو جائے تو میرا بیگ پیک کر دینا (از لان نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھا  
تو کہا

ٹھیک ہے بھائی ہم اپنی پیکنگ کر کے آ کے کر دیتے ہیں

- ♥♥♥♥♥

مہر اور حور اپنی پیکنگ کرنے کے بعد از لان کے کمرے میں گئیں اور اسکی پیکنگ کی ساری تیاری کے بعد ٹائم  
دیکھا تو رات کے بارہ بج رہے تھے  
وہ دونوں جلدی سے سونے کے لئے لیٹیں اگلی صبح از لان نے آفس کے کچھ کام کرنے کے بعد جانا تھا جب کے  
حور اور مہر تو یونی جانے سے ہی انکاری تھیں جب کے از لان صبح ہی صبح آفس کے لئے نکل گیا تھا دن کے بارہ بجے  
از لان گھر آیا تو مہر اور حور دونوں تک سک سے تیار بیٹھی تھیں

ازلان اتنی دیر لگادی آپ نے ہم کب سے تیار بیٹھی ہیں (اذلان کو لاؤنچ میں داخل ہوتا دیکھ کر حور نے کہا تم لوگ سامان رکھو او میں بس 10 منٹ میں فریش ہو کر آیا) وہ کہتا ہوا اوپر کی طرف بڑھا اگلے 15 منٹ میں وہ فریش ہو کر نیچے آیا بلیک کلر کے شلوار سوٹ میں کندھوں پر شال ڈالے وہ روایتی جاگیر دار لگ رہا تھا

وہ گاڑی کی طرف آیا جہاں مہر اور حور دونوں پچھلی سیٹ سمبھال چکی تھیں اس نے آکے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی ان کی گاڑی کے آگے ایک باوردی مسلحہ افراد کی گاڑی نکلی اور ایک ان کی گاڑی کے پیچھے نکلی مہر اور حور دونوں خاموش سے باہر دیکھنے میں مگن تھیں گاڑی مختلف سڑکوں پڑواں دواں تھیں بھائی کوئی گانا ہی لگادیں (ہور ہوتی مہر نے ازلان سے کہا

تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد ازلان نے ایک جگہ گاڑی روکی

اور وہ دونوں جو سوئی ہوئیں تھیں دونوں کو آواز دے کراٹھایا

کیا ہوا آگیا گاؤں (حور نے مندی مندی آنکھیں کھولے پوچھا

نہیں ابھی کچھ کھالو ابھی آدھا سفر ہے (ازلان نے کہا اور وہ تینوں ریستورنٹ گئے کھانا کھانے کے بعد دوبارہ سفر

شروع کیا اور اب حور اور مہر کی ناحتم ہونے والی باتیں شروع ہو چکی تھیں جن میں ازلان بھی وقفے وقفے سے

شامل تھا

گاڑی گاؤں جانے والی سڑک پڑ گا مزن تھی جب گاؤں شروع ہوا تو سرسبز کھیت ہریالی زمینوں میں کام کرتے

مرد اور عورتیں دوسرے گاؤں کی نسبت ان کا گاؤں بہتر تھا زیادہ تر سڑکیں پکی تھیں ان کی حویلیاں گاؤں کے

وسط میں تھیں گاڑی جب حویلی کے پورچ میں جا کر رکی تو یہ دونوں جلدی سے اندر کی طرف بڑھیں جہاں مراد اور ضرار دونوں کی فیملیاں موجود تھیں

السلام علیکم (دونوں نے با آواز کہا جس پڑ سب ان کی طرف متوجہ ہوئے

وہ سب سے باری باری ملیں

پڑھائی کیسی جارہی ہے آپ دونوں کی (مہر کے بابا نے پوچھا

بہت اچھی جارہی ہے (دونوں نے یک زبان ہو کر کہا اور مراد راؤ سے تو حور کو ویسے ہی بہت انسیت تھی اور ہوتی کیوں نا وہ تھے ہی اتنے اچھے اور نرم مزاج

بابا اور چچا ذرا پوچھیں ان دونوں سے وہاں کون کون سی شیطانیاں کرتی رہتی ہیں (ازلان نے حور اور مہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پڑ ان دونوں کی شکلیں ایسی تھیں جیسے کہ رہی ہوں اپنی باری اے گی تو پوچھیں گی

ارے کیا کر دیا میری بیٹیوں نے (ضرار صاحب نے پوچھا

خود پوچھ لیں چچا ان دونوں سے (ازلان نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا

نہیں بابا کچھ بھی نہیں کیا ازلان تو ایسے ہی مذاق کر رہے ہیں ہیں نامہر (اس سے پہلے کے کوئی اور ان سے پوچھتا

حور جلدی سے بولی اور مہر سے تاند چاہی

ہاں ہاں (مہر نے بھی زور شور سے سر ہلایا جس پڑ سب کے چہروں مسکراہٹ آگئی

بابا بھائی کدھر ہیں (ازلان نے بابا سے پوچھا

بیٹا کیا بتاؤں وہی مسئلہ ہے (مراد صاحب افسردہ ہوتے ہوئے بولے

حورین اور مہر بیٹا آپ دونوں جاؤ فریش ہو جا کے (ضرار صاحب نے نرمی سے کہا جس پڑوہ دونوں سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئیں مہر اپنے کمرے کی طرف جب کے حویلی کے اندر لگے دروازے جو کے دونوں حویلیوں کو جوڑتا تھا اس طرف بڑھی تاکہ اپنے کمرے میں جا کے فریش ہو سکے

بابا کیا بھائی ابھی بھی اپنی ضد پڑ ہیں (اذلان نے اس ان دونوں کے جانے کے بعد پوچھا بیٹا میری تو سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ دونوں چلے کس پڑ گئے ہیں نا حماد مان رہا اور نا احراز بابا میں بات کرتا ہوں دونوں سے آپ پریشان نہ ہوں (اذلان کے کہنے پڑوہ ہلکا سا مسکراے جاؤ اب تم بھی فریش ہو جا کے (ان کے کہنے پڑوہ سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا - ♥♥♥♥♥)

اگلے دن صبح حور احراز کے ساتھ چیس کھیل رہی تھی اور اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کے کیا کرے کے جیت جائے وہ اسی سوچ میں تھی کے پیچھے سے کسی نے آ کے ایسی چال چلی کے وہ جیت گئی حوشی سے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ازلان کھڑا تھا یس شکر ہے آپ نے ٹائم پے آ کے جیتا دیا ورنہ بھائی جیت جاتے (حور نے کہا ویسے یہ تو چیٹنگ ہے ازلان (احراز مصنوعی حنکی سے کہا کوئی چیٹنگ نہیں ہے آپ ہر دفع ہار کر ایسا ہی کہتے ہیں اچھا حور آپ روم میں جاؤ میں نے کچھ بات کرنی ہے (اذلان نے حور کو دیکھتے ہوئے کہا ٹھیک ہے پڑ پہلے بھائی سے بولیں کے شام کو مجھے اور مہر کو باغ میں لے کر جائیں گے (حور نے جاتے ہوئے کہا



ٹھیک ہے لے جائے گا اب آپ جاؤ (ازلان کے کہنے کے ساتھ ہی حور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

حور کے جانے کے بعد ازلان حراز کی طرف متوجہ ہوا

کیا حال ہے بھی کل سے آیا ہوا ہوں کوئی خبر ہی نہیں (ازلان حراز کی سامنے والی چیئر پر بیٹھتا ہوا بولا

بس تھوڑا مصروف تھا یا وقت ہی نہیں ملا) حراز نظریں چراتے ہوئے بولا

وقت نہیں تھا یا ملنا نہیں چاہتے تھے (وہ بھی اسکی رگ رگ سے واقف تھا کیسے ناجان پاتا

حراز آگے سے کچھ نابولا بس خاموشی سے ٹیبل کو گھوڑتا رہا

دیکھو حراز یار بابا نے مجھے بتایا ہے سب اور تم دونوں کی وجہ سے سارے ہی بہت پریشان ہیں کیوں سب کو پریشا

ن کیا ہوا ہے

اتنی بڑی تو بات ہی نہیں ہے اگر تم بھی اسی جگہ فیکٹری لگانا چاہتے ہو تو تم دونوں مل کر کام کر لو ضروری تو نہیں

کے الگ الگ گاؤں (ازلان سنجیدگی سے سمجھا رہا تھا اسے

پڑیا فرض کرو اگر میں مان جاتا ہوں تو کیا حماد مانے گا اور اگر وہ بھی مان جائے پھر بھی ہمارا روز کسی ناکسی بات پر

جھگڑا ہو گا کیوں کے ایک سلطنت میں دو بادشاہ تو نہیں رہ سکتے نا) حراز نے اپنا مدعا بیان کیا

یار میں بات کروں گا بھائی سے بھی پلیز تم لوگوں کے بیچ جو تلخیاں ہیں انہیں حتم کر لو تم لوگوں کی وجہ سے باقی

رشتے بھی حراب ہو رہے ہیں (ازلان فکر مند سی سے بول رہا تھا

ہوں میں کوشش کروں گا لیکن اگر حماد نے کچھ کیا تو میری ذمہ داری نا ہو گی

تم بتاؤ کیسا چل رہا ہے بزنس (حراز نے بات بدلنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب بھی رہا

-- ♥ ♥ ♥ ♥

حورین اور مہرا حراز کے ساتھ زمینوں پہ آئی تھیں حراز تو کسی مزارعے کے ساتھ بات کرنے لگ گیا جب کے وہ دونوں باغ کی طرف آگئیں اور گھومتے پھرتے آموں کے درختوں کی طرف آگئیں  
یار مہر وہ دیکھو کیریاں چلو اتارتے ہیں نا (حور پر جوش ہوتے ہوئے بولی  
یار نہیں نا گر جائیں گی (مہر نے حدشہ ظاہر کیا  
کچھ نہیں ہوتا آجاؤ (حور لا پرواہی سے بولتی ہوئی چڑھنے لگی  
جب کے مہر وہیں کھڑی تھی  
حور نے ایک ٹھنی پڑپاؤں رکھا لیکن وہ کمزور ہونے کی وجہ سے ٹوٹ گئی نتیجہ حور بی بی ایک دل حراش چچ کے ساتھ زمین بوس ہو چکی تھی  
مہر پریشانی سے اسکی طرف بڑھی  
حور زیادہ تو نہیں لگی اٹھو (مہر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا  
مجھے بہت پین ہو رہی ہے مہر اٹھنے نہیں ہو رہا (حور نے روتے روتے کہا  
کیا ہوا ہے حور اس طرح کیوں بیٹھی ہو (حراز شائد حور کی بیچ سن کر آیا تھا اور اب پوچھ رہا تھا  
- مہر نے ساری بات بتائی

ح

دھیان سے چرھنا تھا نا بچے اب اٹھو شاباش

بھائی نہیں اٹھنے ہو رہا بہت پین ہو رہی ہے (حور ہنوز روتے ہوئے بولی جس پڑا حرا نے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف بڑھا جب کے مہر بھی ساتھ ہی تھی



اسلام علیکم!  
ہمیں اپنے Blog kitabdost  
<http://kitabdostpk.blogspot.be>  
اور readingpoint  
<http://readingpointpk.blogspot.be>  
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز  
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ  
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)  
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں  
[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)  
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں



بابا آپ نے بلایا تھا

ازلان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا جب کے حماد پہلے سے ہی وہاں موجود تھا  
آویٹا میں نے کچھ بات کرنی تھی (بابا نے مسکراتے ہوئے کہا

جی بابا سب خیریت ہے (اس نے فکر مندی سے پوچھا

سب خیریت ہے بیٹے تم آؤ بیٹھو

ازلان بھی ایک صوفے پڑ بیٹھ گیا جب کے دوسرے پڑ حماد تھا اسنے آنکھوں میں اشارے سے پوچھا لیکن حماد

نے لاعلمی ظاہر کی

اب بیٹا میرے بعد اس گھر کے بڑے تم دونوں ہو تو میں چاہتا ہوں کے جو فیصلہ کروں تم لوگوں کی مرضی سے کروں

جی بابا آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے آپ بولیں (حماد نے کہا جس کی ازلان نے بھی تائید کی

بیٹا بات یہ ہے کے ضرار نے مجھ سے مہر کی بات کی ہے احراز کے لئے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اپنے گھر کا بچا

ہے بس تم دونوں کی رائے لینی تھی

جی بابا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے یقیناً وہ مہر کے لئے اچھا سا تھی ثابت ہو گا (ازلان نے کہا جب کے ہما دحاموش

رہا

حماد بیٹا تم کیا کہتے ہو (اب کی بار انہوں نے حماد سے پوچھا

میں کیا کہہ سکتا ہوں جیسے آپ کی مرضی (وہ اتنا کہتے ہوئے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا

پتا نہیں کیا بنے گا اس کا مجھے تو بڑی فکر ہے اسکی (بابا نے پریشانی سے کہا

کوئی نہیں بابا میں سمجھا لوں گا آپ فکر نا کریں (ازلان نے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ پڑ رکھتے ہوئے کہا

بس بیٹا تم ہو تو کوئی فکر نہیں پھر میں کر دیتا ہوں ہاں ضرار کو

ٹھیک ہے بابا (ازلان نے کہا)  
اور ہاں وہ ہماری حور بیٹی آج گری ہے اسکی جبرلی کے نہیں (بابا نے مسکراتے ہوئے پوچھا بیٹے کے دل کا حال وہ  
بھی جانتے تھے  
بس بابا ابھی جانتا ہوں لیتا ہوں اسکی جبر (ازلان نے جھیمپتے ہوئے کہا  
جلدی جاؤ یہ ناہو کے وہ ناراض ہو جائے



احراز اسے گھر لے آیا تھا اور ڈاکٹر کو بلایا تھا گرنے کی وجہ سے پاؤں کی ہڈی کافی متاثر ہوئی تھی تب سے سب گھر  
والے مہر اور اسی ماما بھی ادھر ہی تھے ابھی کچھ دیر پہلے گئے تھے اور اب اسکی ماما سے دوائی کھلانے کی کوشش کر  
رہی تھیں جو کہ وہ کھا نہیں رہی تھی تھک ہار کے وہ بھی چلی گئیں  
وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی جب نوک کی آواز پڑ آنکھیں کھولیں تو ازلان کھڑا تھا  
لگتا ہے لوگوں نے تو آج سیلاب لے کے آنا ہے (اسنے حور کی سرخ آنکھوں پڑچوٹ کی جو کے رونے کی غمازی  
تھیں

آپ کو کیا فکر آپ تو جاب اپنے کام کریں (حور نے حنکی سے کہ کر منہ موڑ لیا  
ارے ناراض کیوں ہو رہی ہو دیکھو کس لایا ہوں (ازلان کے کہنے کے باوجود اسنے نہیں دیکھا  
ازلان نے اسکے منہ کے آگے چو کلیٹ کی جسے اسنے فوراً پکڑ لی یہ تو اسکی فیورٹ تھی  
اچھا اب یہ بتاؤ میڈلسن کیوں نہیں کھا رہی کیوں تنگ کر رہی ہو چچی کو



بس میرا نہیں دل کرتا اتنی کڑوی ہوتی ہے (حور نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا  
میرے پاس تمہارے لئے ایک افر ہے (ازلان نے سوچتے ہوئے کہا  
کیسی افر (حور نے آنکھیں میٹکاتے ہوئے پوچھا  
یہی کے اگر تم میڈیسن کھالیتی ہو تو میں تمہارے فائدے کی ایک بات بتاؤں گا  
پکی بات ہے اگر آپ اپنی بات سے مکر گئے تو (حور نے تصدیق چاہی  
پہلے کبھی مکر اہوں  
چلیں ٹھیک ہے مجھے منظور ہے (حور نے حامی بھر لی  
حورین نے میڈیسن کھائی اور اب اس سے پوچھ رہی تھی  
اب آپ کی باری بتائیں کیا بات ہے (حورین نے دلچسپی سے پوچھا  
میں نے بات کی تھی تمہارے بابا سے  
پھر مان گئے کیا بابا (حورین نے بے چینی سے پوچھا جس پر ازلان کو وہ بہت کیوٹ لگی  
بتائیں بھی (حورین اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر دوبارہ بولی  
ہاں مان گئے ہیں  
سچ میں مان گئے (حور نے حوشی سے دھکتے چہرے کے ساتھ پوچھا  
ہاں سچ میں اور اب تم آرام کرو کل ایک اور گڈ نیوز ملے گی تمہے (ازلان کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا  
کونسی نیوز ابھی بتائیں نا (حور جلدی سے اٹھنے لگی لیکن چوٹ کی وجہ سے پھر لیٹ گئی

اس کے لئے توکل کا انتظار کرو اور اگلے گڈ نائٹ (از لان مسکراہٹ دباتے ہوئے کہتا باہر نکل گیا جب کے حور سوچ میں پڑ گئی کے کیا نیوز ہو سکتی ہے

-- ♥♥♥♥

اور اگلے حور کو اس خبر کے بارے میں پتا چل گیا جب مہر اور احراز کے رشتے کی بات کی گئی حور تو خوشی سے پھولے نہیں سار ہی تھی کے اسکی جان سے عزیز دوست اسکے گھر آجائے گی مہر اور احراز کی منگنی کے بجائے سیدھا شادی رکھی گئی مہر کے پیرز کے بعد جو کے کچھ ہی دنوں تک تھے حور کا پاؤں پہلے سے بہتر تھا وہ ملازمہ کی مدد سے چلتی ہوئی مہر کے کمرے تک آئی ارے حور تم یہاں مجھے بلا لیا ہو تا پاگل لڑکی (مہر نے حور کو دیکھا تو اسے سہارا دے کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولی میں تمہیں مبارک دینے آئی ہوں مہر بہت بہت مبارک ہو تمہیں یار تمہیں نہیں پتا میں کتنی خوش ہوں (حور خوش ہوتے ہوئے بولی

مہر آگے سے کچھ نہیں بولی بس خاموشی سے بیڈ شیٹ پڑا نگلی پھیرتی رہی مہر کیا تم خوش نہیں ہو (حور نے مہر سے پوچھا

پتا نہیں یار پڑیہ سب اتنا جلدی ہو رہا ہے کے میرا دل اسپٹ نہیں کر پار ہا (مہر ہنوز بیڈ شیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

مہر دیکھو اگر تم بھائی کی وجہ سے ٹینس ہو تو وہ تمہارے سمیت ہم سب کو پتا ہے کے وہ کتنے اچھے ہیں اور اگر تم پھر بھی مطمئن نہیں ہو تو میں بھائی سے بات کرتی ہوں وہ آکر خود ہی تم سے بات کر لیں گے (حور نے آخری فقرہ

مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا جس پڑمہرنے اسے گھوری سے نوازا

اچھا یہ بتاؤ واپس کب جانا ہے (حور نے مہر سے پوچھا

شائد کل جاں (مہر نے جواب دیا

ٹھیک ہے پھر میں اپنی تیاری کر لوں گی

- ♥♥♥♥♥

حور اور مہر دونوں ازلان کے ساتھ شہر آگئیں تھی حور اور مہر کے پیپر ز سٹارٹ تھے جس کی وجہ سے ان دونوں کو

کسی چیز کا ہوش نہیں تھا بس ہر چیز بھلاے پیپر ز میں مصروف تھیں

حور نے تو پیپر ز کے بعد ازلان کا افس جو اُن کر لینا تھا جب کے مہر کی شادی تھی پیپر ز کے 10 دن بعد

پیپر ز ختم ہوئے تو دونوں کو ارد گرد کا کچھ ہوش آیا پہلے ایک ایک دن تو دونوں نے سونے میں گزارا اور پھر شاپنگ

کی یاد آگئی

دونوں نے ازلان کو پکڑا اور حوب چکر لگواے شاپنگ کے

ازلان مجھے آپ سے بات کرنی ہے (حور ازلان کے کمرے میں آتے ہوئے بولی

یہ دیکھو میرے ہاتھ میں نہیں لے کر جا رہا تم دونوں کو شاپنگ کے لئے (ازلان نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے

کہا

کیوں نہیں لے کر جاں گے اب شادی ہو تو اتنی شاپنگ تو بنتی ہے نا (حور نے اپنے تئیں ایک اچھا جواب دیا

کتنی شاپنگ کرنی ہے تم لوگوں نے جو تم لوگوں کی مکمل ہی نہیں ہو رہی (ازلان نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے آپ کو نہیں لے کر جانا لیں کر جائیں ہم لوگ ڈرائیور کے ساتھ چلی جائیں گی (حور نے غصے سے کہا کوئی ضرورت نہیں ہے میں کچھ کام کر رہا ہوں وہ کر لوں پھر لے جاؤں گا) (ازلان نے سنجیدگی سے کہا جس پر حور منہ بسورتی چلی گئی)

پھر جو ازلان انہیں شاپنگ پڑ لے کر گیا تو مغرب کے بعد ہی واپسی ہوئی

- ♥♥♥♥

یار مہربات سنو (مہر روم میں تھی جب حور آئی)

ہاں بولو (مہر نے بالوں کو برش کرتے ہوئے کہا)

بھائی آے ہیں یار جلدی سے تیار ہو جاؤ انہوں نے تمہیں لے کر شاپنگ پے جانا ہے (حور بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی)

کون حماد بھائی آے ہیں کیا (مہر نے شیشے میں سے دیکھتے ہوئے کہا)

نہیں یار احراز بھائی آے ہیں (مہر کا برش کرتا ہاتھ یک دم ساکت ہوا)

کیا مطلب وہ مجھے کیوں لینے آے ہیں (مہر آکر بیڈ پر بیٹھی)

کیا مطلب کیوں لینے آئیں ہیں برائیڈل ڈریس نہیں لینا کیا اب جلدی سے تیار ہو جاؤ بھائی انتظار کر رہے ہیں (حور

نے مہر کی حیرت دور کی)

تم بھی جاؤ گی نا (مہر نے پریشانی سے پوچھا)

ہاں میں بھی جاؤں گی اب جلدی جاؤ اور تیار ہو (حور نے کہتے ہوئے مہر کو ایک ڈریس نکال کے دیا)

کچھ دیر بعد وہ تینوں مال میں تھے حور اور مہر ڈریس سلیکٹ کر رہیں تھیں

مہر یا رکیا گوگٹی بن کے گھوم رہی ہو یہ ڈریس تمہارے لئے سلیکٹ کر رہی ہوں اور تم ہو کے کوئی جواب ہی نہیں دے رہی (حور نے جب مہر کو چپ چپ دیکھا تو غصے سے بولی  
اب وہ کیا بتاتی کے وہ تو احراز کی وجہ سے چپ ہے

یہ کیسا ہو مہر (اب کی بار میں احراز نے ایک خوبصورت سالہنگا مہر کو دکھاتے ہوئے پوچھا

جو کے ریڈ کلر کا تھا اور اوپر گولڈن کا کام ہوا تھا  
مہر نے حور کو تلاش کرنا چاہا جو کے شاپ کی دوسری طرف کھڑی کوئی ڈریس دیکھ رہی تھی

مہر کیا اچھا نہیں لگا (احراز نے مہر کو خاموش دیکھ کر دوبارہ پوچھا

ن نہیں بہت اچھا ہے (مہر جلدی سے بولی

ٹھیک ہے پھر یہ فائنل کر دیں (احراز نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر مہر نے اثبات میں سر ہلایا



اتنے میں حور بھی ان تک آگئی  
کیا ہوا آیا کوئی پسند (حور نے آتے ہی پوچھا  
ہاں یہ دیکھو کیسا ہے (احراز نے ڈریس حور کو دکھاتے ہوئے پوچھا  
بہت پیارا ہے (حور نے خوش دلی سے کہا  
پھر ان لوگوں نے ویسے اور مہندی کے ڈریس فائنل کیے اور کافی دیر بعد گھر گئے  
- ♥♥♥♥

ازلان یا پھر کب تک کا ارادہ ہے گاؤں آنے کا (احراز نے ناشتہ کرتے ہوئے ازلان سے پوچھا مہر اور حور بھی  
وہیں تھیں

بس ایک دودن میں کچھ کام پینڈنگ پر ہیں وہ کر کے پھر آجاؤں گا  
پھر میں کل جا رہا ہوں گاؤں تو حور لوگ میرے ساتھ آجاتی ہیں (احراز نے اس سے پوچھا  
ٹھیک ہے پھر تم لے جاؤ ویسے میری کوشش تو یہی ہوگی کہ کل تک ہو جائیں کام  
تو ٹھیک ہے تم کل تک کر لو ختم پھر ساتھ ہی چلتے ہیں سارے (احراز نے رائے دی جس پر سب ہی متفق  
تھے

پھر ازلان تو ناشتہ کر کے آفس چلا گیا جب کہ احراز کو بھی کوئی کام تھا  
اور اب صرف مہر اور حور رہ گئیں تھیں جو کہ اپنی پلاننگ کر رہیں تھیں  
اور حور وہ تو ہمیشہ سے ڈانس کی شہساز تھیں اور اب بھی روم لاک کر کے یہی کر رہی تھی

یار مہر میں تو تمہاری شادی میں یہ والے سونگ پے ڈانس کروں گی (حور گانا سلیکٹ کرتے ہوئے بولی

یار تمہیں پتا ہے بھائی اور بابا کو نہیں پسند (مہر نے اسے سمجھانا چاہا

کچھ نہیں ہوتا یار نہیں پتا چلے گا کسی کو بھی اور اگر چل بھی گیا تو کچھ نہیں کہیں گے (حور نے لاپرواہی سے کہا جس پر مہر نے سر جھٹکا کیوں کے حور بی بی کبھی نہیں سدھر سکتی

حور مہر ازلان اور احراز چاروں اگلے دن ہی گاؤں آگئے تھے مہر کو مایوں بیٹھا دیا گیا تھا جسکی وجہ سے وہ زیادہ تر کمرے میں ہی رہتی تھی اور حور اسکو کمپنی دیتی رہتی تھی

مہر کی حالہ اپنی پوری فیملی کے ساتھ حویلی آچکی تھیں جن کی 2 بیٹیاں بڑی زینہ جو کے شادی شدہ تھی اور چھوٹی بیٹی زمل جو کے مہر سے ایک سال چھوٹی تھی اور ایک بیٹا حمزہ تھا جو کے ابھی کنوارہ تھا

حالہ کی دونوں بیٹیاں فیشن کے مقابلے میں سب کو پیچھے چھوڑ گئیں تھیں جس کی وجہ سے ازلان اور حماد لوگوں نے کزن ہونے کے باوجود بس سلام دعائیں ہی بات چیت رکھی تھی

لیکن زمل بی بی تو جب بھی آتی ازلان کے ارد گرد منڈلاتی رہتی تھی جس سے ازلان کو کافی چڑھوتی تھی

اور اس بات کا سب کو ہی پتا تھا اور ازلان کا حوب ہی مذاق بنتا

آج مہر کی مہندی تھی اور مہندی سے پہلے نکاح رکھا گیا تھا مہر نے سی گرین اور سیلونگ کاشٹرا ڈالا تھا ساتھ میں پھولوں کی جیولری ڈالے لایٹ سامیکپ کیا تاکہ برات والے دن زیادہ روپ آئے پر لایٹ میک اپ میں بھی

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

اور حور اسنے بھی گرین اور پنک کلر کا شرارہ ڈالا تھا اور نفاست کے ساتھ کیے گئے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

اور نکاح کے وقت مہر کے ساتھ ہی تھی حور کوئی ناکوئی شرارت کر دیتی جس سے مہر روتے میں بھی مسکرا دیتی

نکاح کے بعد مہر کو اسٹیج پر لے جایا گیا کیوں کے نکاح ہو چکا تھا اسلئے بڑوں کی اجازت سے دونوں کی مہندی ساتھ رکھی گئی تاکہ سب انجئے کر سکیں

حور مہر کو اسٹیج پر بیٹھا کر نیچے اتری تو نظریں یک دم از لان کو ڈھونڈنے لگیں فنکشن اگرچہ مردوں اور عورتوں کا الگ الگ تھا حور نے سوچا شاید دوسری طرف ہو

اتنے میں اسے تائی امی نے بلا لیا

جی تائی

بیٹا دیکھو ذرا پھولوں کے گجرے اندر لاؤنج میں پرے ہوں گے وہ تو لے آؤ ذرا

جی میں ابھی لے آتی ہوں

حور کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی راہداری عبور کرتے ہوئے لاؤنج میں گئی گجرے والا ٹرے اٹھا کر پیٹی تو

لاؤنج میں از لان آتا دکھائی دیا جسکے چہرے پڑتھکن کے آسار واضح تھے

ازلان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سب حیریت ہے (حور نے فکر مندی سے پوچھا  
ہاں سب حیریت ہے بس سر میں درد ہو رہا ہے ایک کپ چائے بنا دو اور ساتھ میڈیسن بھی دے دینا  
(ازلان لاؤنج میں۔ پڑے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا  
میں یہ تائی امی کو دے آؤں پھر آکے بنا دیتی ہوں  
حورین کے کہنے پڑ ازلان نے اثبات میں سر ہلایا  
وہ تائی امی کو دے کر بتائی تھی اور آکر ازلان کے لئے چائے بنائی اور اور میڈیسن لے کر جا کے اسے دی  
تم نے آج بھی مہندی نہیں لگوائی (ازلان نے چائے کا سپ لیتے ہوئے اس سے پوچھا

آپ کو تو پتا ہے ناکے مجھے الرجی ہو جاتی ہو اور اگر لگوا لیتی تو پھر کچھ بھی انجے نہیں کر سکتی تھی (حور دوسرے  
صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی

ہوں اچھا کیا

ارے باہر فنکشن چل رہا ہے اور آپ دونوں ادھر کیا کر رہے ہیں (ابھی ازلان بات کر رہا تھا کہ زل آگئی بظاہر  
اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن اندر سے اسکا دل جل رہا تھا ازلان اور حور کو ایک ساتھ دیکھ کر جو کہ ازلان  
باخوبی جانتا تھا

جی بس وہ ازلان کو چائے بنا کے دے رہی تھی آپ کو کوئی کام تھا (حورین نے خوش دلی سے کہا  
کیوں ازلان کو کیا ہوا (زل نے چہرے پر فکر مندی لاتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں میرا دل کر رہا تھا چائے کا تو حور کو بولا (اس سے پہلے کے حور بولتی ازلان بول اٹھا اور ازلان کی بات پڑ حور منہ کھولے حقا بقا دیکھ رہی تھی

اور زمل کے چہرے کے تاثرات دیکھنے والے تھے  
میں ذرا باہر دیکھ لوں (حور اور زمل کو چھوڑ کر ازلان باہر نکل گیا  
ازلان کے جانے کے حور بھی یہ کہہ کر کے  
شائد مجھے کوئی بلارہا ہے باہر چلی گئی  
جب کے زمل غصے سے کھولتے دماغ کے ساتھ کھڑی رہ گئی تھی  
اسے شروع سے ہی ازلان کی حورین کے ساتھ بے تکلفی بری طرح کھلتی تھی  
پتا نہیں اس حورین میں ایسا کیا ہے کے ازلان میری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا اس حورین کا تو کچھ کرنا ہی  
پڑے گا (وہ سوچتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی  
ہنسی مذاق میں مہندی کا فنکشن اپنے عروج پڑ تھا  
احراز کبھی اسٹیج پڑ آ کے بیٹھ جاتا تو کبھی دوسری طرف چلا جاتا  
وہ انتظار کر رہا تھا کے کب اسٹیج سے لوگ کم ہوں اور وہ مہر سے بات کرے بلاخر لوگ کچھ کم ہوئے تو  
بہت پیاری لگ رہی ہو (احراز نے اس کے کان میں سرگوشی کی جس پڑ مہر کے چہرے پڑ حیا کے رنگ آگئے



شکریہ (اسنے مسکراتے ہوئے کہ کر سر جھکا لیا  
آہم آہم ہم سب ادھر ہی ہیں ابھی (حورین نے انہیں دیکھ لیا تھا اور اب اسٹیج پڑ آ کے شوخ مسکراہٹ لئے بولی  
جس پڑا حرا ز نے اسے گھوری سے نوازا  
گھور کیوں رہے ہیں (حورین نے مصنوعی غصے سے پوچھا  
تمہیں تو میں بعد میں بتاؤں گا (حرا ز نے بھی خفگی سے کہا جس پر حور نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی  
اسی طرح چھوٹی چھوٹی شرارتوں سے فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا  
تو حورین مہر کو کمرے میں لے آئی  
چلو تم چینیج کر لو اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتاؤ میں پھر جاؤں (حورین نے اسکی جیولری اتارتے ہوئے  
کہا  
نہیں کسی چیز کی بھی ضرورت نہیں ہے پڑ تم ادھر ہی رک جاؤ صبح چلی جانا (مہر نے التجا یا لہجے میں کہا  
پر مہر وہاں پر سنبھل لوگ میرا انتظار کر رہی ہوگی (حورین نے اپنی کزن کا نام لیا  
یار اگر تم چلی گئی تو وہ زل آجائے گی میرے روم میں اور اگر وہ آگئی تو تم جانتی ہو نا اسنے خود سونا ہے اور نا مجھے  
سونے دینا ہے (مہر نے وجہ بتائی کیوں کے اسے بھی اپنی کزن کوئی خاص پسند نہیں تھی  
ٹھیک ہے پھر میں رک جاتی ہوں اور اما کو بتا دیتی ہوں کال کر کے (حور نے کہا جس پڑ مہر سر ہلاتے ہوئے واشر روم  
کی طرف بڑھ گئی  
اور حورین نے کال کر کے بتا دیا کہ وہ مہر کے پاس ہی رہے گی

دوسری طرف لڑکوں کا مہندی کے بعد اپنے فارم ہاؤس جو کے گاؤں سے تھوڑا ہی دور تھا ادھر پارٹی کا پلان تھا  
ازلان تو بہت خوش تھا لیکن حماد کی احراز کے لئے سرد مہری سب ہی محسوس کر رہے تھے  
اگلے دن صبح ہوتے ہی دونوں حویلیوں میں ہلچل سی چمک گئی ہر کسی کو اپنی تیاری کی فکر تھی بیوٹیشن گھر ہی آگئی تھی  
مہرنے وہی لہنگا پہنا تھا جو احراز کی پسند تھا  
سکن کلر کی شیر وانی پہنی تھی جسکے ساتھ ریڈ کلر کا کلمہ تھا  
مہر تو تیار ہونے کے بعد بالکل پری لگ رہی تھی بہت زیادہ روپ آیا تھا اس پہ  
بارات آئی تو حور سیدھا مہر کی طرف آئی اور مہر کو دیکھ کر بے اختیار ماشاء اللہ بولا  
بہت بہت پیاری لگ رہی ہو مہر ہمیشہ خوش رہو (حورین اسکو دیکھتے ہوئے بولی  
شکریہ تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو) مہرنے مسکراتے ہوئے کہا  
اچھا زیادہ باتیں نہیں کرو د لہنیں زیادہ بات نہیں کرتیں (حورین نے مصنوعی غصے سے کہا  
جس پڑ مہرنے منہ بنایا تھوڑی دیر وہ مہر کے پاس ہی بیٹھی رہی پھر کسی کام سے باہر آئی  
اور ازلان جو کسی سے فون پے بات کر رہا تھا حورین کو دیکھتے ہی بات کرنا بھول گیا  
حورین نے پنک کلر کی فراق ڈالی ہوئی تھی جو کے بالکل باربی فراق کی طرح تھی اور پوری پھیلی ہوئی تھی حورین  
گلابی فراق میں اپنی گلابی رنگت لئے بالکل باربی لگ رہی تھی  
کیا ہوا اس طرح کیوں کھڑے ہیں (حورین نے اسکے قریب آتے ہی پوچھا اور وہ جو بالکل انہماک سے اسے دیکھ رہا  
تھا یک دم چونکا اور موبائل کو دیکھا جو شانہ بند ہو چکا تھا

آہاں کچھ نہیں (ازلان بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا  
ویسے آج اس فنکشن کی لڑکیاں تو گیس کام سے (حورین نے شوخی سے کہا جس پر ازلان نے اسے بری طرح  
گھورا

اور حور ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگی

ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر زمل جل بھن رہی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ حورین کو غائب کر دے ازلان  
کے پاس سے

کچھ دیر بعد مہر کو اسٹیج پڑ لایا گیا جو کہ ازلان اور حماد لے کر آئے تھے

دودھ پلائی اور مختلف رسموں کے بعد رخصتی کا مرحلہ آیا جو کہ کسی بھی لڑکی کے لئے زندگی کا مشکل ترین موڑ  
ہوتا ہے کیوں کہ پوری زندگی ایک گھر میں رہ کر اپنے سگے رشتوں کو چھوڑ کر ایک ایسے انسان کا ہاتھ تھامنا جو  
آپ کے لئے بالکل انجان ہو بہت مشکل ہوتا ہے

رخصتی کے وقت مہر بہت زیادہ روئی اور سب کو رلایا ازلان کی حالت بھی بری تھی جان سے عزیز بہن آج اپنا گھر  
چھوڑ کر جا رہی تھی بچپن کی شرارتیں اور یادیں ایک فلم کی طرح دماغ میں چل رہیں تھیں  
بے شک گھر ساتھ ساتھ ہی تھے لیکن اب بدل جانا تھا سب کچھ کیوں کہ اب رشتے بدل گئے تھے  
اب وہ کئیں رشتوں سے منسلک ہو گئی تھی

-- ♥♥♥♥ .

مہر رخصت ہو کر آگئی تھی ساری کزن جمع تھیں اور ہنسی مذاق کر رہیں تھیں

چلو بھی سب اب کمرہ خالی کرو مہر بھی تھک گئی ہوگی (حورین کی ماما کمرے میں آتے ہوئے بولیں  
سب لوگ جب چلے گئے تو وہ آکر مہر کے پاس بیٹھ گئیں  
بیٹانی زندگی شروع کر رہی ہو بہت بہت مبارک ہو (انہوں نے مہر کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا  
خیر مبارک (مہر نے مسکراتے ہوئے آہستہ سے کہا  
دیکھو مہر جب ایک لڑکی رخصت ہو کر اپنا گھر رشتے چھوڑ کر آتی ہے نا تو اسے بہت زیادہ مشکل کا سامنا کرنا پڑتا  
ہے

لیکن یہاں اگر تمہیں کوئی بھی مسئلہ کوئی پریشانی احراز کی وجہ سے ہو یا کچھ اور تم مجھے بتا سکتی ہو  
بیٹا تم جانتی ہو کہ میں نے تم میں یا حورین میں کوئی فرق نہیں رکھا تم اور حورین دونوں میری بیٹیاں ہو (وہ  
رسانیت سے اسے سمجھا رہی تھیں جب کہ مہر کی اتنے پیار پر آنکھیں چھلک اٹھیں  
مہر بیٹا کیا ہو اور کیوں رہی ہو (انہوں نے پریشانی سے پوچھا

مہر نے نفی میں سر ہلایا اور بولی  
بس سوچ رہی ہوں کہ کتنی اچھی قسمت ہے میری ایک ماں کو چھوڑ کے آئی تو دوسری ماں مل گئی  
چلو اب تم آرام کرو میں احراز کو بھیجتی ہوں (وہ نرمی سے کہتی ہوئیں اٹھی اور باہر نکل گئیں

- ♥♥♥♥

وہ اپنے کمرے میں ایزی چیئر پر جھول رہا تھا آنکھیں حد درجہ سرخ ہو چکی تھیں

اندر کی گھٹن اور بڑھنے لگی تو وہ جھٹکے سے اٹھا اور ٹیرس پر جا کے کھڑا ہو گیا

کانی دیر کھڑے رہنے کے بعد اچانک اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا

وہ پیچھے مڑا تو حیرت کا شدید جھکا لگا حیرت کے ساتھ غصہ غالب آنے لگا

تم یہاں کیا رہی ہو (ازلان نے غصے کو قابو میں کرتے ہوئے سامنے کھڑی زمل سے پوچھا

کیا ہو گیا ہے ازلان کزن ہیں آپ میرے اور روم میں ہی آئی ہوں نا (زمل لاپرواہی سے بولی

کزن ہو تو کزن ہی رہو اور مجھے نہیں پسند کے کوئی اس طرح میرے روم میں اے اسلئے تم جاسکتی ہو) (ازلان نے

دبے دبے غصے میں کہا

اچھا تو پھر ایک بات مجھے بھی بتا دیں کے اگر آپ کو کسی کا اپنے روم میں آنا پسند نہیں ہے

تو وہ حورین کیوں آتی ہے آپ کے روم میں اسے تو کبھی نہیں روکا ہو گا آپ نے (زمل نے بھی اپنے دل کی

بھر اس نکالی



مانڈاٹ مس زمل حورین کوئی یا کسی میں شمار نہیں ہوتی وہ بہت عزیز ہے مجھے مل گیا جواب اب دروازہ اس طرف ہے (ازلان نے غصے سے کہتے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کیا جب کے زمل غصے سے پاؤں پٹختی چلی گئی

--- ♥♥♥♥

لو بھی اب تم لوگ کیوں کھڑی ہو ادھر (احراز اپنے کمرے کی طرف آیا پر ادھر حورین اور کچھ کزنز کو دیکھ کر بولا

کیوں کا مطلب پیسے دیں گے اور پھر کمرے میں جانے دیں گے (حور بولی

کس کے پیسے کون سے پیسے اب کیا اپنے کمرے میں جانے کے لئے مجھے پیسے دینے پڑیں گے (وہ حیرت سے بولا جی اور اب جلدی کریں ہمارے پاس وقت نہیں ہے اگر پیسے نہیں دینے تو ہم آپ کی دلہن کو لے جاتے ہیں پھر بیٹھے رہیں گے (حورین نے کہا جس کی سب نے تائید کی اور احراز منہ کھولے دیکھ رہا تھا

ایسے کیسے لے جاؤ گے میری بیوی کو لے جاؤ گے چلو شاباش یہ لو تم لوگوں کے لئے کافی ہے (احراز نے 1000 کا نوٹ دیتے ہوئے کہا

کس زمانے میں ہیں آپ پچاس ہزار سے کم ایک روپیہ نہیں لیں گے ہم (حورین کی کزن نے کہا پہلے ہی جیب خالی ہے میری یہ لو لے لو تم لوگ اس میں جو بھی ہے (احراز نے ولٹ نکال کے دیتے ہوئے کہا

حورین نے ولٹ پکڑ کے دیکھا جس میں کافی نوٹ تھے  
کیا یاد کریں گے کتنی اچھی بہن سے پالا پڑا ہے جاس  
حورشان بے نیازی سے کہتی ہوئی سائیڈ پے ہوئی تو احراز اندر داخل ہوا اور دروازہ لاک کیا  
سامنے بیڈ پر مہر بیٹھی تھی سر جھکائے  
احراز نے سلام کیا جس کا جواب مہر نے سر ہلا کے دیا  
بہت پیاری لگ رہی ہو (احراز نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما جو کے ہلکا ہلکا کپکپا رہا تھا

مہر کیا میں اتنا خوفناک ہوں کہ تم دیکھی نہیں رہی میری طرف (احراز کے کہنے پر مہر نے فوراً اسکی طرف دیکھا  
تو وہ شوخ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا مہر نے جھینپتے ہوئے نظریں دوبارہ جھکالیں  
احراز نے سائیڈ ٹیبل سے ایک باکس نکالا اور کھولا  
اس میں خوبصورت گولڈ کی چین تھی جس کے اندر ڈائمنڈ لگا ہوا تھا  
اجازت ہے (احراز کے پوچھنے پر مہر نے اثبات میں سر ہلایا  
احراز نے اسے چین پہنائی اور گویا ہوا  
مہر تم زندگی کے ہر مشکل وقت میں مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی چاہے کچھ بھی ہو جائے  
جیسے بھی حالات ہوئے تم ہمیشہ مجھے عزیز ہو گی اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی ہمیشہ میرا ساتھ دو  
دو گی نامیرا ساتھ (احراز کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا

اور احراز نے اسکے گرد اپنی باہوں کا حصار کھینچ لیا



اگلے دن ولیمہ تھا جو کے بخیر و عافیت گزر گیا تھا سب مہمان اپنے اپنے گھروں کو سدھار گئے بس کچھ رہ گئے تھے

اور ان سب نے فارم ہاؤس جانے کا پلین بنایا

ازلان احراز مہر اور حور ایک گاڑی میں تھے جب کے باقی کزنز کچھ حماد کے ساتھ تھے اور کچھ حمزہ کے ساتھ

جب وہ لوگ فارم ہاؤس پہنچے تو گیارہ بجے کا ٹائم تھا

وہ سب فارم کے ساتھ بنے گاڑن کی طرف بڑھ گئے جہاں طرح طرح کے پھول اور پھل لگے ہوئے تھے

یار آجاؤ پھل توڑتے ہیں (حورین نے مہر کو کہا

تم کیا اپنا پیچھلا تجربہ بھول گئی ہو) مہر نے جب وہ گری تھی تب کا یاد دلایا

اب ہر دفع تھوڑی ناگروں گی آجاؤ (حورین کہتی ہوئی آگے بڑھی اور درخت سے پھل اتارنے لگی

کچھ دیر بعد وہ اپنا شوق پورا کر کے وہاں آ کے بیٹھی جہاں زل لوگ بیٹھی ہوئی تھیں

حورین کیا ہر وقت بچگانہ حرکتیں کرتی رہتی ہو اب تم چھوٹی نہیں ہو جو اس طرح کی حرکتیں کرو (زل نے حور کو

دیکھتے ہوئے ناگواری سے کہا

جب کے حورین حیرت میں تھی کیوں کے آج تک اسے گھر میں کسی نے ایسا نہیں بولا تھا

پڑ مل آپی میں نے کیا کیا ہے میں تو بس درخت سے پھل ہی اتار رہی تھی (حورین نے کہا پر شکل ایسی تھی کے ابھی آنسو نکل آیں گے

ہاں تو یہ تمہاری عمر تو نہیں ہے جو تم اس طرح کی حرکتیں کرتی پھر کسی نے سمجھایا نہیں تمہیں (اب حورین کو کیا پتا کے زل کو کس چیز کا غصہ ہے وہ بیچاری تو سارے قصے سے انجان تھی

زل یہ تو ہر کسی کی اپنی اپنی نیچر ہوتی ہے کوئی اپنی لائف انجئے کرتا ہے اور کوئی دوسروں پر نظر رکھتے رکھتے اپنا ٹائم برباد کرتا ہے (مہر نے حورین کو دیکھتے ہوئے کہا کچھ کچھ تو وہ بھی واقف تھی زل کی طبیعت سے اور مہر کی بات سن کر زل کے منہ کے زاویے بگڑ گئے

- ❀❀❀❀

ابھی ان لوگوں کا ایک دن اور یہاں رہنے کا پلین تھا کچھ دیر باغ میں گھوم کر وہ سارے آرام کی غرض سے فارم ہاؤس آ گئے

حورین کی بہن شامل بھی آئی ہوئی تھی سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

حماد بھی ساتھ تھا پہلے ایک دو باتوں اسکے اور احراز کے درمیان اختلاف ہوا تھا

لیکن اب اسنے اپنا دل اخرا کی طرف سے صاف کر لیا تھا

پر احراز اسے حماد کو لے کر کچھ غلط فہمی ہو گئی تھی اور حماد اب بس وہی دور کرنا چاہتا تھا  
رات کو کھانے کے بعد سب لکڑیاں جلائیں اور ووڈ فائر کے گرد دائرہ بنا کے بیٹھ گئے  
چلیں جی اب سب باری باری گانائیں گے ریڈی ہیں سارے  
مہر اور شائل کافی بنانے گئیں تھیں جب وہ آیں تو حورین بولی وہ دونوں بھی ساتھ بیٹھ گئیں  
ٹھیک ہے تو سب سے پہلے شروع کرتے ہیں حماد بھائی سے (حورین نے حماد کو دیکھتے ہوئے کہا  
بھی میں کیوں سب سے پہلے (حماد نے کہا

تو آپ بڑے ہیں نا اس لئے چلیں اب جلدی کریں (اب کی بار مہر نے کہا

میری زندگی سواری

مجھ کو گلے لگا کے

بیٹھا دیا فلک پے

مجھے خاک سے اٹھا کے

یارا تیری یاری کو

میں نے تو خدا مانا



یاد کرے گی دنیا تیرا میرا افسانہ  
تیرے جیسا یار کہاں  
کہاں ایسا یار اے  
حماد نے احراز اور از لان کو دیکھتے ہوئے سنایا  
گانا حتم ہوتے ہی سب نے ہو ٹنگ کی  
بہت اچھے بھائی (مہر نے کہا  
سب باری باری سنا رہے تھے اور داد وصول کر رہے تھے  
چلیں جی اب مہر تمہاری باری (حورین کے کہنے پر مہر سب کی طرف دیکھا اور گانا شروع کیا

ملے ہو تم ہم کو  
بڑے نصیبوں سے  
چرایا ہے میں نے  
قسمت کی لکیروں سے  
تیری محبت سے سانسیں ملی ہیں  
صدار ہنادل میں قریب ہو کے  
مہر نے گانا حتم کر کے احراز کی طرف دیکھا وہ شوخ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے چہرے پر گلال آنے لگا

مہر نے چہرہ جھکا لیا

اب از لان کی باری حورین نے مہر کے گانے کے بعد کہا

اسنے ایک نظر حور کو دیکھا اور گانا شروع کیا

میں عشق اسکا

وہ عاشقی ہے میری

وہ لڑکی نہیں

زندگی ہے میری

آنکھوں میں ہے اسکا چہرہ

یادوں میں ہے اسکا پہرا

میں ہوں راہی وہ ہے منزل

کرنا ہے اب اسکو حاصل

ان دھڑکنوں میں باجے

اسکی ہی سرگم

وہ میری جانا ہے وہ میری جانم

وہ لڑکی نہیں زندگی ہے میری

اذلان نے گانا حتم کیا تو سب نے داد دی  
اذلان کے موبائل پر بپ ہوئی دیکھا تو حورین کا میسج تھا  
کون ہے وہ لڑکی؟ (میسج پڑھ کر اذلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی  
اسنے دیکھا حور اسی کی طرف دیکھ رہی ہے  
اس نے کچھ سوچتے ہوئے میسج ٹائپ کیا  
بس ہے کوئی تمہیں کیوں بتاؤں (میسج کر کے اسنے حور کی طرف دیکھا جو میسج ریڈ کر کے اب منہ پھلا کے بیٹھ گئی  
تھی  
پھر رات دیر تک وہ لوگ باتوں میں لگے رہے

- ♥♥♥♥

اگلی صبح ناشتہ کر کے وہ لوگ فارم ہاؤس سے تھوڑا دور آگئے کھلی زمین تھی جسکی ایک طرف کھائی تھی ان لوگوں  
کا ارادہ کرکٹ کھیلنے کا تھا پر ابھی کچھ کزنز نہیں تھے آئے  
حور چلتی ہوئی کھائی کی طرف آگئی کچھ ہی دیر گزری ہوگی کے حماد آگیا  
ادھر کیوں کھڑی ہو حورین (حماد نے پوچھا  
ایسے ہی میں نے سوچا جب تک باقی سب نہیں آجاتے ادھر آجاؤں  
حورین مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے امید ہے تم میری مدد کرو گی کیوں کے میں نے ہمیشہ تمہیں اپنی بہن سمجھا  
ہے (حماد نے کہتے ہوئے حورین کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا

لیکن بیچ میں ہی احراز نے پکڑ لیا

حماد اپنی یہ حرکتیں کم سے کم فہیلی میں تو ناکرہ اور حورین سے دور رہو (احراز نے دبے دبے لہجے میں کہا  
کوئی حرکتیں اور احراز میں نے اس دن بھی تم سے بولا تھا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے (احراز کے غصے کے بر  
عکس اس نے نرمی سے جواب دیا

وہ تو حورین سے کہنے آیا تھا کہ احراز کو سمجھائے کہ اپنے دل سے ساری تلخیاں نکال دے پروہ کیا کہہ رہا تھا  
بھائی کیا بول رہے ہیں آپ دونوں کیا ہوا ہے (حورین کو

سب جانتا ہوں اور غلط فہمی نہیں ہوئی مجھے کئی دفع اپنی آنکھوں سے تمہیں اس لڑکی کے ساتھ دیکھا ہے اور پلیز  
میری بہن سے اپنی یہ اوجھی حرکتیں ناکرہ اور دور رہو ورنہ

ورنہ کیا بولو (وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا

حماد تو ایک لڑکی کی مدد کر رہا تھا اس کا باپ بیمار تھا بس کچھ دن ڈاکٹر کے پاس سے اسکا علاج کرواتا رہا اور ایک دو  
دفع بس اس آدمی کی حیریت پوچھنے گیا اور اب احراز کی بات سن کر اسے بھی غصہ آگیا  
احراز نے اسکا گریبان پکڑ لیا جب کہ حورین چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

بھائی چھوڑیں کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو

مارنا چاہتے ہو مارو میں بھی دیکھوں کیا کر سکتے ہو

حماد کے کہنے پر اسنے اسکے گریبان کو جھٹکے سے چھوڑا

حماد پیچھے کی طرف لڑکھڑایا اور پتھر سے الجھنے کی وجہ سے ایک دم کھائی میں گرتا ہے  
حور کی چیخ نکلتی ہے جب کے احراز پڑ تو سکنا طاری ہو جاتا ہے  
ازلان جو کے اس طرف آ رہا ہوتا ہے احراز کو دھکا دیتے اور حماد کو گرتے دیکھ لیتا ہے  
وہ چلاتا ہے



اسلام علیکم!  
بہمیں اپنے Blog kitabdost  
<http://kitabdostpk.blogspot.be>  
اور readingpoint  
<http://readingpointpk.blogspot.be>  
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز  
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ  
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)  
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں  
[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)  
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

بھائی (کچھ مزارعے جو کے زمینوں پر کام کر رہے تھے  
حماد کو گرتے اور ازلان کی چیخ سن کر بھاگ کر آئے  
کھائی زیادہ گہری نہیں تھی لیکن حماد کا سر پتھر سے ٹکرانے کی وجہ سے لمحوں میں وہ لہو لہان ہو گیا



ازلان جلدی سے کھائی کی طرف بڑھا کچھ اور لوگ ساتھ بڑھے  
حماد کو جلدی سے اٹھا کے گاڑی میں ڈالے اور قریبی کلینک لے گئے  
ڈ

سارے کزنز حیران تھے کہ یہ کیا ہوا ہے اور حورین وہ تو جیسے سکتے میں آگئی تھی

مہر کارورو کربراہال تھا  
اور دوسری طرف ڈاکٹر نے چیک کیا اور ازلان کی طرف آئے جسکی اپنی حالت بری تھی  
دل تھا کہ کچھ براہ ہونے کی گواہی دے رہا تھا  
ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ چوٹ بہت گہری ہونے کی وجہ سے ان کی ڈیٹھ ہو گئی ہے آپ حوصلہ  
رکھیں (ڈاکٹر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا جب کہ  
ازلان کے توپاؤں کے نیچے سے زمین ہی کھینچ گئی تھی  
شام تک پورے گاؤں میں کہرام مچ گیا تھا جو ان موت ہوئی تھی ہر ایک کی آنکھ اشک بار تھی  
اور مہر اسکی تورورو کر حالت بری تھا  
بھائی انھیں بھائی کیوں لیٹیں ہے ایسے اٹھ جائیں بھائی آپ کی مہر مر جائے گی آپ کے بغیر (وہ رورو کر اسکو اٹھا  
رہی تھی پر وہ تو دنیا سے غافل ہو گیا تھا کیسے سنتا ہے  
حورین اور شانل اور انکی ماما بھی ادھر ہی تھیں

وہ بیگم مراد کو چپ کر وارہیں تھیں جو کے جوان بیٹے کی موت سے بار بار بے ہوش ہو رہی تھی۔ جنازے کا وقت آیا۔ اذلان میت کے قریب آیا۔ وہ مرد تھا رو نہیں سکتا تھا پر وہ بے جان پڑا جو داس کی عزیز ترین ہستیوں میں سے ایک تھا۔ اور اذلان نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ضبط کی انتہا کو توڑتے ہوئے دو آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر حماد کے چہرے پر پڑے۔ تدفین کا وقت نکلا جا رہا تھا۔ اذلان سمیت تین لوگوں کے کندھوں پر اس کے عزیز بھائی کو جنازہ کے لئے لے گئے

رات سب کی روتے بلکتے کئی حماد کی موت کو دودن ہو گئے تھے  
سب کو وجہ پتا چل چکی تھی کے کیسے حماد کی موت ہوئی کیوں کے کچھ لوگوں نے احراز کو دھکا دیتے ہوئے دیکھا تھا

جب مراد راؤ نے احراز سے پوچھا تو اسنے ساری بات بتادی  
لیکن اذلان اسکا تو بس نہیں چل رہا تھا کے احراز کی جان لے لے  
اذلان مہر کے کمرے میں آیا

اسکے ہاتھ میں ٹرے تھی مہر جو کے بیڈ پے ٹیک لگاے بیٹھی تھی  
اذلان کو دیکھتے ہوئے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہو مہر (اذلان نے نرمی سے کہا  
ویسے ہی بھوک نہیں تھی) مہر نے بیڈ شیٹ پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا پر ضبط کے باوجود آنکھیں چھلک اٹھیں  
مہر ادھر دیکھو میری طرف ایسے تو بھائی کو تکلیف ہوگی نارونا بند کرو شاباش (اذلان کے کہنے پر مہر اسکے سینے سے

آگلی اور بچکیوں سے رونے لگی  
مہر بس اب نہیں رونا (ازلان نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا  
مہر پیچھے ہو کر آنسو صاف کرنے لگی  
اب بس اب کھانا کھاؤ (ازلان نے اسے خود کھانا کھلایا اور کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد چلا گیا  
اور مردانے میں مراد راؤ کے پاس گیا  
بابا میں نے کال کر دی ہے کمشنر کو ساری ڈیٹیل دے دی ہے بس کچھ دنوں میں وہ لے جائے گی احراز کو (ازلان  
کے کہنے پر مراد راؤ کو جھٹکا لگا  
ازلان یہ کیا کہ رہے ہو تم آج پنچایت بیٹھے گی تو اس میں میں احراز کو معاف کر دوں گا  
بابا یہ آپ کیا کہ رہے ہیں آپ بھائی کے قاتل کو کیسے معاف کر سکتے ہیں (ازلان صدمے سے بولا  
وہ ایک حادثہ تھا ازلان احراز کا قصور نہیں تھا اس میں تو سزا کس چیز کی ملے (انہوں نے ازلان کو سمجھانا چاہا  
بابا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس کا قصور نہیں پنچایت آج بیٹھے گی اور اگر آپ نے اسے معاف کیا تو آپ اپنے  
دوسرے بیٹے کو بھی کھو دیں گے (اتنا کہتے ہوئے وہ جھٹکے سے اٹھا اور باہر نکل گیا  
ازلان کے جانے کے بعد مراد راؤ کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں مونہ کر بیٹھ گئے ایک آنسو تھا جو چپکے سے ان کی  
آنکھوں سے نکل کر داڑھی میں جذب ہو گیا تھا  
ابھی ایک بیٹے کے غم سے سمجھلے نہیں تھے کہ اب دوسرے کی بات نے پریشان کر دیا تھا

ہمیشہ خوش و حرم رہنے والے مراد راؤ کچھ ہی دنوں میں برسوں کے پیار نظر آنے لگ گئے تھے  
پر سب کے سامنے ابھی بھی وہ اپنے آپ کو مضبوط ثابت کر رہے تھے  
کیوں کے اگر وہی ٹوٹ جاتے تو باقی سب کو کون سمجھاتا

- ♥♥♥♥

دوسری طرف حورین کی بہت بری حالت تھی جب سے اس نے حماد کو اپنی آنکھوں سے کھائی میں گرتے دیکھا  
تھا اس پر جیسے سکتا طاری ہو گیا تھا نہ وہ کچھ بول رہی تھی نہ رو رہی تھی اگر کوئی بلاتا تو حالی حالی نظروں سے دیکھتی  
رہتی تھی

سب کو اسکی فکر ہو رہی تھی مسز زوار کتنی دفع اسے سمجھائی تھیں پر وہ پھر بھی خاموش تھی

حورین میری بہن پلینز کچھ کھاؤ (شامل ابھی حورین کو کھانا کھلانے کی کوشش کر رہی تھی  
ایک وہ تھی جو کبھی حورین کو حوصلہ دیتی تو کبھی مہر کے پاس جاتی  
حورین کھاؤ اسے) اس نے اب کی بار سختی سے کہا کہ شاید کھالے  
لیکن وہ بولی تو اتنا

آپی حماد بھائی آپی حماد بھائی (وہ اتنا بول کے چپ کر گئی  
اور شامل کی طرف دیکھنے لگ گئی

گڑیا دیکھو جس کی جتنی عمر لکھی ہوتی ہے وہ تب تک ہی رہتا ہے  
اور سب نے اک ناک دن چلے جانا ہے نا اور تمہیں تو تائی امی کو سمجھانا چاہیے نا اور تم خود ایسے کر رہی ہو

شائل حورین کو سمجھا رہی تھی پر اپنی آنکھوں سے اشک رواں تھے )  
حورین نے اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کیے اور بیڈ سے اٹھنے لگی  
کہاں جا رہی ہو (شائل نے اسے یوں اٹھتے دیکھ کر پوچھا  
تائی امی کے پاس (حورین نے جواب دیا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی  
جب کے شائل اسے دیکھتی رہ گئی

حورین چلتی ہوئی لاؤنچ تک آئی وہاں کسی کو ناپا کر وہ تائی امی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی بیڈ کر اوٹن سے ٹیک لگاے تسبیح پڑھ رہی تھی اور آنکھیں بند تھیں  
وہ چلتی ہوئی بیڈ تک آئی اور ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی  
آنسو بڑی تیزی سے آنکھوں سے نکل کر گال بھیگورہے تھے سکتا ٹوٹ چکا تھا  
حورین (انہوں نے نم لہجے میں کہا



تائی امی کس کی نظر لگ گئی ہمارے گھر کو ابھی تو اتنی خوشیاں آئی تھیں کیوں ہوا یہ تائی امی (حورین روتے ہوئے بولی

ہم کیا کہہ سکتے ہیں بیٹا بس تقدیر میں یہی لکھا تھا یہ وقت تو میرا تھا جانے کا پر وقت کی ستم ظریفی دیکھو اپنے جانے کی عمر میں اپنے لخت جگر کو سپرد خاک ہوتے ہوئے دیکھا (وہ بولتے بولتے رو پڑیں تائی امی آپ نارویں ناہم بھائی کے لئے دعا کریں گے اگر ہم سب ایسے ہی روتے رہے تو بھائی کو تکلیف ہوگی (حورین نے ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

بیٹا جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا پر اب میں اس گھر میں کوئی بد مزگی نہیں چاہتی پر از لان کو کون سمجھائے کیا ہوا تائی امی کیا ہوا ہے از لان کو (حورین نے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا

بیٹا وہ کہتا ہے احراز کو سزا دلوا کے رہے گا اسنے تو پولیس کو بھی سب بتا دیا ہے پر بیٹا نا تمہارے بڑے بابا ایسا چاہتے ہیں نا میں جیسا ہمیں حماد تھا ویسے ہی احراز ہے پر اس کو کون سمجھائے اور مہر اسکی تو اپنی حالت بری ہے اس طرح تو سالوں سے بنے رشتے خراب ہو جائیں گے وہ بات کرتے کرتے رو پڑیں )

تائی امی کچھ نہیں ہو گا آپ فکر نا کریں کچھ برا نہیں ہو گا (اس نے تائی امی کو دلاسا دیا پر اندر سے اسکا اپنا دل ڈر گیا

تھا

کچھ دیر بعد وہ وہاں سے اٹھی اور اب اس کا رخ از لان کے کمرے کی طرف تھا وہ بہت ساری ہمت مجتمع کر کے از لان کے کمرے کی طرف بڑھی تھی جیسے ہی دروازہ کھولا وہ سامنے ہی آنکھیں موندے ایزی چیئر پر جھول رہا تھا اور کمرے میں فل اندھیرا کر رکھا تھا دروازہ کھلنے پڑا سنے آنکھیں کھولیں اور حور کو دیکھتے ساتھ ہی آنکھیں دوبارہ موند لیں از لان (حورین نے پکارا لیکن وہ اسی طرح رہا البتہ جھولنا بند کر دیا تھا حورین گھٹنوں کے بل بیٹھی اور از لان کے گھٹنے پڑا ہوا رکھا از لان پلیز نا کریں ایسا (حورین کے کہنے پڑا از لان نے آنکھیں کھولیں اور حورین کو دیکھا جسکی آنکھوں سے نکل کر آنسو تیزی سے اسکے گال بھیگورہے تھے حور جاؤ یہاں سے (اس نے بمشکل خود کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا اسکے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے از لان پلیز میں زندگی میں آخری بار کچھ مانگنے آئی ہوں مجھے نا امید نا لوٹا یے گا معاف کر دیں بھائی کو اگر بھائی کو کچھ ہوا تو ہم سب مر جائیں گے پلیز (وہ مسلسل روتے ہوئے بول رہی تھی کچھ پل دونوں کے درمیان خاموشی رہی جیسے از لان کی سرد آواز نے توڑا جاؤ حورین میں نے معاف کیا اپنے بھائی کے قاتل کو (آج پہلی دفع اسنے حورین بولا تھا حورین نے از لان کو دیکھا جس کی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ تھیں

حورین کچھ بولنے ہی لگی تھی جب اذلان دھاڑا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے  
حورین میں نے کہا جاؤ یہاں سے (وہ اسکی دھاڑ سے سہم گئی تھی پھر یکدم وہاں سے اٹھ کر نکلتی چلی گئی



اذلان حورین کے جانے کے بعد بھی ویسے ہی بیٹھا رہا  
کوئی اس سے پوچھتا کہ اسکی دل کی حالت کیا تھی جان سے عزیز بھائی کو کھونے کا کتنا دکھ تھا  
اور دکھ تو اس بات کا بھی تھا کہ وہ ہستی جس کی اس نے ہمیشہ مانی تھی جو اسے خود سے زیادہ عزیز تھی  
وہ اس کے بھائی کو مرتے ہوئے دیکھ رہی تھی پر روک ناسکی  
اور اب بھی اسے اپنے بھائی کی فکر تھی بہت سی سوچوں کے درکھلے ہوئے تھے

وہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک تھا زندگی کی ہر سختی کو جھیلنا آتا تھا اسے بلاخر کافی دیر بعد اسکے ذہن نے ایک فیصلہ  
کیا

وہ جھٹکے سے اٹھا اور باہر نکل گیا اب اس کے قدم تیزی سے مردان خانے کی سمت بڑھ رہے تھے  
وہ سیدھا بابا کے کمرے کی طرف گیا  
بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے (وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولا  
کرو میں سن رہا ہوں) (مرا دراونے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا

می اپنی ایف آئی آر واپس لے لوں گا اور آپ بھی پچائیت میں جو کہنا چاہیں کہ دیں (ازلان نے کہتے ہوئے انکی طرف دیکھا جن کے چہرے پر خوشی کی جھلک تھی

لیکن میری ایک شرط ہے بابا (ازلان کی یہ بات سن کر ان کے چہرے پر پریشانی واضح تھی

کیسی شرط (انہوں نے سوالیہ انداز میں پوچھا

نا مجھے احراز کو سزا دلوانی ہے نا مجھے جرگہ یا پچائیت بٹھانی ہے بابا مجھے صرف حورین چاہیے صرف حورین (اسنے

ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا اور اسکے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی

اور مراد راؤ وہ تو کنگ تھے ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ازلان ایسی کوئی بات کرے گا

پر ازلان (کچھ دیر بعد وہ حیرت زدہ سے بولے

بابا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے اگر آپ کو نہیں منظور تو پھر جو میں کروں گا وہ آپ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے

اتنا کہتے ہوئے وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا جب کہ مراد راؤ سر تھام کر بیٹھ گئے

حورین ازلان کے کمرے سے بھاگتی ہوئی آئی اور اپنی حویلی کے لان میں آکر قدرے سنسان گوشے میں بیچ پر

بیٹھ گئی آنسو زار و قطار آنکھوں سے نکل رہے تھے دل میں ایک درد کی لہر اٹھی تھی زندگی میں پہلی دفعہ ازلان

نے اس سے اتنے سرد رویے میں بات کی تھی وہ تو ابھی تک یقین ہی نہیں کر پائی تھی کہ وہ ازلان ہی تھا وہ

ازلان جو کسی کو بھی اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کرنے دیتا تھا آج خود کار اپنا رویہ اتنا سرد تھا

وہ مسلسل روئے جارہی تھی اپنے ارد گرد سے بیگانہ سردی کا موسم تھا

شام کے حل کے سائے گہرے ہو رہے تھے سردی بڑھ رہی تھی لیکن اسے کوئی فکر نہیں تھی روتے روتے اسکی

بچی بندھ گئی تھی

- ♥♥♥♥

شمال کمرے میں تھی ک اچانک اسے یاد آیا کہ حورین تائی امی کے پاس گئی تھی اور اب تورات ہونے کو آئی تھی اسے فکر لاحق ہونے لگی

وہ چلتی ہوئی لاونچ میں آئی تو فرحت بیگم بیٹھی ہوئی تھیں اور ہاتھ میں تسبیح تھی  
اما حورین کہاں ہے

بیٹا کمرے میں ہو گی اپنے کیوں کوئی کام ہے فرحت بیگم نے پوچھا  
نہیں ماما وہ تائی امی کے پاس گئی تھی اور ابھی تک نہیں آئی (شمال نے فکر مندی سے کہا  
بیٹا باجی صفیہ کے پاس سے تو میں ابھی آرہی ہوں وہاں تو نہیں ہے حورین اور نا ہی مہر کے پاس تھی (وہ پریشانی سے بولی

بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ وہ (ابھی وہ کچھ اور بولتیں ملازمہ آئی اس کے چہرے کی ہوا یاں اڑی ہوئیں تھیں  
کیا ہوا ہے نکین یہ تمہارے چہرے پر ہوا یاں کیوں اڑی ہوئیں ہیں (فرحت بیگم نے صوفے سے اٹھتے ہوئے  
پریشانی سے کہا

وہ آپ چلیں میرے ساتھ (ملازمہ کے کہنے پر وہ اسکے ساتھ گئیں



---

از لان اپنے کمرے میں تھا شام سے۔ گھٹن حد سے زیادہ ہونے لگی تو اٹھ کر کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر آگیا اور ریلنگ پر ہاتھ ٹکا کر کھڑا ہو گیا

ذہن میں بہت سی سوچیں گردش کر رہی تھیں اچانک اسکی نظر دوسری حویلی کے لان میں پری وہ چونک گیا قدرے سنسان گوشے میں کوئی ہیولا نظر آ رہا تھا پر وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ کون ہے ابھی کچھ ہی پل گزریں ہونگے کے لان کی لائٹ آن ہوئیں اور اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹک گیا وہ بے سدھ پڑا وجود کسی اور کا نہیں حورین کا تھا درد کی اک لہر اٹھی تھی دل نے کہا بھاگ کے جاؤ اپنے دل کے مکین کے پاس محبت کی دیوی اسکی منت کر رہی تھی

لیکن دماغ کہہ رہا تھا کہ وہ اسکے بھائی کی موت کی برابر ذمہ دار ہے

دماغ اپنی دلیلیں دے رہا تھا اور محبت کی دیوی اسکی منت کر رہی تھی

دل اور دماغ دونوں کی جنگ ہو رہی تھی وہ یک ٹک نظریں جمائے سامنے اس عزیز ہستی کو دیکھ رہا تھا

جس کے پاس اب شائل اور فرحت بیگم ملازمہ کے ساتھ کھڑی تھیں اور حورین کو اٹھا کر اندر لے جانے کی

کوشش کر رہی تھیں وہ اسے اندر لے کر جا رہی تھیں جو بالکل بے سدھ تھی ارد گرد سے بیگانہ

از لان کو اسے اس حالت میں دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی دل کہہ رہا تھا بس ایک دفع چلے جاؤ اسکے پاس لیکن دماغ

دل پر حاوی ہو رہی تھی

-- ♥ ♥ ♥

شائل اور فرحت بیگم جلدی جلدی نگین کے پیچھے گیس لان میں دیکھا تو حورین کا وجود بے سدھ پڑا تھا وہ جلدی سے آگے بڑھیں

حورین کو اٹھایا اور اندر لے گئیں

احراز نے ڈاکٹر کو فون کر کے بلایا

ڈاکٹر چیک کر رہا تھا جب کے سب پریشانی سے کھڑے تھے

ڈاکٹر چیک کر کے ان سب کی طرف متوجہ ہوا

بہت زیادہ ٹینشن اور کسی صدمے کی وجہ سے یہ بیہوش ہو گئی ہیں کوشش کریں مزید انہیں کوئی ٹینشن نادیں ورنہ ان کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے ابھی تو میں کچھ میڈیسن لکھ دیتا ہوں

جی ڈاکٹر صاحب ہم کوشش کریں گے کہ اب یہ کوئی ٹینشن نالیں

چلیں میں چلتا ہوں پھر اگر ان کی حالت مزید حراب ہوئی تو آپ مجھے انفارم کر دیں ہو سکتا ہے انہیں ہسپتال ایڈمٹ کرنا پڑے (ڈاکٹر نے اگاہ کیا

بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب (احراز ان کو چھوڑنے چلا گیا جب کے شائل پاس ہی بیٹھ گئی حورین کے اور فرحت بیگم بھی

پتا نہیں حورین کو کیا ہو گیا ہے ہمارے گھر کو تو نظر ہی لگ گئی ہے کسی کی

ہستہ بستا گھرا جڑ گیا ہمارا (شائل روتے ہوئے بولی اور حورین کو دیکھا جس کی حالت بری تھی

سرخ و سفید رنگ زرد پر چکا تھا

بس بیٹا تقدیر میں بھی تھا اور ہونی کو کون ٹال سکتا ہے بس اب دعا یہی ہے کہ اور کچھ برا نا ہو اس گھر میں (فرحت بیگم نے نم لہجے میں کہا

اما آپ ایسا کریں اپنے کمرے میں چلی جائیں میں ہوں ادھر) شامل نے کہا

نہیں بیٹا میں ادھر ہی رہوں گی

تمہیں پتا ہے حورین کو بیماری کی حالت میں میری ضرورت ہوتی ہے (فرحت بیگم کے کہنے پر شامل چپ ہو گئی

تم جاؤ جا کر سو جاؤ میں ادھر ہی ہوں) (انہوں نے شامل کو کہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھ گئی

- ♥♥♥♥

ازلان کو پوری رات نیند نہیں آئی تھی میچینی حد سے زیادہ تھی لیکن وہ خود کو مضبوط رکھے ہوئے تھا

ابھی وہ ناشتہ کر کے مردانے کی طرف جا رہا تھا کہ پیچھے سے مہر کی آواز آئی

وہ روکا اور مڑا

بھائی جلدی چلیں ابھی نگین نے بتایا ہے کہ حورین رات کو بیہوش ہو گئی تھی (مہر پریشانی سے بولی

جب کے ازلان ابھی بھی چپ رہا

بھائی چلیں ناپتا نہیں حورین کی کیسی حالت ہے (وہ فکر مند تھی اسکے لئے

مہر آپ اپنے کمرے میں جاؤ (وہ بولا بھی تو بس اتنا اور یہ بولتی وقت اسے اپنی آواز گہری کھائی سے آتی ہوئی

معلوم ہو رہی تھی

پر بھائی آپ کیسے

مہر میں کیا کہ رہا ہوں کمرے میں جایں اپنے (مہر کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ درشت لہجے میں بولا  
مہر بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی اور پھر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی  
جب کے ازلاں خود پے قابو پاتا مردانے کی طرف بڑھ گیا  
وہ تیزی سے مردان خانے میں موجود بابا کے کمرے کی طرف جا رہا تھا  
جب دستک دینے کے لئے اٹھا ہاتھ اندر سے آتی آواز کی وجہ سے ہوا میں ہی رہ گیا  
-- ♥♥♥♥

احراز ابھی مراد صاحب کے پاس آیا تھا بات کرنے  
کیوں کے کل کی حورین کی حالت اور گھر کے حالات کے بعد اس نے کچھ سوچا تھا  
بڑے بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے (احراز نے کہا  
کیا بات ہے بیٹے) انہوں نے نرمی سے کہا  
بڑے بابا میں نے سوچا ہے کہ (اتنی بات کر کے وہ چپ ہو گیا  
کے کیا؟ انہوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا  
بڑے بابا میں نے سوچا ہے کہ مجھے کچھ دنوں کے لئے حورین کو لے کر یہاں سے چلے جانا چاہیے  
پر بیٹا کیوں) انہوں نے وجہ پوچھ  
کیوں کے بڑے بابا حورین کی حالت خراب ہے بہت اور ہم سب کے رشتوں میں بھی بہت سی غلط فہمیاں آچکی  
ہیں جو کے پہلے جیسے ہونے میں کافی وقت لگے گا

اور از لان کو بھی دکھ ہوتا رہے گا اگر میں یہاں رہا کیوں کے وہ مجھے قصور وار سمجھتا ہے اور غلطی کہیں نا کہیں میری ہے بھی اسلئے

اور جہاں تک بات مہر کی ہے تو اگر وہ میرے ساتھ جانا چاہے گی تو بھی اسکا فیصلہ ہو گا اور اگر وہ ادھر رہنا چاہے گی تب بھی

میں بس آپ سے پوچھنے آیا ہو بڑے بابا کے میں چلا جاؤں حورین کو ساتھ لے کر (ا حرا نے ساری بات کہ کر انکی طرف دیکھا جن کے چہرے پر سوچ کی لکیریں تھیں میرے خیال میں بھی یہ ٹھیک رہے گا اور مہر سے میں پوچھ لوں گا بیٹا جیسے اسکی مرضی ہوئی (کچھ لمحوں بعد انہوں نے کہا

جب کے باہر کھڑے از لان کے دماغ میں نئی سوچوں کے در کھل گئے تھے پیشانی کی رگیں تن گئی تھیں اور مٹھیاں بھیچ گئی تھیں

از لان غصے کی شدت سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

۔ کمرے میں آکر دھاڑ کی آواز سے دروازہ بند کیا۔ دماغ غم اور غصے کی شدت سے پھٹ رہا تھا۔

یک دم اسکی نظر سائینڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے پکچر فریم پر پڑھی۔ ارسلان نے ایک جھٹکے سے اسے ہاتھ مار کر زمین بوس کر دیا



شیشہ ٹوٹ چکا تھا

فرش پر ہر طرف کانچ کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے فریم کے ازلان کے ہاتھوں سے نکلنے والی خون کی بوندیں اس پکچر پر گر رہی تھیں ازلان کی نظر فریم میں محفوظ پکچر پر پڑھی۔ وہ اس فریم کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اس نے اس تصویر کو اٹھانا چاہا

تبھی ایک کانچ کا چھوٹا سا ٹکڑا ازلان کی انگلی میں چھب گیا۔ ازلان کے دل و دماغ میں جو جنگ چھری ہوئی تھی اس کے آگے تو یہ تکلیف کچھ بھی نہیں تھی۔ اس نے زخمی ہوتے ہاتھوں کی پرواہ کیے بغیر فوٹو فریم کو اٹھالیا۔ ہاتھوں سے نکلنے والی خون کی بوندیں ازلان کی تکلیف کا ثبوت دے رہی تھیں

۔ ازلان پکچر کو یک ٹک دیکھے جارہا تھا۔ پکچر میں اس کے ساتھ مہر اور حور موجود تھیں جو ایک خوشگوار یاد کو اجاگر کرتی تھی۔ شدت گریہ سے ازلان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اچانک ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اک منظر گھوم گیا۔

مہر یہ دیکھو یہ پھول ازلان کو پسند آس گے نا  
یار نہیں یہ نہیں پسند بھائی کو یہ وائٹ لی لی پسند ہیں  
کیا ہو رہا ہے کس کو کیا نہیں پسند (ازلان ہاتھ میں کیمرہ لیے ان کی طرف آیا اور پوچھا تھا

بھائی یہ دیکھیں حور آپ کے لئے پھول لائی ہے اور میں کب سے یہ سمجھا رہی ہوں کہ یہ پھول

ہاں ہاں یہ پھول تو مجھے بہت پسند ہیں (ازلان نے مہر کی بات کاٹتے ہوئے کہا جب کہ مہر حیران سی کھڑی تھی جس پر ازلان نے اس طرف دیکھتے ہوئے اپنی آنکھیں دہائی تو مہر کو بات سمجھ آئی بھائی ویسے ایک تصویر تو ہونی چاہیے نہ کہ آپ کے پسندیدہ پھولوں کے ساتھ (مہر نے ازلان کو چھیڑتے ہوئے کہا

جس پر اس نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی  
ہاں ازلان آئی تصویر لیتے ہیں تینوں (حور نے بھی کہا اور پھر تینوں نے اس خوبصورت لمحے کو کیمرے میں قید کر لیا

مسلسل موبائل کی رنگ بچنے کی وجہ سے وہ حال میں لوٹا  
اپنے ارد گرد بکھری چیزوں پر نظر پڑی تو اندر کی گھٹن اور زیادہ بڑھنے لگی  
اس نے موبائل اور کی چین اٹھائیں اور باہر کی طرف بڑھ گیا

--- ♥♥♥

ساری رات بے ہوش ہونے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو اپنے پاس ماما کو بیٹھے پایا  
کچھ دیر تو اسے لگی سمجھنے میں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا لیکن چند ہی لمحے لگے اس کے ذہن کو بیدار ہونے میں

حورین بیٹا تم ٹھیک ہو؟ (فرحت بیگم نے پریشانی سے پوچھا  
پر اس نے کوئی جواب نہ دیا اور ان کی طرف خاموشی سے دیکھتی رہی  
فرحت بیگم نے اس کی حالت کو سمجھتے ہوئے مزید کوئی پوچھ گچھ نہیں کی  
کہتی ہوئی باہر کی طرف بڑھیں ise حورین تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لئے ناشتہ لے کر آتی ہوں (وہ

جب کے حور نے ان کے جاتے ہی دوبارہ آنکھیں موند لیں ذہن پھر سے کل والی باتوں پر چلا گیا تھا  
رہے ہوئے آنسو پھر سے جاری ہو گئے تھے کچھ ہی لمحوں بعد دروازے پر ناک ہوا اس نے جلدی سے اپنے آنسو  
صاف کیے اتنے میں احراز کمرے میں آچکا تھا  
حور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی  
احراز اس کے پاس ہی بیٹھ کر بیٹھ گیا اور حورین سے بات کرنے کے لیے الفاظ تلاش کر رہا تھا جب کہ وہ خاموشی  
سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہی تھی

حورین بیٹا میں نے آپ سے کچھ بات کرنی تھی  
حورین نے کوئی جواب نہ دیا وہ خاموشی سے احراز کی بات کرنے کا انتظار کر رہی تھی

بیٹا میں نے حالات کے پیش نظر کچھ سوچا ہے یہ تم بھی جانتی ہوں کہ ہم سب لوگ کتنے قریب تھے (وہ اتنا کہہ کر

ایک دفعہ پھر چپ ہو گیا ایسے لگ رہا تھا جیسے اسے بولنے میں مشکل ہو رہی ہو  
کچھ لمبے خاموش رہنے کے بعد وہ پھر سے بولا

ہم سب نے بہت سارا وقت ایک ساتھ گزارا ہے مجھے نہیں لگتا کہ شاید ہی کبھی اس طرح کے لمحات دوبارہ ہماری  
زندگی میں آئیں جو تلیخیاں جو رنجشیں جو اختلافات اب ہمارے رشتوں میں آچکے ہیں اس کے اور تمہاری حالت  
کی پیش نظر کچھ سوچا ہے میں نے

کیوں کہ تمہاری ایسی حالت نہیں ہے کہ تم اور تکلیف برداشت کر سکو اور ہم سب نہیں چاہتے کہ کسی اور مشکل کا  
سامنا کرنا پڑے

وہ بول کر پھر ایک دفعہ چپ ہو گیا جب کہ حور شش و پنج میں مبتلا تھی کہ احراز کیا کہنا چاہتا ہے

بھائی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا (حور نے الجھن سے کہا

میں نے سوچا ہے کہ میں تمہیں لے کر یہاں سے کچھ عرصہ کے لئے چلا جاؤں کیوں کہ یہ تمہارے حق میں بہتر  
ہے اگر تم یہاں رہیں تو تمہاری حالت اور بگڑ سکتی ہے (اس کی بات سن کر وہ گوگو کی کیفیت میں آگئی آنکھیں  
لیکھت آنسوؤں سے لباب بھر گئیں

احراز اسے خاموش دیکھ کر ایک دفعہ پھر گویا ہوا

حورین کوئی تم پر زبردستی نہیں ہے جو تمہارا فیصلہ ہو گا ہم سب کو منظور ہو گا تم سوچ لو کہ تم نے کیا کرنا ہے

(احراز نے اسے چپ دیکھ کر کہا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتا باہر چلا گیا

جب کے وہ تو سکتے میں آگئی تھی



اذلان گھر سے گاڑی لے کر نکل آیا تھا وہ بہت ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا اور بے مقصد سڑکوں پر گھوم رہا تھا  
دل اور دماغ کی مسلسل جنگ سے تنگ آچکا تھا

ابھی اس کی نظر اپنے مسلسل بچتے فون کی طرف بڑھی

نمبر دیکھا تو بابا کا تھا اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کال پک کر لی

اذلان کہاں ہو تم بیٹا کب سے کال کر رہا ہوں (فون میں مراد راؤ کی پریشان سی آواز ابھری

ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ نظر بالکل اسکی گاڑی کے سامنے آتے بچے پڑ پڑی

اذلان نے بچے کو بچانے کے لئے جلدی سے گاڑی کو دوسری طرف موڑا جو کے سیدھا جا کر درخت میں لگی اذلان

کا سر بری طرح ڈیش بورڈ سے ٹکرایا تھا اور کچھ ہی لمحوں بعد وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا

ہاسپٹل کے کمرے میں مراد راؤ ضرار راؤ اور احراز کھڑے تھے اس وقت اذلان تقریباً ہوش میں آ گیا تھا۔

بیٹا کیسا محسوس کر رہے ہو اب (مراد صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شفقت سے کہا

بہتر ہوں بابا پریشان نہ ہوں آپ (اذلان نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

بیٹا درد تو نہیں ہو رہی (مراد صاحب کے پیچھے ہوتے ہی ضرار نے پوچھا

نہیں چاچو (اس نے مختصر جواب دے کر آنکھیں موند لیں جیسے مزید کوئی بات نہ کرنا چاہتا ہوں

اور اس سب میں احراز کو مکمل نظر انداز کیا



ازلان کو زیادہ چوٹیں نہیں لگی تھیں سر پر چوٹ لگی تھی جو کے زیادہ گہری نہ تھی اس وجہ سے ڈاکٹر نے دو گھنٹے بعد ہی اسے چھٹی دے دی

وہ سب ازلان کو لے کر کچھ دیر میں گھر آ گئے  
ازلان بیٹا تم ٹھیک ہونا زیادہ تو نہیں لگی نہ (ازلان کی ماما نے فکر مندی سے پوچھا

وہ اس وقت ازلان کے کمرے میں اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں  
میں ٹھیک ہوں ماما آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں (اس نے انہیں مطمئن کرنا چاہا  
بیگم مراد کے دل میں خوف سا پیدا ہو گیا تھا جب انہوں نے ازلان کے ایکسیڈنٹ کی خبر سنی  
تب سے وہ مسلسل ٹینشن میں تھی  
ا اور اب ازلان کو اپنے سامنے دیکھ کر تھوڑا حوصلہ ہوا تھا لیکن اس کے سر کی چوٹ کو دیکھ کر وہ فکر مند ہو گئیں  
تھیں

بیٹا اب اٹھنا نہیں تم نے یہ نہ ہو کہ آپ گرجاؤ کہیں ابھی چوٹ کی وجہ سے چکر آئیں گے  
ماما آپ کیوں اتنی فکر کر رہی ہیں میں ٹھیک ہوں اب کچھ نہیں ہوتا  
ازلان نے ان کی اتنی فکر مندر پر مسکراتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بیٹا میں مہر کو بھیجتی ہوں اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو اسے بتاؤ (بیگم مراد نے اٹھتے ہوئے کہا  
ٹھیک ہے ماما

ماما باہر گئیں تو اس نے آنکھیں موند لیں کچھ ہی دیر بعد کھٹکے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں  
تو مہر کھڑی تھی

ارے مہر آؤ نا (ازلان نے مسکرا کر کہا کیوں کے اسکی سرخ آنکھیں رونے کی چغلی کھا رہی تھیں

بھائی آپ ٹھیک ہیں نا (مہر نے ازلان کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

میں ٹھیک ہوں مہر آپ پریشان نا ہوں (ازلان نے کہا

مہر نیچے منہ کیے بیڈ شیٹ پر انگلی پھیر رہی تھی

مہر ب ادر میری طرف دیکھو بیٹا (ازلان نے اسکی تھوڑی پکڑ کر منہ اونچا کرتے ہوئے کہا

آپ رو رہی تھی (ازلان نے خفگی سے کہا

ازلان کے پوچھنے پر مہر کی آنکھیں بھر آئیں اور اگلے ہی لمحے وہ ازلان کے سینے سے لگی ہچکیوں کے ساتھ رو رہی  
تھی

مہر کیا ہو گیا ہے میں ٹھیک ہوں (ازلان نے اس کے کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا

بھائی میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی مجھے لگا حماد بھائی کی طرح آپ کو بھی نہ کھودوں (مہر نے ہچکیوں کے درمیان بات مکمل کی

اچھا اب تو میں ٹھیک ہوں نہ ہو اب تو آپ کے سامنے ہوں دیکھو مجھے کچھ بھی نہیں ہوا  
اب چپ کرو ورنہ میں نے آپ سے ناراض ہو جانا ہے (ازلان نے اس کو خود سے الگ کیا اور اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا  
چلو اب سائل کرو  
مہر نے سائل کی جس پر ازلان نے مسکراتے ہوئے۔ اسکے بال بکھیرے  
(thats like my sister) دٹس لائک مائے سسٹر  
اچھا آپ آرام کریں اب  
مہر نے اٹھتے ہوئے پردے سارے آگے کیے اور باہر لائٹ آف کرتی باہر نکل گئی)

جب کے ازلان آنکھیں موند کے لیٹ گیا اور شانہ یہ دوا یوں کا اثر تھا کہ وہ جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گیا

- ♥♥♥

حورین کو جب سے پتا چلا تھا وہ مسلسل رو رہی تھی دل مسلسل بے چین تھا حالانکہ احراز نے بتایا بھی تھا

کہ اب ازلان ٹھیک ہے لیکن اسے پھر بھی یقین نہیں آرہا تھا  
اب سب کو یہ فکر تھی

کہیں اسکی طبیعت رونے کی وجہ سے زیادہ خراب نا ہو جائے ابھی اسے پتا چلا کہ ازلان آگیا ہے

تو وہ جلدی سے اسکے کمرے کی طرف بڑھی  
دروازہ کھولا تو سامنے ہی وہ بیڈ پر سویا ہوا نظر آیا

حورین چلتی ہوئی بیڈ تک آئی  
اسکو دیکھ کر آنسو گال بھیگوانے لگے

ازلان کے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی رنگ زرد ہو رہا تھا  
سوتے ہوئے اسکے نقوش جو پچھلے کئیں دنوں سے ہر وقت تنے رہتے تھے  
اس وقت بالکل نارمل تھے بالکل مسوم لگ رہا تھا وہ

حورین نے ہاتھ بڑھا کر اسکی پیشانی پر بندھی پٹی پر پھیرا  
آپ کو کیا ہو گیا ہے از لان آپ ایسے کیوں ہو گئے ہیں

آپ آپ کو کچھ ہو جاتا اگر تو آپ کی حور کہاں جاتی کیسے زندہ رہتی  
وہ روتے ہوئے سوئے ہوئے از لان سے مخاطب تھی جو دنیا جہاں سے غافل ہو کر سو رہا تھا)

آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور حور کی آنکھوں سے نکل کر از لان کے ہاتھ پر گر رہے تھے

حورین از لان کا اس دن کا رویہ بھولی نہیں تھی  
کچھ دیر اور وہ اسکے پاس بیٹھی رہی اور پھر اسکے اٹھنے سے پہلے ہی واپس آ گئی  
- ♥♥♥♥

مہر آکر اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی رکے ہوئے آنسو پھر سے جاری ہو گئے تھے

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کے کیا کرے اب کیا ہو گا اسکے اور احراز کے رشتے کا



کیا وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ رہ لے گی جسکو اسکا بھائی قاتل سمجھتا ہے

کیا وہ اپنے بھائی کی بات مان کر احراز جو کے اسکا شوہر ہے اسے چھوڑ دے گی

سردرد سے پھٹا جا رہا تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے  
اسکی زندگی میں تو خوشیاں آنے سے پہلے ہی لوٹ گئیں تھیں  
اور دوسری طرف احراز اپنے کمرے میں بیٹھا وہ مسلسل سوچ رہا تھا اپنے اور مہر کے رشتے کے بارے میں

ازلان جتنے غصے میں ہے وہ جانتا تھا کہ وہ کبھی بھی مہر کو واپس نہیں بھیجے گا اور یہ رشتہ حتم کرے گا

اور کیا مہر بھی ایسا چاہے گی وہ بھی چھوڑ دے گی اسے  
اور اگر یہ یہاں سے حورین کو لے کر چلا گیا اور مہر ناگئی تو وہ مہر کو ہمیشہ کے لئے کھو دے گا

مختلف سوچوں کے درکھلے ہوئے تھے اسنے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی  
اس نے سوچ لیا تھا کہ اب مہر سے بات کرے گا

--❤❤❤

کیسی طبیعت ہے اب بیٹے  
ابھی رات کے وقت مراد صاحب ازلان کے کمرے میں اس سے اسکی طبیعت پوچھ رہے تھے)

ٹھیک ہے بابا (ازلان نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا  
بابا میں نے آپ سے کچھ بات کی تھی (کچھ لمحوں بعد ازلان نے کہا

ازلان کوئی اور راستہ نہیں نکل سکتا (ان کے لہجے میں التجا تھی  
بابا ہے نا میں نے کہا تھا نا اگر آپ کو نہیں منظور تو دوسری شرط بھی ہے پر وہ آپ سب کے لئے زیادہ مشکل ہوگی

ازلان نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا)  
کچھ دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی جسکو مراد راؤ کی آواز نے توڑا

ٹھیک ہے کرتا ہوں بات میں ضرار سے  
بابا انکو یہ بھی بتا دیجئے گا میں کل ہی نکاح کرنا چاہتا ہوں (ازلان کی بات پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئے

ازلان اتنی جلدی کیسے تم ٹھیک تو ہو جاؤ (انہوں نے اسے سمجھانا چاہا

بابا جلدی والی کوئی بات ہے کرنا تو پھر کل کیوں نہیں اور میں چاہتا ہوں کے میں جلد از جلد یہ نکاح کر لوں  
(ازلان کے کہنے پر وہ چپ کے چپ رہ گئے)

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

آج کے حادثے سے وہ ڈر گئے تھے اور اسی وجہ سے انہوں نے ازلان سے حامی بھری تھی  
کے شائد اس سب سے اور حورین کے ساتھ سے وہ پہلے کی طرح ہو جائے شائد حورین اسے سمجھال لے

لیکن انھیں یہ نہیں تھا پتا کہ جو ہم سوچتے ہیں ہمیشہ وہ نہیں ہوتا

مراد۔ راؤ ضرار راؤ اور احرارز تینوں اس وقت مردان خانے میں بیٹھے ہوئے تھے  
مراد راؤ کسی نقتے کو گھور رہے تھے جیسے بات کرنے کے لئے الفاظ تلاش کر رہے ہوں

بھائی صاحب سب خیریت ہے آپ کچھ بات کرنا چاہتے تھے (بلا ضرار راؤ نے ہی اس خاموشی کو توڑا

ہاں سب خیریت ہے (وہ اتنا کہ کر چپ ہو گئے  
ضرار میں اگر آج تم سے کچھ مانگوں تو دو گے

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ بولے تھے اور لہجے میں التجائی تھی)

بھائی صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں میرا سب اچکا ہی تو ہے (ضرار صاحب نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے  
اپنا نیت بھرے لہجے میں کہا

ضرار میں حورین بیٹی کو ازلان کے لئے مانگنا چاہتا ہوں (انہوں نے ضرار راؤ کے چہرے کے تاثرات دیکھتے  
ہوئے کہا

جب کے ضرار صاحب اور احراز تو بالکل حیران تھے ان حالات میں تو وہ اس بات کی توقع کر ہی نہیں سکتے تھے

بھائی صاحب حورین آپ کی ہی بیٹی ہے لیکن حالات تھوڑے ٹھیک ہو لینے دیں (انہوں نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے کہا

میں جانتا ہوں لیکن ازلان یہ چاہتا ہے میں تو خود پریشان ہوں کے وہ کرنا کیا چاہتا ہے (مراد صاحب نے پریشانی سے پیشانی مسلتے ہوئے کہا

اذلان کہتا ہے لیکن کیوں بڑے بابا مطلب پہلے تو اسنے کبھی نہیں ذکر کیا اس سب کا (اب کی بار احراز بولا

جب سے حماد والا حادثہ ہوا ہے تو تب اس نے مجھے بولا تھا کے اگر ہم سب چاہتے ہیں کے اور کوئی بد مزگی نا ہو تو اسکا نکاح حورین سے کرنا ہو گا ورنہ دوسری صورت میں وہ کچھ بھی کر سکتا ہے

ان کی بات سن کر ضرار راؤ نے بے اختیار لب بھینچے  
دیکھو ضرار مجھے لگتا ہے



کے ازلان کی بات ماں لینے سے شائد رشتوں میں جو دوریاں آگئی ہیں وہ ختم ہو جائیں گی  
اور میرے خیال میں حورین ہی وہ واحد ہے جو ازلان کو سمجھا لے سکے (مرا دراونے سمجھانا چاہا

میرے خیال میں بھی بابا یہ ٹھیک رہے گا شاید اس سے ہم سب میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں وہ ختم ہو جائیں  
(احراز نے بھی تائید کی

بھائی صاحب مجھے کچھ وقت درکار ہے سوچنے کے لئے اور پھر حورین کی مرضی کے بغیر تو کچھ نہیں ہو سکتا (ضرار  
صاحب نے کہا

ضرار ازلان کا کہنا ہے کہ اسے ایک دن کے اندر اندر نکاح کرنا ہے اور سچ پوچھو تو آج کے واقع کے بعد میں بہت  
پریشان ہو گیا ہوں اور جہاں تک حورین کی بات ہے

تو مجھے امید ہے کہ وہ ہم سب کے فیصلے کا پاس رکھے گی پھر بھی اگر اسے کوئی اعتراض ہوا

تو وہ اس کا حق ہے اور ہم میں سے بات کرنے کی بجائے مہر اور شائل اس سے بات کریں تو زیادہ بہتر ہو گا (انہوں  
نے رساں سے سمجھایا

ٹھیک ہے بھائی جان حورین آپ کی بیٹی ہے آپ کو پورا حق ہے اسکے لئے فیصلہ کرنے کا اور از لان اسے میں جانتا ہوں

میرا بیٹا ہے وہ مجھے کوئی اعتراض نہیں اس پر اور احراز کو بھی نہیں ہوگا (انہوں نے کہتے ہوئے احراز کی طرف دیکھا جو کے انکی

دیکھ کر مسکرا رہا تھا

مراد راؤ کو اک سکون سا مل گیا تھا ضرار کی رضامندی سن کر کچھ دیر اور باتیں کرنے کے بعد احراز اور ضرار صاحب چلے گئے تو مراد راؤ نے پر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں

-- ♥♥♥♥

مہر بابا کے کہنے پر حورین کے پاس آئی تھی اسکے کمرے میں آئی تو سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی مہر کو دیکھتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئی

آؤنا مہر (اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا مہر حورین کے کہنے پر آکر اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی

کیسی طبیعت ہے اب (مہرنے پوچھا

ٹھیک ہوں پہلے سے اب تو از لان کیسے ہیں (حورین کے لہجے میں بے چینی تھی  
ٹھیک ہیں بھائی پہلے سے (مہرنے کہا

حورین تم سے بات کرنی تھی (مہرنے تھوڑا جھجھکتے ہوئے کہا  
ہاں کرونا

حورین اگر اس گھر کے بڑے تمہارے لئے کوئی فیصلہ لیں تو کیا تمہیں ان کا فیصلہ منظور ہو گا (مہر کے کہنے پر حور  
نے حیرانی سے دیکھا

کیا کہنا چاہتی ہو مہر صاف صاف بولونا (اس نے الجھتے ہوئے کہا  
حورین اس گھر کے بڑوں نے از لان بھائی کے ساتھ تمہارے نکاح کا فیصلہ کیا ہے  
مہر کے کہنے پر حور پر تو گویا آسمان گر گیا ہو جب کے مہر اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی)

مہر یہ کیا کہ رہی ہو میں اور از لان کیسے اور از لان کو۔ پتا چلا تو وہ تو فوراً منع کر دیں گے (حور اپنی حیرت پر قابو پاتے  
ہوئے بولی

حورین بھائی نے ہی کہا ہے سب کو بھائی خود چاہتے ہیں یہ (مہر نے اسے اگاہ کیا  
لیکن مہر ایسا کیسے ممکن ہے میرا تو سر سوچ سوچ کر پھٹا جا رہا ہے (حورین نے بے بسی سے کہا

تم سوچ لو حورین اور تم خود بھائی کو جانتی ہو پر یہ یاد رکھنا کہ سب کو تم سے ہاں کی امید ہے

پر مہر (حور نے کچھ کہنا چاہا پر مہر نے اسکی بات کاٹ دی  
تم ٹینشن نالو ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی حورین بس سب کچھ اچھا ہو گا

اور اب تم آرام کرو میں چلتی ہوں (مہر کہتی ہوئی اٹھی اور اسکا گال تھپتھا کر باہر نکل گئی  
جب کے حور سوچوں کے بھنور میں پھنس گئی

- ♥♥♥♥

مہر راہداری عبور کر کے دوسری حویلی کی طرف جا رہی تھی کے پیچھے سے اخرا کی آواز آئی

مہر کو (مہر نے آواز سن لی تھی پر رکی نہیں  
مہر کو مجھے تم سے بات کرنی ہے (اب کی بار اخرا نے سختی سے کہتے ہوئے اسکا بازو پکڑ لیا

چھوڑیں مجھے نہیں کرنی میں نے آپ سے کوئی بات (مہرنے کہتے ہوئے اپنا بازو اخراج کی گرفت سے آزاد کروانا  
چاہا لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی

مہر میری بات سنو کب تک تم یونہی ادھر رہو گی اپنے گھر نہیں آنا کیا (گرفت کے برعکس لہجہ نرم تھا

کچھ وقت کچھ وقت تو دیں احراز کے جو سب کچھ ہمارے ساتھ ہوا وہ بھول جائے  
مجھے اور جب وہ سب مجھے بھول گیا تو تب میں بھی آ جاؤں گی (مہرنے کہتے ہوئے اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد  
کروایا جو اسنے کر بھی دیا

احراز کو وہی چھوڑ کر وہ اپنی حویلی کی طرف چلی گئی

- ♥♥♥♥

اگلے دن جمعہ تھا اور نکاح جمعے کی نماز کے بعد رکھا گیا تھا جب سب جمعہ کی نماز ادا کر کے آئے تو بس قاضی کا  
انتظار تھا

ازلان نے بلیک کھدر کا سوٹ ڈالا ہوا تھا اور اوپر براؤن کلر کی شال لی ہوئی تھی داڑھی تھوڑی بڑھی ہوئی تھی



جس میں وہ اور بھی وجہ لگ رہا تھا

اور دوسری طرف حورین جو کے ٹینشن کی وجہ سے پوری رات سو نہیں سکی تھی وہ ازلان کا اس دن کا سخت رویہ ہی نہیں بھول پارہی تھی

اور اب بھی اگر وہ ویسا ہی رہا تو  
اور اس تو آگے سوچتے ہی اسکی جان نکل رہی تھی  
حورین چلو شاباش یہ کپڑے ڈال لو ابھی تھوڑی دیر تک قاضی صاحب آتے ہونگے  
شائل کمرے میں آتے ہوئے بولی  
جب کے حورین حیران تھی

شائل آپنی کیا مطلب ہے آپکا مہر نے تو بولا تھا کہ میں سوچ کے جواب دوں تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے (وہ حیران ہوتی بولی

حور میری پیاری بہنا اب کیا کہہ سکتے ہیں ازلان کی ضد ہے اور حالات بھی ایسے ہیں  
اسلئے سب جلدی جلدی ہوا

اب تم جلدی سے چیلنج کر آؤ قاضی صاحب آتے ہوں گے (شائل نے بت بنی حور کے ہاتھ میں کپڑے تھماے وہ واشر و م کی طرف بڑھ گئی)

وہ چیلنج کر کے آئی تو تب تک مہر بھی آپچی تھی  
شائل اور مہر نے اسکا ہلکا پھلکا میک اپ کیا جس میں بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو (ان دونوں نے اسے دیکھ کر بے ساختہ کہا  
کچھ ہی دیر میں قاضی صاحب آگئے ازلان کی طرف سے ہو کر  
اور اب حور کی باری تھی

حورین ضرار ولد ضرار آؤ کیا آپ کو ازلان مراد ولد مراد آؤ کی زوجیت میں حق مہر ایک کروڑ سکہ رائج الوقت  
یہ نکاح قبول ہے

قاضی صاحب بول رہے تھے جب کے حور کی آنکھوں کے سامنے تو بچپن سے لے کر اب تک سارے ازلان  
کے ساتھ گزارے گئے خوبصورت لمحات یاد آرہے تھے

اے اختیارات اسی شخص کو دینا اور اب اپنی پوری زندگی

کچھ دیر جب وہ نابولی تو احراز نے اسے باہوں کے حلقے میں لیا

حورین بولو بیٹا (اسنے پیار سے بلایا

حورین نے ضبط کی انتہا کو چھوتے ہوئے کہا

قبول ہے (اور یہی اسکے آنسو ساری حدیں توڑ جڑ نکل گئے تھے

پھر دوسری اور تیسری دفع قبول ہے بولتے ہوئے وہ ہچکیوں کے ساتھ رودی تھی

اور اپنے ساتھ دوسروں کی آنکھیں بھی نم کر گئی

نکاح ہوتے ہی حورین ہچکیوں کے ساتھ رودی اور اپنے ساتھ سب کی آنکھیں نم کر گئی روتے روتے ہی وہ احراز

کی باہوں میں جھول گئی

حورین حورین (مہر اور شامل جلدی سے آگے بڑھی

سب ایک دم پریشان ہو گئے حورین کو اٹھانے کی کوشش

منہ پے پانی کے چھینٹے مارے تو اسنے ہر برا کر آنکھیں کھول دیں

اور پاس بیٹھی مہر کو دیکھ کر اسکے گلے لگ کے رودی

حورین چپ کرویار کیا ہو گیا ہے (مہرا کے بال سہلاتی ہوئی بولی

پر حورین پر کوئی اثر نہیں تھا وہ مسلسل رو رہی تھی  
دل میں ڈر غالب آ رہا تھا اک دھڑکا سا لگا ہوا تھا دل میں کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی

جب دل ہلکا ہوا تو خود ہی مہر سے الگ ہوئی  
چلو شاباش اب رونا نہیں پہلے ہی رو رو کر بھوتی لگ رہی ہو (شائل نے اس کے پھیلے ہوئے کا جل کی وجہ سے کہا

جس پر حورین مسکرا بھی ناسکی  
کچھ کھاؤ گی حورین (مہر نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے پوچھا  
نہیں دل نہیں کر رہا (حورین نے اداس لہجے میں کہا

کیوں دل نہیں کر رہا نا تم نے رات کو کچھ کھایا ہے اور نا صبح (شائل نے اسے گھورتے ہوئے کہا

آپی سچ میں دل نہیں ہے جب دل ہوا کھالوں گی (حورین نے شائل سے کہا  
اچھا ٹھیک ہے

مہر تائی امی نہیں آئیں  
حورین نے شامل کے جاتے پوچھا )  
نہیں اب انہوں نے تمہارا دیکھ بھی تو کرنا تھا نا آخر ان کی چیمٹی جو ہو (مہر نے مگن سے انداز میں کہا

اور حورین اسکی تورنگت ہی متغیر ہو گئی تھی مہر کی بات سن کر

کیا مطلب ویکم ابھی تو صرف نکاح ہوا ہے نا (حورین کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کے کیسے بات کرے

حورین میری بہن دیکھو صرف نکاح نہیں رخصتی بھی طے ہوئی ہے

آج ہی اور بس اس گھر سے اس گھر ہی تو جانا ہے نا

مہر نے اسکی حالت کے پیش نظر ہلکے پھلکے انداز میں کہا )

مہر تم نے تو کہا تھا نکاح ہو گا پھر کیسے میں نے نہیں کرانی مہر تم تو سمجھو

حورین نے روتے ہوئے مہر کے ہاتھ پکڑے )

جب کے مہر سوچ میں پر گئی کے اب کیا کرے

مہر میں کیا کروں یہ سب اتنی جلدی ہو رہا ہے کے میرا دماغ قبول ہی نہیں کر رہا اس سب کو

وہ ہنوز روتے ہوئے بولی )



اچھا میں کرتی ہوں بات تم چپ کرو پلینز (مہرنے اسے دلا سہ دیا اور خود باہر چلی گئی

اس نے جا کے بابا سے بات کی انہوں نے بھی بات کر کے دیکھ لی لیکن حورین نامانی اور جب از لان کو معلوم ہوا  
تو وہ بابا کو یہ کہہ کر میں آتا ہوں

اندر کی جانب چل دیا  
مہر اور شامل اسے سمجھا سمجھا کے تھک گئی تھیں لیکن وہ رونے کے ساتھ مسلسل انکار کر رہی تھی

دروازے پر نوک ہوا تو تینوں نے دروازے کی جانب دیکھا  
مہر اور شامل آپ کو شائد باہر بلارہے ہیں (از لان نے فوری طور پر بہانہ بنایا

وہ دونوں سر ہلا کر باہر کی جانب بڑھنے لگیں  
پر حورین نے مہر کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا

مہرنے اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھوں میں التجا تھی بے بسی تھی

اور پھر ازلان کی طرف دیکھا جو کے مہر کے جانے کا منتظر تھا  
اس نے نرمی سے حورین کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے چھڑایا اور باہر نکل گئی  
جب کے حورین مہر کے جاتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی  
ازلان نے دروازہ بند کیا اور قدم بہ قدم چلتا اس سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہو گیا

حورین کو دیکھا جس نے سکن کلر کی فراک کے ساتھ ریڈ کلر کا دوپٹہ لیا ہوا تھا

چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا میک اپ پورا پھیل چکا تھا  
جب کے حورین وہ تو اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی آج اک نیا رشتہ جڑ گیا تھا اسکے ساتھ اس سے شرم بھی بہت  
آ رہی تھی

کیوں نہیں بات مان رہی سب کی (بلا خروہ بولا لیکن آج اس کا لہجہ اجنبیت لئے ہوئے تھا

حورین نے بس ایک دفع نظریں اٹھا کے اسے دیکھا پر بولی کچھ بھی نہیں

کیا پوچھ رہا ہوں میں (اب کی بار اسکے لہجے میں سختی تھی

کر تولی ہے آپ نے اپنی مرضی اب کیا میرا اتنا حق بھی نہیں ہے  
اب کی بار حورین بھی چپ نارہی اور آنسو پھر سے بہنے شروع ہو چکے تھے)

حورین کی بات سنتے ہی ازلان نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا

کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے (حورین نے اپنے آپ کو چھوڑاتے ہوئے کہا  
دل ایسے تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا

ازلان نے اس کے بازوؤں پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی  
حورین بیگم کونسے حق کی بات کر رہی ہو تم شاید تم بھول رہی ہو  
کے ابھی کچھ دیر پہلے تم نے اپنے سارے حقوق میرے نام کر دیے ہیں تو پھر کون سے حق کی بات کرنی ہے تم  
نے۔ اسلئے چپ چاپ سب کی بات مانو اور چلو  
وہ اسکے بازوؤں پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بول رہا تھا)  
جب کے حورین اسکی گرفت سے نکلنے کے لئے مسلسل مزاحمت کر رہی تھی

نہیں مانوں گی میں کسی کی بھی بات کر لیں آپ نے کرنا ہے (حورین بھی بے خوفی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتی

ہوئی بولی

ٹھیک ہے تم اپنی مرضی کرو پھر پر یہ یاد رکھنا تمہارا پیارا بھائی کل کا سوچ نہیں دیکھ سکے گا اور اسکے بعد تم تو ویسے ہی میرے نکاح میں ہو پھر جو میں تمہارے ساتھ کروں گا وہ تم سوچ بھی نہیں سکتی وہ غرا کے بول رہا تھا آنکھوں سے شولے نکل رہے تھے اور اسکی انگلیاں جیسے حورین کے بازوؤں میں دھنس گئیں تھیں

اور حورین وہ تو اسکی باتیں سن کر سکتے میں آگئی تھی اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے دس منٹ کے اندر نیچے آو ورنہ پھر کل کے لئے تیار رہنا

ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا جب کے حورین تو کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح نیچے بیٹھتی چلی گئی

بازوؤں پر اسکی انگلیوں کے نشان تھے آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے ازلان کے جانے کے بعد حور وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی دل کے سارے حدشات سہی نکلے تھے

جس چیز سے ڈر لگ رہا تھا وہی ہو گئی تھی اگر وہ ازلان کی بات نامانے تو پھر جو وہ کہ کر گیا ہے وہ ضرور کرے گا اتنا تو وہ اسے جانتی تھی کے اگر وہ کسی ضد پے آجائے تو وہ کام کر کے رہتا ہے

اور اگر اسکی بات مان لی تو وہ کیا کرے گا اسکے ساتھ جو اسے اس کے کمرے میں آکر دھمکا گیا ہے وہ تب کیا کرے گا جب وہ اسکے گھر جائے گی

مسلسل روتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی اگر آگے کھائی تھی تو پیچھے کنواں تھا وہ ویسے ہی بیٹھی رو رہی تھی جب شامل کمرے میں داخل ہوئی

حورین کیا ہو اگڑیا ادھر روکیوں رہی ہو اور ایسے کیوں بیٹھی ہو (شامل پریشانی سے آگے بڑھی

کک کچھ نہیں آپ آپنی (حورین نے جلدی سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور نامحسوس طریقے سے اپنے بازؤں پر پڑے نشانوں کو چھپانے کی کوشش کی وہ کسی بھی صورت شامل یا کسی اور کو بتا کر پریشان نہیں کر سکتی تھی پھر ادھر کیوں بیٹھی ہو اور اذلان بھائی نے تو کچھ نہیں کہا تم سے شامل نے کڑی نظروں سے استفسار کیا )

نہ نہیں کچھ نہیں کہا انہوں نے (حورین جلدی سے بولی اور اٹھ کر جا کے بیڈ پر بیٹھ گئی



حورین میری بہن سب انتظار کر رہے ہیں باہر مان جاؤ نا (شائل نے اک اس سے پوچھا

ٹھیک ہے آپنی مجھے منظور ہے آپ سب کی بات (حورین نے کہتے ہوئے سر جھکا کر آنکھوں میں آنے والی نمی کو روکا

کوئی اس سے پوچھتا کہ وہ بے بسی کے کس مقام پر کھڑی ہے  
دل میں ڈر کنڈلی مار کے بیٹھ گیا تھا لیکن اپنی فیملی اپنے جان سے عزیز بھائی کے لئے وہ اپنی زندگی قربان کرنے لگی تھی

کچھ ہی دیر بعد مہر اور شائل نے اسے شال اوڑھائی باہر لے آئیں  
سب سے مل کر اور خوب رو کر وہ قرآن مجید کے سائے تلے رخصت ہو کر گاڑی میں بیٹھی  
جہاں اسکے ساتھ مہر تھی اور آگے ہی وہ ظالم بیٹھا ہوا تھا  
کچھ ہی دیر بعد گاڑی رکی مہر اتری اور حورین کو بھی باہر نکلنے میں مدد دی

وہ لوگ حماد کی قبر پر آئے تھے از لان نر حماد کی قبر پر پھول رکھے

تینوں کی آنکھیں نم تھیں قبر پر دعا کرنے کے بعد انہوں نے واپسی کی راہ لی  
واپسی کا سفر بھی خاموشی سے کٹا جب گھر آئے تو تائی امی ان کا انتظار کر رہی تھیں

ازلان تو سیدھا مردان خانے کی طرف چلا گیا  
تائی امی نے حورین کی پیشانی پر بوسا دیا اور اسے اپنے ساتھ لگے کمرے میں لے آئیں

میری بیٹی خوش تو ہے نا (تائی امی نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا

جی تائی امی (حورین نے آہستگی سے جواب دیا  
حورین بیٹا مجھے پتا ہے کہ یہ سب اتنی جلدی ہوا ہے کہ آپ کو یہ سب قبول کرنے میں مشکل ہوگی

لیکن بیٹا حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ یہ سب اتنی جلدی کرنا پڑا اور ویسے بھی آپ تو میری اچھی بیٹی ہونا آپ  
تو سمجھدار ہو

تھوڑی مشکل ہوگی ابھی لیکن بیٹا آہستہ آہستہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے بس تم کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نا چھوڑنا  
سمجھ رہو ہونا بیٹا (پیارے سمجھاتے ہوئے انھوں نے آخر میں تاکید چاہی

جس پر حورین نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی  
یہ میری طرف سے تحفہ ہے تمہارے لئے (انہوں نے خوبصورت سونے کے کنگن نکال کر حورین کی کلائیوں  
میں پہناے

شکریہ تائی امی (حورین نے حلوص دل سے کہا  
پھر تائی امی کے کہنے پر ہی اسنے تھوڑا سا کھانا کھایا اور کچھ دیر اور باتوں کے بعد تائی امی نے کہا

بیٹا اب تم تھک گئی ہو گی کمرے میں چل کر آرام کرو (تائی امی کے کہنے پر ایک دم حورین کا رنگ زرد ہوا  
مہرنے اسے از لان کے کمرے میں چھوڑا

تمہیں دنیا کی ساری خوشیاں دیں (مہرنے اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا نئی زندگی بہت بہت مبارک ہو اللہ

اچھا اب بھائی آتے ہوں گے تم آرام کرو (مہر پیار سے اسکا گال تھپتھپاتی ہوئی باہر نکل گئی

جب کے مہر کے جاتے ہی حورین نے کمرے کی طرف نگاہ دورای

وہ لاتعداد دفع اس کمرے میں آئی تھی لیکن اب سب بدل گیا تھا  
اس نے تو کبھی اس بارے میں سوچا بھی نہیں تھا اور ابھی تو اس نے اپنی زندگی میں بہت کچھ کرنا تھا لیکن ہم ہمیشہ جو  
سوچتے ہیں وہ تو نہیں ہوتا

کبھی کبھی تو ہماری زندگی میں وہ سب کچھ ہو جاتا ہے جو ہمارے گمان میں بھی نہیں ہوتا  
- ♥♥♥

وہ گاڑی سے اتر کر سیدھا اپنے اس طرف والے کمرے میں آ گیا تھا  
ازلان مسلسل سگریٹ پے سگریٹ پھونک رہا تھا وہ کبھی بھی سگریٹ کا اتنا عادی نہیں تھا لیکن اب تو وہ کافی دنوں  
سے بہت زیادہ پی رہا تھا

وہ مسلسل حور کے بارے میں سوچ رہا تھا کیسے آج اس نے اتنا برا سلوک کر لیا اسکے ساتھ

آج حورین کی آنکھوں میں آنسو ازلان کی وجہ سے تھے اس ازلان کی وجہ سے جو کبھی حور کو روتا ہوا نہیں دیکھ  
سکتا تھا کبھی حور کی آنکھوں میں نمی نہیں آنے دی تھی اس نے  
لیکن اب سب کچھ بدل چکا تھا اب ازلان بدل چکا تھا  
حورین کافی دیر بیٹھنے کے بعد جب تھک گئی تو ٹائمر دیکھا جو کہ بارہ سے اوپر ہو رہا تھا وہ اٹھی ڈریسنگ کے سامنے

کھڑے ہو کر اپنا چہرہ دیکھا

کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ یہ وقت بھی آئے گا سنے ہاتھ بڑھا کر اپنا زیور اتارنا شروع کیا

پھر میکپ صاف کر کے واشروم کی طرف بڑھی اپنے جہاں پہلے ہی شب حوالی کا لباس لٹکا ہوا تھا

کچھ دیر بعد وہ نگلی اور آکر بیڈ پر لیٹ گئی سوچوں کے دھارے پھر سے کھل گئے تھے

روتے روتے کب نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی اسے پتائی ناچلا  
اور دوسری طرف از لان تھا جس نے پوری رات آنکھوں میں کاٹی تھی

صبح فجر کے وقت جا کر کہیں نیند کو اس پر رحم آیا تو اسکی آنکھ لگی

-- ♥♥♥♥

مہر کام حتم کر کے اپنے کمرے میں آئی جب نہا کر نگلی تو یکدم ٹھٹھک گئی

اس کے کمرے اس کے بیڈ پر وہ نہایت شان سے براجمان تھا اور اسی کی طرف متوجہ تھا



مہر کی نظر اپنے حلیے پر بڑی جہاں دوپٹہ ندرتھا اس نے دوپٹے کی لئے نظر دوڑائی

جو کے احراز کے نیچے تھا اور وہ پر شوخ نظروں سے مہر کو دیکھ رہا تھا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں (مہر نے اپنے لہجے میں سختی سموتے ہوئے کہا

جب کے اخراز کے دیکھنے میں کوئی فرق نا آیا

میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں

یار میری اتنی معصوم سی بیوی ہے ادھر اس سے دل اداس ہو گیا تھا بس اسی سے ملنے آیا ہوں

اخراز نے پیار بھری شوخی سے کہا)

آپ پلیز ابھی کے ابھی جائیں یہاں سے اگر کسی نے آپ کو

دیکھ لیا تو میرے لئے مسئلہ ہو گا اسلئے جائے یہاں سے (مہر نے غصے سے دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہا

ایسے کیسے چلا جاؤں یا راتنے دنوں سے تم ادھر ہو کتنا نا تم لینا ہے  
اب بس مجھ سے اور انتظار نہیں ہوتا اب چلو گھر (اخراجے کرنے کہتے ہوئے ایک دم اسکا ہاتھ پکڑ کر جھکادیا

جس کے نتیجے میں اگلے ہی لمحے وہ اس کے اوپر تھی  
کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے نہیں جانا

میں نے آپ کے ساتھ کتنی دفع بتاؤں آپ کو کیوں نہیں سمجھتے آپ (مہر کی آنکھیں بھر آئیں

جب کے اخراجے اسکی کمر کے گرد حصار باندھ لیا تھا  
اور مہر وہ تولا کھ کوشش کے باوجود بھی اس کے حصار کو توڑنا سکی

اور اسی کے سینے پر سر رکھ کے شدتوں سے رو دی  
اخراجے نے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا

بس تمہارے ان آنسوؤں کے سامنے بے بس ہوں ورنہ کب کا تمہیں لے گیا ہوتا پر اب میں مزید انتظار نہیں

کروں گا

کہتے ہوئے اس نے مہر کی پیشانی پر اپنے پاکیزہ رشتے کی مہر ثبت کی

اور اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا جھٹکے سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا

جب کے مہر وہی بیڈ پر بیٹھ کر رودی

- ♥♥♥♥

صبح جب حورین کی آنکھ کھلی تو نظر سامنے لگی دیوار گیر گھڑی پر گئی جو کے نو بجنے کا پتا دے رہی تھی

وہ جلدی سے اٹھی اور ایک سادہ سا سوٹ نکال کر واشروم کی جانب بڑھ گئی

فریش ہو کر باہر نکلی ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ کر بال سلجھائے آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر لپسٹک لگا کر

اٹھی تو نظریک دم تھم سی گئیں

ازلان جو کہ پتا نہیں کس وقت روم میں آیا تھا اس وقت نکھر نکھر اس اگرے شلوار سوٹ میں بازو کہنیوں تک

موڑے صوفے پر بیٹھا بغور اسکا جائزہ لے رہا تھا

پھر وہ اٹھا قدم بقدم چلتا حور کی طرف آیا جب کے حور تو ساکت سی کھڑی تھی

اسنے ایک جھٹکے سے حور کی کمر میں بازو ڈال کر خود سے قریب کیا

جب کے حور کا تو شرم اور ڈر سے برا خال ہو رہا تھا رخسار لال ٹماڑ ہو گئے تھے دھڑکن اتنی تیز تھی لے ازلان  
بخوبی سن سکتا تھا وہ بالکل سانس روکے کھڑی تھی

ازلان نے ہاتھ بڑھا کر حور کے ہونٹوں پر لگا گئی لب شک کو سختی سے رگرا  
صاف کرواسے اور آئندہ کے بعد میں تمہارے منہ پر کسی بھی قسم کا میک اپ نادیکھوں

ازلان نے کہتے ہوئے اسے چھوڑا اور باہر نکل گیا جب کے حور تو اسکے سر دروپیے پر غور کرتی رہ گئی)

پھر ڈریسنگ کے سامنے آکر لب شک صاف کی نظر شیشے پر پڑی تو پتا چلا کے وہ رو رہی ہے  
ہاتھ گال پر لگایا تو یقین ہو گیا

پھر اچھے سے منہ دھو کر باہر نکلی تو مہر بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی

اٹھ گئی تم نیند آگئی تھی ٹھیک سے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا (مہر نے پیار سے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا

شائد وہ جانتی تھی از لان کے بارے میں اسی لئے ذکر نہیں تھا کیا اسکا

ہاں آگئی تھی تم سناؤ طبیعت ٹھیک ہے؟ (حور نے تشویش سے پوچھا کیوں کے اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں

ہاں ہاں طبیعت کو کیا ہوا بالکل ٹھیک ہے (مہر نے مسکرا کر جواب دیا

اچھا پھر تمہاری آنکھیں کیوں اتنی ریڈ ہیں کیا نیند نہیں پوری ہوئی (حور نے پریشانی سے پوچھا

ہاں اصل میں رات کو ایک بک پڑھ رہی تھی تو اس لئے لیٹ سوئی اور تم یہ اتنا لائٹ سوٹ کیوں ڈالا اور میک اپ

بھی نہیں کیا کچھ

مہر نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا)



یار کیا کرنا ہے چھوڑو ٹھیک ہوں ایسے ہی اب نیچے نہیں چلنا کیا (حور نے بیزار سا لہجہ بناتے ہوئے کہا

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

ہاں چلو ٹھیک ہے آو چلیں نیچے (وہ دونوں نیچے گئیں تو ڈائمنگ ٹیبل پر تائی امی بڑے بابا اور از لان تینو موجود تھے

اسنے جاتے ہی سب کو سلام کیا بڑے بابا سے پیار لیا

پھر تائی امی سے اور پھر آکر از لان کے ساتھ والی چیز پے بیٹھ گئی

جب کے اس سب میں ازلان نے حور کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے اپنا ناشتہ جاری رکھا

جیسے اس سے ضروری کوئی کام ہی نہ ہو

ناشتے سے فارغ ہو کر حورین مہر کے ساتھ اسکے کمرے میں چلی آئی اور دونوں جو کافی دنوں بعد باتیں کرنے

بیٹھیں تو پھر ٹائم کا پتا ہی نہ چلا

حورین تو باتیں کرتے کرتے ادھر ہی سو گئی جب کے مہر اٹھ کے باہر آگئی

ازلان جو مہر سے کوئی بات کرنے آیا تھا اسکو سر منہ لپیٹ کر سوتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے آگے بڑھا

کمبل اس کے منہ سے اتارا اور مہر کو پکارا

مہر

وہ جو کروٹ لے کر سو رہی تھی نیند میں سیدھی ہوئی

اور ازلان وہ یک دم ساکت ہو گیا وہ مہر نہیں حور تھی اسکے دل کی مکین

اسکی نظریں حور کے چہرے پر جا نکی سوتے ہوئے بھی وہ بالکل معصوم لگ رہی تھی وہ معصومیت جو اسکی شخصیت کا خاصہ تھی پونی میں مقید بالوں کو کچھ آوارہ لیٹس اسکے چہرے کو چوم رہی تھیں

ازلان کے دل نے بڑی بے تابی سے ایک خواہش کی جسے اگلے ہی لمحے اس نے

حور کی آوارہ لیٹوں کو کان کے پیچھے کر کے پورا کیا  
حور ہلکا سا کسمائی ازلان ایک نظر اسکے چہرے پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا

حور جب اٹھی تو کافی ٹائم ہو گیا تھا وہ نیچے آئی تو تائی امی بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی تھیں

وہ آکر ان کے پاس بیٹھ گئی  
نیند پوری ہو گئی میری بیٹی کی (انہوں نے پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

جی ہو گئی) حور نے انکی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا  
ماما نہیں آئی کیا تائی امی (حور نے آنکھیں موندے ہوئے پوچھا

آئیں تھی پر تم سورہی تھی اسلئے میں نے کہا جب تم اٹھو گی پھر خود مل آنا (تائی امی نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

ہم پھر ابھی مل آؤں (حور جلدی سے اٹھتے ہوئے بولی  
ہاں جاؤ پر آرام سے اس طرح بھاگ کے نہیں جانا (انہوں نے اسکی جلد بازی دیکھتے ہوئے کہا

او کے تائی امی (وہ بولتے ہوئے چلی گئی  
شاز و ماما کدھر ہیں (حور نے لاؤنج میں سے گزرتی ملازمہ سے پوچھا

وہ جی وہ اپنے کمرے میں ہیں  
حور ماما کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

السلام علیکم ماما (وہ جو آنکھیں موندے بیٹھی تھیں حور کی آواز پر جھٹ کھولیں  
وسلام کیسی ہے میری شہزادی (انہوں نے کہتے ہوئے حور کو اپنے ساتھ لگایا

میں بالکل ٹھیک ماما آپ کیسی ہیں (حور نے پوچھا

میں بھی ٹھیک ہوں (انہوں نے جواب دیتے ہوئے اسکے سر کا بوسہ لیا

اما آپ کی کدھر ہیں (حور نے ان کے ساتھ لگے لگے ہی پوچھا  
بیٹا وہ تو صبح ہی چلی گئی تھی کہ رہی تھی کچھ دنوں تک پھر چکر لگائے گی

پر مجھ سے ملے بنا ہی چلی گئیں (حور کے لہجے میں شکوہ تھا  
بیٹا گئی تھی تم سے ملنے سو رہی تھی کچھ دن تک لگائے گی نہ چکر

انہوں نے حور کا شکوہ دور کرنا چاہا)

اچھا ایک بات بتاؤ حور (انہوں نے حور سے پوچھا  
بولیں اما

بیٹا از لان کارویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ میرا مطلب وہ تمہارے۔ ساتھ ٹھیک تو ہے نہ

انہوں نے اپنا حادثہ ظاہر کیا اور وہ ماں تھی اپنی بیٹی کے لئے فکر مند تھیں سو طرح کے حدشے تھے دل میں)  
جی اما ٹھیک ہیں وہ بلکہ بہت اچھے ہیں میرے ساتھ (حور نے کہتے ہوئے اپنی آنکھوں میں بے ساختہ آنے والی نمی



کو چھپایا

وہ اپنی ماں کے لہجے کے حدشأت کو محسوس کر چکی تھی اور انھیں بتا کر زیادہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی  
اچھا اب بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ہی دے دیں (حور نے زور سے کہتے ہوئے بات بدلنی چاہی

کیا کھانا ہے مجھے بتاؤ میں خود بنا کے دیتی ہوں اپنی بیٹی کو (انھوں نے پیار سے کہتے ہوئے اسے اٹھایا اور خود بھی اٹھ  
کے کچن کی طرف بڑھی

-- ♥♥♥♥

بابا میں نے کچھ بات کرنی تھی آپ سے (ازلان انکے کمرے میں آتے ہوئے بولا

کیا بات ہے ازلان (انہوں نے ہاتھ میں پکڑے نیوز پیپر کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا

بابا ابھی کال آئی تھی مینیجر کی بزنس میں کچھ پرو. بلمز آرہی ہیں تو مجھے جانا ہو گا آج ہی (ازلان نے نے کہتے  
ہوئے انکی طرف دیکھا

ٹھیک ہے بیٹا جاؤ ویسے اگر کچھ دن رک جاتے تو اچھا تھا  
بابا چکر لگا تار ہوں گانا (ازلان نے انکے ہاتھ پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

حورین کو بھی لے کر جاؤ گے (انہوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا  
جی بابا وہ بھی جائے گی ساتھ (ازلان نے کہتے ہوئے نظریں پھیریں

پر ازلان مجھے اسکی طرف سے تمہارے لئے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیے (انہوں نو سخت لہجے میں کہا

جی بابا اب میں مہر کو بتالوں (وہ کہتے ہوئے اٹھا  
ٹھیک ہے کب نکلو گے (انہوں نے نیوز پیپر دوبارہ پکڑتے ہوئے پوچھا

کل صبح (وہ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا  
لاؤنج میں آیا تو تینوں حواتین بیٹھی ہوئی تھیں

حور جا کر اپنی پیکنگ کر لو کل صبح ہم نے واپس جانا ہے (ازلان کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا

جب کے حور سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ گئی کے مباد اسب کے سامنے ہی کچھ بول نادے

بھائی آپ اتنی جلدی کیوں جارہے ہیں (مہر نے پوچھا  
بیٹا کچھ کام آگیا ہے نا کچھ دن تک آؤں گا نا اور آپ بھی ساتھ چلو اگر جانا چاہتی ہو تو) ازلان نے رسان سے  
سمجھایا

نہیں میں نے نہیں جانا اور بابا کی بھی تو طبیعت خراب ہے نا کچھ دن بعد چلے جائیے گا نا (مہر نے اسرار کیا

ہاں ازلان ٹھیک کہ رہی ہے مہر (ماما نے بھی مہر کی حمایت کی  
او کے ماما کرتا ہوں کچھ (ازلان نے کچھ سوچتے ہوئے حامی بھری

کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد جب پیکنگ کی غرض سے کمرے کی طرف بڑھا تو حور میڈم اسکی پیکنگ کرنے میں مگن  
تھیں

میں نے تمہیں صرف تمہاری پیکنگ کرنے کا کہا تھا اپنی نہیں اور نا مجھے ضرورت ہے تمہاری میں خود کر لوں گا)  
ازلان نے غصے سے بولتے ہوئے اسکے ہاتھ سے اپنی شرٹ کھینچی

لیکن ازلان پہلے بھی تو میں کر دیتی تھی تو اب کیا مسئلہ ہے (وہ ہنوز اسکی پیکنگ کرتے ہوئے بولی

غصے سے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کرتے ہوئے ne اب تم مجھے بتاؤ گی کے کیا سہی ہے اور کیا نہیں (ازلان کہا

ازلان چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے

حور نے روتے ہوئے کہا)

اسکی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو دیکھ کر یکدم ازلان کے دل کو کچھ ہوا وہ اسے ادھر ہی چھوڑ کر باہر نکل گیا  
حورین وہی بیڈ پر بیٹھ گئی ازلان کا رویہ اسکی سمجھ سے بالاتر تھا وہ جتنی کوشش کر رہی تھی ازلان کو سمجھنے کی سب  
انتہائی لٹا ہوا تھا

وہ سوچوں کے بھنور میں الجھی ہوئی تھی جب دروازے پر نوک ہوا دیکھا تو مہر تھی

ایسے کیوں بیٹھی ہو حورین کیا ہوا ہے (مہر نے اسکی شکل دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا

ن نہیں کچھ نہیں بس پیکنگ کر رہی تھی (حورین نے لڑکھاتے ہوئے لہجے میں کہا

حورین مجھے تمہاری طبیعت تھک نہیں لگ رہی تم ایسا کرو آرام کرو تھوڑی دیر اور کل آپ لوگ نہیں جا رہے شہر  
ابھی دو تین دن ہیں اسلئے ابھی پیکنگ کی ضرورت نہیں ہے ہوں (مہر نے بیڈ سے پھیلاوا سمیٹا اور حور کو بیڈ پر لیٹا  
کر لایٹ آف کرتی باہر چلی گئی

کہیں نا کہیں تو وہ بھی از لان کے رویے کو سمجھ رہی تھی جو اسکا حور کے ساتھ تھا

آج رات پھر ویسے ہی گزری از لان پوری رات کمرے میں نہیں آیا تھا اور یہ ایک طرف سے حور کے لئے اچھا ہی  
تھاکم سے کم اسکے سخت رویے سے تو بچی ہوئی تھی

اگلے دن جب از لان کمرے میں آیا تو حور کہیں نہیں تھی اسنے جا کے کپ بورڈ کھولی تو حیرت کا جھٹکا لگا وہاں  
از لان کے کپڑوں کے ساتھ حور کے کپڑے بھی تھے

از لان نے بے اختیاری کی کیفیت میں اسکے کپڑوں پر ہاتھ پھیرا  
کھٹکے کی آواز پے وہ چونکا حور کمرے میں آچکی تھی



ایک سخت نظر اس پر ڈال کر اپنے کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا  
جبکہ حور جلدی جلدی نیچے چلی گئی اسکی موجودگی میں تو کمرے میں رہنا محال تھا

نیچے آئی کچھ دیر تائی امی کے پاس بیٹھی  
تائی امی میں ماما کی طرف جاؤں

کہیں نہیں جا رہی تم کمرے میں جاؤ (تائی امی کے بولنے سے پہلے ہی از لان جو ابھی آیا تھا سخت لہجے میں بولا

از لان یہ کیا کہ رہے ہو تم (تائی نے حیرانگی سے پوچھا  
ماما پلیز یہ ہم دونوں کا معملا ہے آپ اس میں نا پڑیں  
اور تم کمرے میں جاؤ (ماما کے بعد اسنے حور کو مخاطب کیا  
پر میں نے ماما

شادی سے پہلے تمہاری مرضی تھی جدھر تم جانا چاہتی تھی جاتی تھی لیکن سب تم میرے نکاح میں ہو اور میں نہیں  
چاہتا کہ تم اس گھر کے کسی بھی فرد سے ملو

اسنے حور کی بات کاٹنے ہوئے دو ٹوک لہجے مسن کہا )

پر اس سب میں میرا کیا قصور ہے ازلان آپ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں (حور نے روتے ہوئے کہا

قصور تمہارا اور تمہارے اس بھائی کا ہی تو ہے تم دونوں کی وجہ سے ہی تو آج یہ حالات ہیں (ازلان پھینکار رہا تھا

بس کر دیں ازلان اگر غلطی میرے بھائی کی تھی تو غلطی حماد بھائی کی بھی ہو سکتی ہے ہو سکتا ہے ان کے کردار

.....

حور کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ازلان کا ہاتھ اٹھا اور حورین کے گال پے اپنا نشان چھوڑ گیا

حور تولہرا کر زمین پر گر گئی تائی امی جلدی سے آگے بڑھی

ازلان کچھ شرم کر ویہ کیا طریقہ ہے بات منہ سے کی جاتی ہے (انہوں نے ازلان کو سخت لہجے میں کہا

آپ چھوڑیں اسے (اس نے کہتے ہوئے ساکت سی بیٹھی حور کو بازو سے پکڑا اور کھینچتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا

جب کے وہ کسی بے جان گڑیا کی مانند اسکے ساتھ کھینچتی گئی

اذلان نے لا کر اسے بیڈ پر بٹھا

ایک لفظ بھی اور نکالا منہ سے تو زبان کھینچ لوں گا تمہاری (اس نے حور کا منہ دبوچتے ہوئے کہا

اور خبردار اگر گھر سے باہر نکلی ٹانگیں توڑ دوں گا) وہ کہتا ہوا جھٹکے سے اسے چھوڑ کر باہر نکل گیا جب کے حور تو وہی گر گئی آج تک کسی نے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی اس سے اور آج

قسمت کی اس ستم ظریفی پر وہ جتنا روتی کم تھا  
جب مہر کو پتا چلا تو وہ بھاگتی آئی

حورین کے لئے دودھ گرم کر کے لائی جو وہ نہیں پی رہی تھی

حورین میری جان تھوڑا سا پی لو نا (مہر نے کہتے ہوئے اس کے منہ سے گلاس لگایا بمشکل دو تین گھونٹ لینے کے  
بعد اسنے گلاس پیچھے کر دیا

اور لیٹ گئی مہرنے اس پر کھیل درست کیا اور اٹھ کر جانے لگی

جب حورین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا مہرنے اسکی طرف دیکھا تو حور کی آنکھوں میں التجا تھی

وہ ادھر ہی اسکے پاس بیٹھ گئی جب کے حور نے ابھی بھی اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا  
اسکا دل غم و غصے کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا آج کیا ہو گیا تھا اس سے جو زندگی میں نہیں سوچا تھا

وہ تو خود عورت پر ہاتھ اٹھانے کے سخت خلاف تھا لیکن آج اسنے خود وہی کام کیا تھا

کمرے کی ہر چیز بکھری پڑی تھی کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا کہ یہ کمرہ از لان کا ہے

جس کو اپنے کمرے کی ہر چیز جگہ پر چاہیے وہ بے چینی اور اضطراب کی کیفیت میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا

ٹہلتے ٹہلتے اسکی نظر ڈریسنگ پر پڑی اور اگلے ہی لمبے ڈریسنگ کا شیشہ چکنا چور ہو کر زمین پر پڑا تھا اور اذلان کے  
ہاتھ سے خون کے فوارے نکل پڑے تھے

پر اسے کوئی احساس نا تھا یہ تکلیف اس تکلیف سے کئی گنا کم تھی جو وہ مسلسل جھیل رہا تھا

-- ♥♥♥♥

مہر حور کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی اور مسلسل اسکی بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی حور تو شانہ روتے روتے ہی سو چکی تھی

مہر کی نظر اسکے گال پر گئی جہاں انگلیوں کے نشان تھے دل میں درد کی اک لہر اٹھی تھی

اسکی دوست سے زیادہ بہن تھی حور اور آج اسکو ایسی حالت میں دیکھ کر مہر کو بہت تکلیف ہو رہی تھی

وہ اپنا ہاتھ حور کے ہاتھ سے نکال کر اٹھنے لگی تھی کے حور نے نیند میں ہی زور سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

لبوں سے اک بچی نکلی تھی مہر کو بہت دکھ ہو رہا تھا اسکی حالت پے دل کٹ کے رہ گیا تھا وہ دوبارہ وہی بیٹھ گئی

-- ♥♥♥♥

کافی دیر بعد اس نے خود کو سمجھا لیا اور کمرے سے نکل کر دوسری طرف آیا



ماما جو رو رہی تھیں اس کے ہاتھ پر نظر پڑتے ہی جلدی سے اسکی طرف آئیں

یا خدا ازلان یہ کیا کر لیا ہے تم نے کتنا خون نکل رہا ہے وہ پریشانی سے اسکا ہاتھ دیکھتی ہوئیں بولیں

کچھ نہیں ماما بس غلطی سے ہو گیا (وہ لا پرواہی سے بولا

جانتی ہوں میں کے کتنا غلطی سے ہوا ہے اب چپ کر کے بیٹھو میں پٹی کر دیتی ہوں) (وہ سخت لہجے میں بولیں

ازلان بھی انکا لہجہ دیکھ کر چپ کر کے بیٹھا رہا

انہوں نے فرسٹ ایڈ منگوا لیا اور ازلان کی پٹی کی

ازلان بہت افسوس ہوا آج مجھے تمہاری اس حرکت سے آج تک ہمارے گھر میں کسی نے عورت پر ہاتھ نہیں

اٹھایا

اور آج تم نے کیا کیا ہاتھ اٹھانا کوئی مرد انکی نہیں ہے حالت دیکھو حور کی ذرا افسوس ہے مجھے تم پر ازلان (انہوں

نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

میں مانتا ہوں کہ مجھے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا لیکن وہ جو بول رہی تھی بھائی کے بارے میں وہ کیا سہی تھا (اس کی باتیں یاد کر کے ازلان کو غصہ آ رہا تھا

اس نے جو کہا وہ تمہاری باتوں کا رد عمل تھا پر تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

اور یہ بات یاد رکھو ازلان کے جتنی عزیز مجھے مہر ہے اتنی ہی عزیز مجھے حورین ہے

اگر تم اسے تکلیف پہنچاؤ گے تو تکلیف مجھے بھی ہوگی (ازلان کچھ بولنے ہی لگا تھا

کے حور کی ماما آتی ہوئی دکھائی دیں وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا  
کمرے میں آیا تو حور سوئی ہوئی تھی اور مہر پاس بیٹھی ہوئی تھی

مہر نے بھائی پر ایک شکوہ کنا نظر ڈالی اور حور کے ہاتھ سے آرام سے اپنا ہاتھ نکال کر باہر کی طرف بڑھ گئی

ازلان نے آگے بڑھ کے دروازہ بند کیا اور حور کی طرف آیا جو بے خبر سو رہی تھی

اذلان کی نظر اسکے چہرے کی طرف گئی تو ندامت نے آن گھیر انگلیوں اور آنسوؤں کے نشان تھے  
اسکے چہرے پر  
وہ آگے بڑھا اور جہاں مہر بیٹھی ہوئی تھی وہیں بیٹھ گیا اور حور کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا

پھر آہستگی سے جھکا اور اسکے رخسار پر اپنے دہکتے لب رکھ دیے

حور ہلکا سا سمسائی لیکن اذلان کو کوئی فرق نا پڑا اچانک اسکی آنکھیں کھلی تو یکدم چیخ نکلتے لگی جسے اذلان نے ہاتھ  
رکھ کر روکا

حور کی آنکھوں میں خوف ہلکورے لینے لگا اور پورے جسم میں لرزش شروع ہو گئی کچھ پل ایسے رہنے کے بعد  
اذلان اٹھا حور کی سانس کچھ بحال ہوئی

لیکن خوف کے ساتھ اب شرم بھی آرہی تھی  
بیچہ تمہاری ماما آئی ہیں مل لو جا کر (اذلان کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا اور موبائل یوز کرنا شروع کیا

جب کے حور حیران تھی کے ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ کیا کہ رہا تھا اور اب۔۔

اب بیٹھی کیوں ہو مل لو جا کر اور جانے سے پہلے اپنا حلیہ درست کر جانا (وہ ہنوز موبائل میں سر دیے بولا

حور آہستگی سے اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی اپنی شکل آئینے میں دیکھتے ہی آنسو دوبارہ جاری ہو گئے

جلدی جلدی فریش ہو کے نیچے کی طرف بڑھ گئی

وہ نیچے آئی تو ماما اور تائی امی دونوں بیٹھی ہوئیں تھیں حور کو دیکھتے ہی ماما جلدی سے اسکی طرف بڑھی

حور میری جان آپ ٹھیک ہونا (ماما نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا

اور ساتھ لئے صوفے پر بیٹھ گئیں

حور نے انکے سوال کا کوئی جواب نہ دیا حور میری جان کچھ تو بولو

ماما مجھے یہاں سے لے جائیں میں نے انکے ساتھ نہیں رہنا ماما وہ بہت سخت ہیں اگر میں اور ادھر رہی تو مر جاؤں گی

پلیز ماما

حور جب بولی تو اسکے لہجے میں۔ کرب تھا)

سامنے بیٹھی دونوں ماؤں کا دل اسکی باتوں پے کٹ گیا  
حور میرا بچا تائی امی کے پاس بھی نہیں رہنا کیا میں از لان کو سمجھاؤں گی وہ ٹھیک ہو جائے گا میں نے سمجھایا ہے

اسے

تائی امی نے اپنے ازلی نرم رویے میں کہا)  
مجھے گھر جانا ہے تائی امی پلیز مجھے گھر جانے دیں میں آجاؤں گی واپس پر ابھی مجھے جانے دیں (حور ہنوز روتے  
ہوئے بولی

ٹھیک ہے حور آپ جاؤ لیکن رونا نہیں ہے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی (تائی امی نے مصنوعی ہنسی سے کہا جس پر  
حور روتے میں بھی مسکرا دی

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چلی گئی یہ جانے بغیر کے اب از لان کیا کرے گا  
گھر آکر وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی کمرے میں داخل ہوتے ہی لاتعداد یادیں یاد آگئی  
کمرے میں لگی لارج سائز فریم فوٹو جس میں حورین از لان مہر حماد اور از لان کی تصویر تھی



کتنی خوشیاں تھیں رونقیں تھیں کتنی خوبصورت یادیں تھیں اس کمرے میں اسکی

وہ الماری کی طرف ڈرار سے فوٹو الیم نکالا اور وہیں بیڈ پر بیٹھ کر پکچرزدیکھنے لگی

دل میں اک ڈر کنڈلی مارے بیٹھا تھا کے آتو گئی ہے پر پتا نہیں اب از لان کیا کرے گا بس دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کے تائی امی سب سمجھا لیں

ابھی تو مرد سارے اس قصے سے ناواقف تھے احراز تو کسی کام سے لاہور گیا ہوا تھا جبکے مراد اور ضرار راؤ بھی کسی پنچایت میں گئے ہوئے تھے

از لان نیچے آیا تو صرف ماما اور مہر کو ہی لاؤنج میں پایا  
مہر اور ماما دونوں نے اسے دیکھتے ہوئے بھی نظر انداز کیا  
ماما حور کدھر ہے (از لان نے انکی بے رخی کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا

ندرت کے ساتھ گئی ہے کہ رہی تھی کچھ دن رہ کے آے گی) انھوں نے بیٹے پر حفا سی نظر ڈال کر کہا

پر از لان وہ تو اتنا سن کر ہی کے حور گئی ہے غصے میں آگیا تھا

ماما اتنا کچھ ہونے کے باوجود وہ میری مرضی کے بغیر گئی ہے (اس نے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا

میرا نہیں خیال کے اسنے کچھ غلط کیا ہے بلکہ میرے خیال میں صاحب زادے غلطی پر آپ ہیں (ماما نے اسکی بات کے جواب میں کہا

کچھ منٹ لاؤنج میں مکمل خاموشی رہی اور اس خاموشی کو از لان کی آواز نے توڑا

مہر میرے روم میں بلیک کلر کا بیگ پڑا ہے وہ گاڑی میں رکھواؤ (یہ کہتے ہوئے از لان اٹھ کھڑا ہوا

بھائی آپ کہاں جا رہے ہیں؟ (مہر نے اٹھتے ہوئے پوچھا جب کے بیگم مراد بھی اسی کے جواب کی منتظر تھیں

شہر جا رہا ہوں کچھ ضروری کام ہے کچھ دن تک چکر لگاؤں گا آپ اپنا اور ماما بابا کا خیال رکھنا ہوں (اسنے مہر کو اپنے ساتھ لگایا اور اسکے سر پر بوسہ دیا

بھائی حور (مہر نے اس سے الگ ہوتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی

ساتھ جارہی ہے وہ بھی (ازلان کہتے ہوئے حفا حفا بیٹھی ماں کی طرف بڑھ گیا اور مہر ازلان کے کمرے کی طرف  
بڑھ گئی

اپنا حیا ل رکھئے گا میرے لئے (ازلان کہتے ہوئے جھکا اور انکے شفیق چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر  
انکی پیشانی چومی اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے ماں کی آنکھ میں نمی دیکھی تھی پر اگر رکتا تو کمزور پر جاتا

جب تک ازلان گاڑی تک آیا مہر بھی آپکی تھی ازلان نے بیگ لے کر پیچھے رکھا اور جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ  
کر گاڑی سٹارٹ کی

بھائی (گاڑی چلنے لگی کے مہر نے آواز دی  
حور کے ساتھ کچھ برانا کریے گا) مہر نے اتنا کہا ازلان نے ایک نظر اس پر ڈالی اور گاڑی سٹارٹ کر دی

-- ♥ ♥ ♥ ♥

حور بن کمرے میں ہی تھی جب ملازمہ آئی

حور بی بی وہ نیچے آپ کو ازلان بابا لینے آئیں ہیں (ملازمہ کی بات پر حور کی رنگت یکدم زرد ہوئی پھر خود پر قابو پاتے بولی

ٹھیک ہے میں آتی ہوں (حور کے کہنے پر ملازمہ سر ہلاتی چلی گئی  
حور نے پاس پڑا البم پکڑا اور اپنے اندر ہمت جمع کی اور باہر نکل آئی

سامنے ہی وہ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا  
حور کو آتا دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا  
اور ایک نظر اس پے ڈال کر باہر کی جانب بڑھ گیا  
حور نے بے بسی سے ماں کی طرف دیکھا جنہوں نے جانے کا اشارہ کیا

وہ آنکھوں میں آئی نمی کو اندر دھکیلتے اس کے پیچھے چل دی  
باہر آئی تو ازلان کی گاڑی کھڑی تھی پورچ میں اور وہ اندر بیٹھ چکا تھا

حور حیران ضرور ہوئی مگر کچھ پوچھنے کی ہمت نہ کر سکی  
اور چپ چاپ فرنٹ ڈور کر بیٹھ گئی اسکے بیٹھے ہی ازلان نے گاڑی سٹارٹ کی اور حویلی سے باہر نکلی

وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا حور نے ایک نظر اسے دیکھا  
سفید کلر کے شلوار سوٹ میں حسب عادت بازو کہنیوں تک فولڈ کیے گہری موچھوں تلے عنابی لب آپس میں  
بہینچے ہوئے ہاتھ مضبوطی سے سٹیرنگ پر جمے ہوئے تھے حور نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں

پتا نہیں کتنا وقت گزر گیا تھا جب حور کے کانوں میں آواز پڑی

Apni kahani kesy kahein gy

Apni kahani kesy kahein gy

Dil e umeed torra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

Apni kahani kesy kahein gy

Apni kahani kesy kahein gy

Apni kahani kesy kahein gy



Apni kahani kesy kahein gy

Na manzil hai na manzil ka nishan hai

Na manzil hai na manzil ka nishan hai

Na manzil hai na manzil ka nishan hai

Kahan py laa ky chorra hai kisi ny

Kahan py laa ky chorra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

یہ گانا اسکے دل کی عکاسی کر رہا تھا اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ ازلان کے ساتھ کبھی اسکا سفر اس قدر خاموشی سے  
گزر رہا ہو کچھ موتی آنکھوں سے نکل کر گالوں کو بھگوتے جا رہے تھے

- ♥♥♥♥

احراز کی جب واپسی ہوئی تو سارے قصے کا علم ہوتے ہی مردانے کی طرف بڑھا جہاں بابا اور بڑے بابا تھے

السلام علیکم (احراز نے دونوں کو سلام کیا اور وہیں بیٹھ گیا

وسلام (دونوں نے جواب دیا کچھ لمحے خاموشی رہی احراز اندر ہی اندر الفاظ جوڑ رہا تھا بات کرنے کے لئے

میں بہت شرمندہ ہوں ہوں تم دونوں سے ازلان نے بہت غلط کیا ہے آج (مراد صاحب شرمندہ سے بولے

نہیں بھائی صاحب آپ کیوں شرمندہ ہو رہے ہیں واقعی ازلان نے غلط کیا ہے آپ بھی جانتے ہیں کہ اس گھر کی بچیوں کو بہت نازوں سے پالا ہے

ہم نے اور مجھے بہت دکھ ہے اس بات کا اور میں خود اب بات کروں گا ازلان سے اسکے علاوہ ہم دعا ہی کر سکتے ہیں اسکو حدایت دیں (ضرار صاحب نے مراد صاحب کی بات کاٹتے ہوئے نرمی سے کہا کہ اللہ

اب آپ یہ بتائیں مہربانی کو کب بھیجیں گے ہمارا گھر تو ویران پڑا ہے) انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا

کیوں کہ وہ مراد راؤ کی طبیعت کے بارے میں پہلے ہی کافی پریشان تھے حالات چاہے جو بھی تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ مراد صاحب کی طبیعت اور خراب ہو

بس مہر سے بات کی تھی میں نے کچھ وقت درکار ہے اسے اپنے آپ کو سمجھانے میں اس لئے میں نے بھی زیادہ زور نہیں دیا احراز بیٹے آپ نے بھی پریشان نہیں ہونا

انہوں نے کہتے ہوئے احراز کو تائید کی جس اور وہ ہلکے سے مسکرا دیا )



رات تک وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے گیٹ کے باہر گاڑی روکتے ہی ازلان کی سخت آواز آئی  
اترو نیچے

حور جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی اس کے نکلنے ہی ازلان گاڑی زن سے بھگالے گیا وہ سست قدموں سے  
چلتی ہوئی اندر آئی

ملازمین کو شائد پہلے ہی ان کے آنے کا پتا چل چکا تھا  
السلام علیکم حور بی بی (حور کے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی ملازمہ نے کہا

وعلیکم السلام) حور کہتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی  
جب ملازمہ نے اسے پانی لا کے دیا  
کھانا کھائیں گی (اسنے گلاس لیتے ہوئے پوچھا

ہاں کمرے میں ہی لے آنا (وہ سر ہلاتی چلی گئی  
اور حور اٹھ کر اپنے اور مہر کے مشترکہ کمرے میں آگئی حویلی میں تو مجبوری تھی ازلان کے کمرے میں رہنے کی  
لیکن یہاں تو کوئی مجبوری نہیں تھی نا اسے پتا تھا کہ ازلان اب بھی نہیں آئے گا اپنے کمرے میں اسی لئے وہ خود

ہی اس کمرے میں آگئی تھی

کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ سو گئی تھی رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو ٹائم دیکھا جو کے 11 ہو رہے تھے  
پیاس محسوس کرتے ہی وہ پانی پینے کی غرض سے باہر آئی  
ازلان کے روم کی طرف دیکھا جو کے بند تھا وہ کچن میں ہی تھی جب گاڑی کی آواز آئی

اور کچھ ہی لمحوں بعد ازلان لاؤنج میں تھا ایک نظر اس پر ڈالنے کے بعد وہ آگے بڑھنے لگا  
کھانا کھائیں گے (حور کی بات پر اس کے بڑھتے قدم رک گئے تھے

ہوں) فقط اک لفظ بول کر وہ آگے بڑھ گیا تھا جب کے حور ہونے بے قابو ہوتی دھڑکن کو سمجھا رہی تھی بہت  
ہمت متجمع کر کے اس نے یہ پوچھا تھا  
پھر وہ کچن میں گئی فرج کھول کے آٹا نکالا  
اور اسکی چپاتی بنانے لگی کیوں کے ازلان کو ہمیشہ سے ہی تازہ چپاتی کھانے کی عادت تھی

اتنی دیر میں ازلان بھی آگیا تھا فریش ہو کر وہ کچن میں ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں پر بیٹھ گیا

حور کو اسکی موجودگی سے گھبراہٹ ہو رہی تھی اور از لان اسکی نظریں مسلسل حور پر تھیں  
حور نے جلدی جلدی ساری چیزیں سیٹ کیں اور ٹرے میں رکھ کر اسکے سامنے ٹیبل پر رکھیں



اسلام علیکم!  
ہمیں اپنے Blog kitabdost  
<http://kitabdostpk.blogspot.be>  
اور readingpoint  
<http://readingpointpk.blogspot.be>  
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز  
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ  
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)  
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں  
[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)  
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

کھانا ٹیبل پر لگاؤ (وہ پلٹنے لگی تھی جب از لان کی بھاری سنجیدہ آواز آئی تھی  
اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے جلدی سے ساری چیزیں رکھیں اور اور پلٹ کر اس کے لئے چائے بنانے لگی  
جب تک از لا کھانا حتم کیا حور نے چائے بنا کے اسکے سامنے رکھی اور کھانے کے برتن اٹھا کر دھوے



وہ چاہے پی کر اٹھا کپ سلیب پر رکھا اور خاموشی سے باہر نکل گیا

جب کے حور کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا

حور وہی بیٹھ کے روتی چلی گئی پچھلے کچھ دنوں سے وہ وہی تور ہی تھی اس نے اپنا سر ٹیبل پر رکھ لیا آنسو لگا سنا نکل رہے تھے دل بہت زیادہ ادا اس تھا

اک حسرت دل میں اٹھی تھی کاش کوئی اپنا کاش ماما کے پاس وہ جاسکتی تو ان کی گود میں سر رکھ کر خوب روتی لیکن اب تو وہ فون پر بات کرنے کے لئے بھی ازلان کی محتاج تھی لینڈ لائن میں بھی کوئی مسد تھا جس کا ازلان کو ابھی تک علم نہیں تھا کافی دیر بعد حور اٹھی برتن سمیٹے اور اپنے کمرے میں چلی گئی اور کچھ نہ سوچا تو دو دروازے پرے نسب ایل سی ڈی آن کر کے بیٹھ گئی

اور کافی دیر دیکھنے کے بعد بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی

ازلان کافی لیٹ جب گھر آیا تو اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے حور کے کمرے سے آتی آوازوں نے اس کے قدم وہی روک لئے اس نے اپنا رخ حور کے کمرے کی طرف کیا دروازے تک پہنچ کر ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

نظر بیڈ پر پڑی تو حور میڈم ہیڈ کراؤن سے ٹیک لگے سو رہی تھی اور سامنے ایل سی ڈی پر کوئی فنی پروگرام چل رہا تھا ازلان سر جھٹکتا آگے بڑھا ریموٹ سے بند کیا اور حور کی طرف بڑھا اس پر لحاف ڈالتے ہوئے ازلان کی نظر انگلی پر پڑی جو کے تھوڑی سوچ چکی تھی اس نے فرسٹ ایڈ باکس سے ٹیوب نکالی اسکی انگلی پے لگائی اور دروازہ بند کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا



وہ حور کی ہوش میں کبھی بھی اسکے ساتھ نرم رویہ نہیں رکھ سکتا تھا اس کے بھائی کو بھی تو پتا چلے کے اپنوں کو تکلیف ہو تو کیسا لگتا ہے لیکن دل کے ایک کونے میں ابھی بھی حور تھی اور شائد ہمیشہ رہتی۔

- ♥♥♥♥

رات کے کسی پہر جب حور کی آنکھ کھلی تو یاد آیا کے وہ تو کوئی فنی پروگرام دیکھ رہی تھی اور پھر وہی سو گئی تھی تو یہ کمبل کیسے اس کے اوپر آیا اور پروگرام بھی بند ہو چکا تھا تو کیا وہ آئے تھے کمرے میں کیا انھیں ابھی بھی میری فکر ہے (دل میں خوش فہمیاں جگہ لے رہی تھیں وہ تو سوچ رہی تھی کے شائد ازلان بدل رہا ہے لیکن اسے نہیں پتا تھا کے ابھی مشکلات شروع ہوئیں تھیں

- ♥♥♥♥

ازلان آفس میں بیٹھا تھا جب اسکا موبائل بجا نمبر دیکھا تو بابا کا تھا گہری سانس لیتے ہوئے کال پک کی یہ حویلی سے آنے کے بعد یہ پہلی کال تھی انکی السلام علیکم بابا اسنے سلام میں پہل کی و سلام کیسے ہو بر خور دار کا شکر ہے بابا آپ کیسے ہیں اللہ

جو کارنامہ آپ یہاں کر کے گئے ہیں اس کے بعد کیا توقع رکھتے ہو (انکی غصے بھری آواز ابھری بابا مانتا ہوں کے غصے سے اٹھ گیا تھا اب کیا کروں پھر اس نے بھی تو غلط بولا تھا نہ) اذلان نے کہا لیکن بیٹاجی اسکی غلطی کوئی بڑی نہیں تھی کے آپ وہ سب کرتے اس دفع تو پہلی اور آخری دفع سمجھ کر معاف کر

رہا ہوں اذلان لیکن اگر آئندہ حور کو کوئی بھی تکلیف پوہنچی تو یاد رکھنا سب سے پہلے تمہارے سامنے میں آؤں گا (ان کی آواز میں غصہ تھا اذلان کو لگ رہا تھا کہ اگر وہ اس وقت ان کے سامنے ہوتا تو ضرور ایک آدھ لگا دیتے ماما اور مہر کیسی ہے بابا) اذلان نے بات بدلنی چاہی تاکہ انکا غصہ کچھ کم ہو ٹھیک ہیں وہ دونوں تم بتاؤ حور کیسی ہے اور اذلان اسے پریشان مت کرنا زیادہ (انہوں نے اب کی بار نرم لہجے میں کہا

ٹھیک ہے وہ بابا مجھے ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے اسکا ٹائم ہو گیا ہے حافظ ٹھیک ہے حور کی بات کروانا مجھ سے اور اپنا حیا ل رکھنا اللہ حافظ (اذلان نے کہتے ہوئے فون رکھا اور میٹنگ کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اللہ

- ♥♥♥♥

وہ جائے نماز پے بیٹھی مسلسل دعا مانگ رہی تھی اور ساتھ ساتھ آنسو اور سسکیاں بھی جاری تھیں جی میرے دل کو سکون دے دیں جی پلیز میری مشکلیں آسان کر دیں مازلان پہلے کی طرح ہو جائیں پلیز اللہ یا اللہ سکون آجائے میری زندگی میں جیسے پہلے تھا وہ دعا مانگ کر ہاتھ پھیرنے لگی تھی کہ اذلان آگیا حور نے اسے دیکھا تو جلدی جلدی دوبارہ ہاتھ دعا کے لئے کھڑے کر دیے اذلان جو کہ اس سے کچھ بات کرنے آیا تھا اسے ایسے دیکھ کر خاموشی سے صوفے پے بیٹھ کر موبائل یوز کرنے لگا

حور نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا جو کہ موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا یہ شائد نظروں کی تپش کا احساس تھا

کے اذلان نے نظریں اٹھا کر حور کی طرف دیکھا  
اس نے سٹٹاتے ہوئے جلدی سے نظریں پھیریں اور دعا مانگنے میں مگن ہو گئی اذلان نے ٹائم دیکھا تو دس منٹ  
گزر چکے تھے لیکن حور ابھی بھی ویسے ہی دعا مانگ رہی تھی  
وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا پانچ منٹ مزید سر کے اذلان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا لیکن حور پر کوئی اثر نہیں  
تھا  
کچھ سوچتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھا اسکے کمرے سے نکلتے ہی حور نے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اٹھنے لگی کے آنکھیں  
پھٹی کی پھٹی رہ گئیں  
اذلان دروازے سے ٹیک لگا لے کھڑا تھا بازو سینے پے لپیٹے کھڑا تھا  
ہو گئی ختم دعایا ابھی اور کرنی ہے (وہ بغور اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنے لگا  
ن نہیں ہو گئی ختم آپ کو کوئی کام ہے (حور نے لڑکھرائی زبان میں کہا اب تو اسکے سامنے بولنے سے پہلے ہی  
زبان لڑکھڑا جاتی تھی  
ہم میرے کمرے میں آؤ ابھی (اتنا کہتے ہی وہ روم سے نکل گیا جب کے حور سوچ رہی تھی کے اب پتا نہیں کیا  
کہنا ہے بس سب حیر ہو  
وہ سست قدموں سے چلتی ہوئی اسکے کمرے کی طرف بڑھی دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی صوفے پے بیٹھا ہوا تھا  
سامنے لیپ ٹاپ رکھا تھا اور ارد گرد فائلز بکھری ہوئی تھیں حور ابھی ایک ہی قدم آگے بڑھی تھی جب اسکی  
آواز کانوں میں پڑی

واپس جاؤ (حور تو حیران تھی کہ یہ کیا کہ رہا تھا وہ

ج جی (حور فقط ایک لفظ ہی بول پائی

واپس جاؤ اور نوک کرو جب تک میں نہ کہوں تم اندر نہیں آؤ گی) اب کی بار اس نے غصے سے کہا حور نے اسکو

آنکھوں میں دیکھتی واپس مڑی

باہر جا کر دروازہ نوک کیا لیکن کوئی آواز نہیں آئی تھی اس نے دوبارہ نوک کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں تھا اب وہ

کمرے میں بھی نہیں جاسکتی تھی

اور اندر بیٹھا ازلان جیسے کان بند کیے بیٹھا تھا آخر کار جب حور کو باہر کھڑے پندرہ منٹ گزر گئے تو سولویس منٹ

ازلان نے اسے اندر آنے کی اجازت دی یہ حور کو ازلان کو انتظار کروانے کی سزا تھی

جب وہ کمرے میں آئی تو اسکے چہرے پر بے بسی رقم تھی

آپ نے بلایا تھا (اس دفع اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے بولی

اب سے مجھے ہر صبح میرے کپڑے جوتے ٹائی والٹ میری امپورٹنٹ فالٹز ہر چیز تیار اور جگہ پر ملنی چاہیے جو کہ

تم کرو گی اور غلطی کی بلکل گنجائش نہیں ہو گی سمجھ گئی) اس نے بات کے آخر میں حور سے پوچھا جو کے بغور سن

رہی تھی

اسنے جلدی سے اثبات میں سر بلایا

اوکے گڈ اب صبح کے لئے میری وائٹ شرٹ نیوی بلیو پیٹ کوٹ بلیک ٹائی اور بلیک شوز ریڈی کر دو (وہ کہتا ہوا

اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا جب کے حور رات کے اس وقت اتنے کام سن کر چکرا کر رہ گئی

ابھی ضروری ہے (اس نے اٹکتے ہوئے پوچھا

اگر تم صبح کرنا چاہو تو پانچ بجے سے پہلے سب کچھ ریڈی کر دینا (وہ کہ کر دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا جب کے حور اسکی واڈروب کی طرف بڑھی بڑی مشکل سے پیٹ کوٹ ڈھونڈنے کے بعد شرٹ ڈھونڈی اور پھر اینڈپے ٹائی جو کے ایک مشکل کام تھا

بلیک کی جگہ سلور۔۔۔۔۔ (اتنا کہتے ہی ازلان کی سخت نظروں سے خائف ہو کر وہ بلیک ٹائی ڈھونڈنے لگی بلاخر بلیک ٹائی مل ہی گئی پھر کپڑے پریس کیے جو کے بہت ہی مشکل تجربہ تھا ابھی وہ پیٹنگ کر کے واڈروب میں رکھنے لگی جب ازلان کی آواز بلکل اپنے پیچھے سے سن کر ہیٹنگر ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے بچا دوبارہ کر کے لاؤ پریس اسے (ازلان کے کہنے پر اسنے ایک نظر ازلان پر ڈالی ابھی تو کر کے لائی ہوں پھر کیوں (حور نے ہمت کر کے کہا

خود بھی دیکھ لو اپنی کیے گئے پریس کو یہ پہلی اور آخری دفع ہے آئندہ اس طرح ہوا تو اپنی سزا بھی سوچ لینا (وہ کہتا ہوا ہیڈ پر نیم دراز ہو گیا جب کے حور دوبارہ سے پریس کرنے چلی گئی نیند بھی بہت سخت آئی تھی لیکن کیا کرتی

کپڑوں کے بعد اس نے جوتے پالش کر کے رکھے

میں نے بلیک شوز کہا تھا (ازلان کی گرج پر وہ جو فائل پکڑ رہی تھی فائل ہاتھ سے چھوٹ گئی س سوری مسن ابھی کر دیتی ہوں (حور کہتی ہوئی جلدی سے جوتوں کی طرف بڑھی بلیک شوز پالش کرنے کے بعد فائل اکٹھی کر کے بیگ میں ڈالیں اور دیوار گیر گھڑی پر نظر ڈالی جو بارہ کا ہندسہ کر اس کر گئی تھی



میں جاؤں اب (حور نے اذلان سے پوچھا اور اجازت ملتے ہی فوراً سے باہر نکلی کب سے رکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی

اذلان کی حسب معمول فجر کے وقت آنکھ کھل گئی تھی نماز پڑھ کر آیا اور ٹریک سوٹ پہن کر جو گنگ پے چلا گیا ایک گھنٹے بعد واپس آیا تو اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے نظر حور کے کمرے کی طرف گئی۔ اسکے کمرے کا دروازہ بند تھا۔

اس نے اپنے قدم حور کے کمرے کی طرف موڑ لئے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو حسب توقع دروازہ ان لاک تھا وہ اندر داخل ہوا تو کمرے میں فل اندھیرا تھا اور حور دنیا جہاں سے بے خبر حواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی حور (وہ اسکے سر پر کھڑا اسے اٹھا رہا تھا حور تھوڑا سا کسمپائی اور دوبارہ سو گئی

حور اٹھو) اب کی بار اذلان نے جھک کر اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا حور نے تھوڑی سی آنکھیں کھولیں اور اذلان کو اپنے اوپر جھکا ہوا دیکھتے ہی اسکی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں اتنی دیر میں اذلان بھی کھڑا ہو چکا تھا۔

میں لیٹ ہو رہا ہوں اٹھو اور ناشتہ بناؤ (اذلان نے ہاتھ پے بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا اور مڑنے لگا جب پھر رک گیا

آج یہ لاسٹ ٹائم تھا آئندہ مجھے تمہیں اٹھانا نہ پڑے (اتنا کہتے ہوئے وہ یہ جاوہ جابج کے حور ہونقوں کی طرح



منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی۔

پھر جلدی سے اٹھی فریش ہو کر بچن میں ناشتہ بنانے آگئی ناشتہ بناتے بناتے اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھیں رات لیٹ سونے کی وجہ سے نیند بھی پوری نہیں ہوئی تھی۔

جب تک اس نے ناشتہ بنایا ازلان تیار ہو کے خوشبوئیں بکھیر تا کچن میں ڈائنگ ٹیبل کے گرد رکھی کرسی پر بیٹھ گیا

حور نے خاموشی سے ناشتہ ٹیبل پے لگایا اور خود چیزیں سمیٹنے لگی ازلان جو کے موبائل یوز کر رہا تھا نظر ہٹا کر ناشتہ کو دیکھا اور پھر حور کو۔

حور یہاں آؤ (ازلان نے کہتے ہوئے موبائل سائیڈ پے رکھا

جی) حور نے پاس آکر بولا دل میں اک ڈر بھی تھا کہ پتا نہیں اب کیا کہے گا

بیٹھو (ازلان نے کہتے ہوئے کرسی اپنی کرسی کے نزدیک کی

حور نے ایک نظر اسے دیکھا جو حور کو ہی دیکھا رہا تھا اور سمٹ کر بیٹھ گئی

ازلان نے ناشتہ اسکی طرف کیا جب کے حور خاموشی سے بیٹھی اپنی انگلیاں مسل رہی تھی۔

چلو اب کھلاؤ مجھے (ازلان کی بات پر حور نے یک دم سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اس کے دل میں ڈر بھی تھا ابھی دو دن پہلے ہی تو اسنے کتنی بری طرح اسکی انگلی زخمی کی تھی

حور کو اپنی ہتھیلیاں عرق آلود ہوتی محسوس ہوئیں

تنفس کی رفتار تیز ہو گئی تھی اسنے بمشکل ازلان کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

اور اٹھنے لگی کے ازلان نے اسکے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھا اور گرفت مضبوط کر لی۔  
اسکی گرفت اتنی مضبوط تھی کے حور کو اپنے ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئیں محسوس ہوئیں۔  
حور میں کیا کہ رہا ہوں (اب کی بار وہ دبے دبے لہجے میں دھاڑا۔  
اب جب تک وہ اسکی بات مان نہ لیتی اسکا ہاتھ نہیں چھوٹ سکتا تھا۔  
حور نے کپکپاتے ہاتھ سے نوالہ بنایا اور نظریں نیچی کیے اسکے منہ کی طرف بڑھادیا  
ازلان نے حور کا کپکپاتا ہاتھ پکڑا اور اپنے منہ کی طرف لے گیا۔  
پورا ناشتہ اسنے حور کے ہاتھوں سے ہی کیا تھا جب کے اس دوران حور کے کئی موتی آنکھوں سے ٹوٹ کر گر رہے  
تھے ازلان کے ہاتھ کی گرفت ہنوز مضبوط تھی جس کی وجہ سے حور کو تکلیف ہو رہی تھی۔  
ناشتہ ختم ہوتے ہی ازلان نے حور کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا  
گذا اسی طرح میری بات مانتی رہو گی تو تمہارے لئے اچھا ہو گا (ازلان اسکا گال تھپتھپتا اپنی چیزیں اٹھا کر باہر  
نکل گیا جب کے حور کی نظر اپنے ہاتھ پر گئی جو بری طرح سرخ ہو چکا تھا  
- ♥♥♥♥

مہر اپنے کمرے میں تھی جب مراد صاحب اسکے کمرے میں آئے  
بابا آپ آئیں نہ کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا۔ (مہر جو کے کپڑے تے کر کے رکھ رہی تھی انہیں دیکھتے ہوئے بولی  
ضروری ہے کوئی کام ہو تب ہی آؤں میں تو اپنی بیٹی سے باتیں کرنے آیا ہوں (وہ کہتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئے جب  
کے مہر بھی ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

کیا کر رہی تھی میری بیٹی (انہوں نے نرمی سے پوچھا  
کچھ نہیں بابا بس کچھ کپڑے تھے وہ تے کیے

بیٹا آپ نے کیا سوچا ہے اب آپ کے چھوٹے بابا اور احراز بھی پوچھ رہے تھے بیٹا یہ جو زندگی ہے نہ اس میں بہت  
سے غم تکلیفیں اور آزمائشیں آتی ہیں اور ایک بہترین انسان وہ ہوتا ہے جو ان تکلیفوں اور آزمائشوں کا سامنے  
کرے نہ کے ڈر کے بیٹھ جائے اور بیٹا مجھے پتا ہے کہ آپکا دماغ ابھی ڈسٹر ب ہے پر بچے جب بچے آپ سامنا کرو  
کی امانت تھا اور اسکی اتنی ہی زندگی تھی اسمیں اخرازا کا ان سب چیزوں کا اور جہاں تک حماد کی بات ہے تو وہ اللہ  
کوئی قصور نہیں یہ تو ہم سب کی قسمت میں ایسے ہی لکھا تھا آپ سمجھ رہی ہونہ (انہوں نے بڑی نرمی سے  
سمجھاتے ہوئے آخر میں پوچھا

جی بابا (مہر نے آہستگی سے کہا

چلو پھر آپ کی چچی کی طبیعت بھی نہیں ٹھیک جاؤ ان کی خبر لو جا کے شاباش (انہوں نے کہا جس پر مہر اثبات میں  
سر ہلایا

- ♥♥♥♥

از لان آفس میں بیٹھا کب سے مسلسل لینڈ لائن پے کال کر رہا تھا لیکن نیل جانے باوجود کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔  
اسکی کچھ فائلز آنی تھیں اور حور کو بتانا تھا کہ انھیں سمجھال کے رکھ لے لیکن اب وہ کال ہی پک نہیں کر رہی  
تھی

اذلان نے اپنا کام ختم کیا اور گھر روانہ ہو گیا۔

حور لاؤنج میں بیٹھی کوئی مگن سوانداز میں پروگرام دیکھ رہی تھی جب لاؤنج کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ پر وہ سمجھی شائد سدرہ ہوگی وہ کسی کام سے باہر گئی تھی۔

کال کیوں نہیں پک کر رہی تھی (لیکن اسکا اندازہ غلط ثابت ہوا جب اگلے ہی لمحے ازلان اس کے سر پرے کھڑا پوچھ رہا تھا۔

ک کوئی کال کوئی کال نہیں آئی (حور نے اٹکتے ہوئے جواب دیا

ازلان نے لب بھینچے کچھ سوچا اور لینڈ لائن کی طرف بڑھا

کچھ دیر چیک کرنے کے بعد اسے ادراک ہوا کہ واقعی کچھ مسئلہ ہے۔

کب سے حرا ب ہے یہ (اسنے مڑ کر حور سے پوچھا

دو دن ہو گئے ہیں

تو مجھے کیوں نہیں بتایا (اب وہ کڑے تیوروں کے ساتھ استفسار کر رہا تھا

م مجھے یاد نہیں رہا (حور نے گویا اطراف جرم کیا تھا جب کے دل میں تو وہ سوچ رہی تھی کے ہر وقت تو لارڈ

صاحب کو غصہ رہتا ہے بتاتی کب۔

ہم کچھ دیر تک کچھ فائلز آس گی میرے کمرے میں پہنچا دینا اور میں روم میں جا رہا ہوں کافی بنا کے وہیں دے جانا

(وہ کہتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کے حور بچن کی طرف

کافی بنا کے ٹرے میں رکھی وہ سوچ رہی تھی کے ازلان کو ہی بولے کے مہر سے اور ماما سے بات کروادے کتنے دن

ہو گئے بات کیے ہوئے

یہی سوچتے ہوئے وہ اسکے کمرے تک گئی نوک کیا لیکن کوئی آواز نہ آئی دوبارہ نوک کرنے پر بھی بے سود اسنے ہمت کر کے اندر جھانکا تو روم حالی تھا وہ اندر داخل ہو گئی کافی ٹیبل پر رکھی اور خود بھی وہیں بیٹھ گئی تاکہ اذلان سے بات کر سکے۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کے واشروم کا دروازہ کھلا تھا اور اذلان باہر آیا بلیک ٹراؤزر میں شرٹ کے بغیر حور کی رنگت گلابی ہو گئی اذلان بھی اسے دیکھ چکا تھا اسی لئے اس کی طرف بڑھا رات کو میں نے کیا بولا (وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا م میں نے نوک کیا تھا ڈور (حور نے نظریں قالین پے گاڑے جواب دیا تو پھر جواب ملا تھا کیا

وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی (حور نے کپکپاتے لہجے میں کہا کرو سن رہا ہوں) اذلان کہتے ہوئے تھوڑا آگے بڑھا جب کے حور پیچھے ہونے کی وجہ سے صوفے پر گر گئی وہ مجھے ماما اور مہر سے بات کرنی ہے (حور کی پیشانی پر قطرے نمودار ہو گئے تھے دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا

ٹھیک ہے کروادوں گا) اذلان کہتے ہوئے شرٹ پہننے کے لئے مڑا جب کے حور اسکے مڑتے ہی ایسے بھاگی جیسے گدے کے سر سے سینگھ

- ♥♥♥



شام کو اذلان نے حور کو فون دیا تھا بات کرنے کے لئے مہر کے پوچھنے پر کے سب ٹھیک ہے حور رو پڑی مہر کچھ ٹھیک نہیں ہے اذلان کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔ وہ ہر وقت غصہ کرتے ہیں مجھے ان سے بہت ڈر لگتا ہے مہر مجھے لگتا ہے کے میں اگر اور یہاں رہی تو مہر جاؤں گی مہر مجھے آکر لے جاؤ یہاں سے پلیز ورنہ آپ سب کی حور مر جائے گی (وہ ہچکیوں کے ساتھ کہ رہی تھی

حورین دیکھو رو نہیں م میں کرتی ہوں بات تمہیں لے آیں گے کچھ نہیں ہو گا تمہیں تم بس ٹینشن نہ لو (مہر نے اسے سمجھا بھجاکے چپ کروایا تو حور کو بھی تھوڑی تسلی ہوئی لیکن اسے نہیں پتا تھا کہ جو ہم سوچتے ہیں وہ نہیں ہوتا اب اس کے ساتھ کیا ہو گا اس بات سے وہ انجان تھی فون بند ہوا تو حور اذلان کے کمرے میں اسے فون دینے گئی لیکن وہاں نہیں تھا وہ واپس مڑی تو اذلان پیچھے ہی کھڑا تھا اور اسے ہی گھور رہا تھا حور کی رنگت یکدم بدلی کے اذلان نے کچھ سن نہ لیا ہو

موبائل؟ (کچھ دیر بعد اذلان کی آواز آئی)  
حور نے موبائل دیا جسے اذلان نے جھپٹنے کے انداز میں لیا اور چلا گیا

لیکن حور تو حیران تھی آج ہٹلر کچھ کہہ بنا ہی چلے گئے

اس نے دل میں سوچا لیکن وہ پرسکون ہو گئی تھی

مہر سے بات کر کے۔ اتنے دنوں بعد کسی اپنے کو دل کا حال بتا کے  
اب اسے یقین تھا کہ حالات میں بہتری آئے گی۔

- ♥♥♥♥

اذلان گھر سے نکلا اور بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑانا شروع کر دیا ذہن میں مختلف سوچیں تھیں

غصے سے دماغ پھٹ رہا تھا حور کی مہر سے کی گئی باتیں وہ سن چکا تھا حور کو کیسے جانے دے سکتا تھا

دل میں لگی آگ اور بڑھ رہی تھی اب اس نے ایک فیصلہ کرنا تھا

مڈل ختمی فیصلہ جو کہ حور کی زندگی کو مزید کٹھن بنا دیتا۔۔۔

- ♥♥♥♥

مہر گھر آگئی تھی لیکن ابھی تک اس کا اور اخراج سامنا نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہ چاہتی تھی لیکن ایسا کب تک ممکن تھا  
کہ ایک ہی گھر میں آمناسامنا نہ ہو۔

وہ تو پہلے ہی اس سے سخت بدگمان تھی لیکن اس رات کے بعد تو وہ اس سے اور بھی نالاں ہو گئی تھی۔

اسی لئے سارے کام ختم کرنے کے بعد وہ کمرے میں آئی اور اخراج کے آنے سے پہلے ہی سو گئی۔

--❤❤❤

حورین ابھی نہا کر نکلی تھی نم بالوں کو سلجھایا اور انہیں جوڑے میں مقید کر دیا وہ اٹھی ہی تھی

کے ازلان کا چہرہ شیشے میں نظر آیا وہ مڑی تو واقع ہی ازلان کھڑا تھا اور اسکے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھا

حور کھولو اسے (ازلان نے کہتے ہوئے بیگ حور کی طرف بڑھایا

حور نے بیگ پکڑ کر کھولا تو حیران رہ گئی کچھ دیر تو الفاظ ہی ساتھ نہیں دے رہے تھے

یہ کیا میرا مطلب کیوں (کچھ دیر بعد دماغ نے سمجھنا شروع کیا تو اسنے اٹکتے ہوئے پوچھا

یہ برائیڈل ڈریس ہے اور کل رات جب میں اوں تو مجھے میرے کمرے میں اس لباس کے ساتھ چاہیے ہو

(ازلان نے بغور حور کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا

اور جانے لگا

حور جو سن سی کھڑی تھی اسکو جاتے دیکھا تو دل اور دماغ نے کہا کہ وقت ہے ابھی کہ لو۔۔۔

م میں یہ ن نہیں پہنوں گی (حور نے آنکھیں بند کر کے کہا

اور اذلان وہ تو حور کی بات سن کر مڑا

تو پھر پتا ہے میں کیا کروں گا (اذلان نے کہتے ہوئے قدم حور کی طرف بڑھاے

حور نے آنکھیں کھولی تو اذلان کو اپنے قریب پایا

بے ساختہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

اذلان آگے بڑھا اور حور کو جھٹکے سے قریب کیا۔ اسکے جوڑے میں مقید نم بال ایک جھٹکے سے کھلے تھے اور آبشار کی طرح اسکی کمر پر پھیل گئے تھے۔

ابھی اسی وقت تمہیں اٹھا کے اپنے کمرے میں لے جاؤں گا اور پھر تمہاری ہر مزاحمت بیکار جائے گی۔

اذلان کی بات پر حور نے لبوں کو دانتوں تلے دبا کر سسکی کو روکا جب کہ آنسو پلکوں کی بار توڑ کر باہر نکل آئے

تھے۔

اول ہوں یہ تمہارے پاس میری امانت ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ میرے سوا کوئی ان بے ظلم کرے

اذلان نے کہتے ہوئے اسک لبوں کو دانتوں سے آزاد کروایا اور چھوڑتا ہوا نکل گیا۔

جب کے حور اس نئی آزمائش پے رو رہی تھی

-- ♥ ♥ ♥

احراز جب روم میں آیا تو دیکھا مہر سرمنہ پیٹے سوچکی تھی وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا

وہ تو چاہتا تھا کہ مہر سے بات کر کے ساری غلط فہمیاں دور کر دے لیکن ابھی تو یہی سوچ اسے پرسکون کر گئی تھی

کے مہر آگئی ہے۔

- ♥ ♥ ♥

پوری رات اسکی دعاؤں میں گزری تھی روتے روتے وہ جائے نماز پر ہی سوچکی تھی۔

اذلان جب حور کے کمرے سے آیا تو آنکھیں حد درجہ سرخ تھیں شاور کے نیچے پتا نہیں کتنی ہی دیر کھڑے رہ کر

اپنے اندر لگی آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔



وہ حور اپنی مبین دل کو کیسے اتنے دکھ دے سکتا ہے وہ جس کے ہر دکھ کا مداوی وہ کرتا تھا اب اسے ہر دکھ دیتا ہے  
اسکے ہر دکھ کی وجہ بنتا ہے

سوچوں کے بھنور سے جان چھڑوانے کے لئے اسے دراز سے سلپنگ پلزنکالی اور کھا گیا کچھ ہی لمحوں بعد وہ نیند  
کی آغوش میں تھا  
صبح جب از لان کی آنکھ کھلی تو کافی وقت ہو چکا تھا نماز کا وقت بھی نکل چکا تھا وہ آفس کے لئے تیار ہو کر نیچے آیا تو  
نظر بے اختیار حور کے کمرے کی طرف پڑی بند دروازہ اس کا منہ چرا رہا تھا۔

وہ آفس روانہ ہو گیا  
حور روتے روتے وہیں سو گئی تھی جب اٹھی تو وہ ویسے ہی پڑی رہی کچھ دیر ہی گزری تھی جب دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

وہ چونک گئی خوف غالب آنے لگا سانس رکنے لگی تھی  
دروازہ پھر سے کھٹکھٹایا گیا

حورین باجی (دروازے پار سے آنے والی آواز سن کے اسے حوصلہ ہوا

رکی ہوئی سانس چلنے لگی تھی آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے سدرہ کھڑی تھی۔

باجی آپ دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھی مجھے تو بڑی فکر ہو رہی تھی (دروازہ کھولتے ہی سدرہ شروع ہو گئی۔  
وہ رات کو لیٹ سوئی تھی نا اسلئے آنکھ نہیں کھلی آپ آج جلدی آگئیں

میں تو روز اسی ٹائم آتی ہوں (سدرہ کے کہنے پر اسکی نظر دیوار گیر گھڑی پر پڑی تو ادراک ہوا کہ وہ کافی دیر سوئی  
رہی ہے

اچھا آپ فریش ہو جائیں میں ناشتہ بنا دیتی ہوں (سدرہ کے کہنے پے وہ فریش ہونے چلی گئی۔

حور جب فریش ہو کر آئی تو سدرہ نے پر اٹھا اور ساتھ میں آلیٹ اور چائے بنا کر ٹیبل پر رکھی۔

آپ بھی آجائیں (حور نے دعوت دی ویسے بھی اس کی کافی بے تکلفی تھی مہر اور حور کے ساتھ  
نہیں جی میں ناشتہ کر کے آئی ہوں (وہ کہہ کر دوبارہ کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔

حورین باجی مہر باجی کیسی ہیں اور کب آئیں گی۔ (اس نے کام کرتے ہوئے پوچھا

ہاں ٹھیک ہے پتا نہیں اب کب آئیں گی (حور نے کھوے کھوے لہجے میں جواب دیا۔

ہائے قسم سے کتنا مزا آتا تھا نا جب مہر باجی بھی ہوتی تھیں کتنا ہلا غلا کرتی تھیں آپ لوگ (وہ اپنی باتیں کہی جا رہی تھی جب کے حور تو سوچ رہی تھی کے وہ وقت تو چلا گیا اب شاید ہی زندگی میں سب کچھ پہلے جیسا ہو۔

- ♥♥♥

مہر جب اٹھی تو اخرازا بھی سوراہا تھا وہ فریش ہو کر نیچے آگئی ضرار صاحب کا ناشتہ ٹیبل پر لگا کر وہ چچی کا ناشتہ ٹرے میں رکھ کر ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

امی ناشتہ (مہر نے ان کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے کہا وہ بیماری کے بانٹ کمرے میں ہی رہتی تھی زیادہ بیٹا خوش رکھو تم نے کر لیا (انہوں نے پیار سے کہتے ہوئے پوچھا

میں ابھی کر لوں گی (مہر نے مسکراتے ہوئے کہا  
اچھا بیٹا دھیان سے کر لینا

مہر (کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد ان کی آواز آئی

جی امی (مہرنے سر اٹھا کر انھیں دیکھا وہ کل کی حور کی بات سے پریشان تھی سمجھ نہیں آرہی تھی کے کس سے بات کرے۔

تمہاری حورین سے بات ہوتی ہے جب سے گئی ہے میری بات صرف ایک دفع بات ہوئی ہے اس سے مجھے بڑی فکر ہے اس کی (کہتے ہوئے انکی آنکھوں میں نمی در آئی وہ ماں تھیں انکا دل اپنی اولاد کے لئے فکر مند تھا

جی میری ہوتی ہے بات اس سے اور ٹھیک ہے وہ اور آپ پریشان ناہوں میں اسکی بات کرواؤں گی فون آیا جب (مہرنے مسکراتے ہوئے کہا وہ انکو بتا کر مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ان کو مطمئن کرنے کو بعد وہ آئی چائے پی ناشتے کا تو دل نہیں تھا کمرے میں آئی تو اخرا ز شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا

گڈ مارنگ

مہر کو دیکھ مسکرایا

مہر اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھی اور کمبل سمیٹنے لگی۔

ناشتہ ملے گا؟ (اخرا ز جب اپنے آپ کو نظر انداز کرتے دیکھا تو پوچھا

جیسے روز کرتے ہیں آج بھی کر لیں (مہر بے رخی سے کہا  
میں تو کر لوں گا پر کیا سوچیں گے سب کیسی بیوی ملی ہے کے شادی کے بعد بھی دوسروں کو کہ رہا ہوں) (خرازانے  
شوخی سے کہا۔

اور باتوں پے تو جیسے لوگ کچھ نہیں کہتے نا (مہر کا اشارہ اس رات کی طرف تھا۔  
اب لوگ فارغ تو نہیں ہوتے ہر وقت میں نے تو تمہاری بھلائی سوچی تھی پر تمہیں نہیں منظور تو خود چلا جاتا ہوں  
(خرازا کہتے ہوئے آگے بڑھا پر مہر اس سے پہلے ہی اس پر ایک غصیلی نظر ڈال کر دروازے کی طرف بڑھ گئی

جس پر خرازانے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی

۔❤❤❤

حور پریشانی سے ازلان کی باتوں کو سوچ رہی تھی عصر کا وقت ہو چکا تھا سدرہ بھی ازلان کے آنے سے پہلے چلی  
جاتی تھی۔

ابھی وہ یہی سوچنے میں مصروف تھی کے لاؤنج کی بیل بجی تھی اور سدرہ کے دروازہ کھولتے ہی ایک انجان چہرہ

نمودار ہوا تھا ایک دو باتوں کے بعد وہ سدرہ کے ساتھ اندر کی طرف آرہی تھی۔

یہ ہیں حورین باجی (سدرہ اس لڑکی کو بتا کر واپس مڑ چکی تھی جب کے حورا لجن بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

السلام علیکم میم مجھے از لان سر نے آپ کو ریڈی کرنے کے لئے بھیجا ہے پر آپ تو ویسے ہی بہت خوبصورت ہیں (وہ کہتی ہوئی اک ادا سے کھکھلائی تھی

جب کے حورین تو اسکے لفظوں میں ہی اٹکی ہوئی تھی۔  
آپ رہنے دیں میں خود ہو جاؤں گی (حور نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

بٹ میم ہمیں سر نے سختی سے تاکید کی ہے کہ آپ کو تیار کرنا ہے کیوں کے آپ تیار ہونے کے معاملے میں کافی گھبراتی ہیں (اسنے اپنے پیشہ ورا انداز میں کہا۔

میں ان سے بات کر لوں گی ڈونٹ وری (حور نے بظاہر اپنے لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے کہا۔



او کے میں ان سے بات کر لیتی ہوں وہ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے (وہ اپنے مخصوص انداز میں مسکراتی ہوئی بولی۔

اور فون نکال کر نمبر ملا یا کچھ سیکنڈ کی بات کے بعد اس نے فون حور کی طرف بڑھایا جسے اس نے کانپتے ہاتھوں سے تھاما اور اٹھ کر کمرے میں آگئی۔

ہیلو (موبائل کان سے لگاتے ہوئے اس نے کہا  
تیار کیوں نہیں ہو رہی تم (حور کو اسکی آواز سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ غصے میں ہے۔

حور نے آنکھیں بند کیں اور بولنا شروع کیا  
اذلان آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا میں میں تیار نہیں ہو گئی م میں وہ ڈریس ڈڈال لوں گی پر تیار نہیں پلیز۔ (حور کی  
آواز میں التجا تھی بے بسی تھی

تمہیں پتا ہے کل تمہارے انکار کی وجہ سے ہوا ہے سب اور اگر تم تیار نہیں ہونا چاہتی تو میں خود یہ کام کر لوں گا

اور میرے خیال میں پہلے والا طریقہ تمہارے لئے آسان ہو گا (اتنا کہتے ہی فون بند ہو چکا تھا حور نے ایک نظر  
فون کو دیکھا اور باہر آگئی۔

اگلے دو گھنٹوں میں وہ دلہن بنی تیار تھی اسکا لہنگا ریڈ اور گولڈن کلر کا تھا اور دوپٹہ ریڈ کلر کا جس پر کافی کام ہوا تھا۔  
لہنگے کے ساتھ کی جیولری تھی جب وہ تیار ہوئی تو آئینے میں اپنا آپ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی

وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کے واقعی کسی حور کا گمان ہو رہا تھا۔  
بیوٹیشن اور سدرہ اسے اذلان کے روم میں بیٹھا کے جابجی تھیں اور حوران کے جانے کے بعد ایک دفع پھر  
آنسوؤں کو راستہ مل گیا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا روتے روتے کب اسکی آنکھ لگی

اذلان کافی دیر سے گھر آیا تھا کمرے میں آکر اذلان نے ایک نظر اسکے وجود پر ڈالی اور گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر  
رکھی پھر صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتارے اور وارڈروپ سے لباس نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا کچھ دیر بعد  
واشروم سے نکلا

پھر ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنائے خود پر پر فیوم سپرے کیا اور بیڈ کی طرف آگیا۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو رہی تھی  
آج وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کے اذلان کا دل چاہا سب کچھ بھول جائے لیکن وہ صرف ایک لمحے کی سوچ تھی

اگلے ہی لمحے ازلان نے ہاتھ بڑھا کر حور کے کان میں پہنچے ہوئے آویزے کو کھینچ ڈالا تھا جس کی وجہ سے حور کی آنکھ کھلی اور لبوں سے اک سسکی نکلی تھی۔

جس کو نظر انداز کرتے ہوئے اسنے دوسرے کان سے بھی آویزا کھینچ ڈالا  
حور رخصت پر گرنے والے موتیوں کو روک ناسکی۔

اسکا ہاتھ حور کے گلے میں پہنچا لاکٹ کی طرف جارہا تھا۔  
ازلان پلینز (حور نے کہتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

جاؤ اتارواں سب چیزوں کو اور آئندہ کے بعد تم اس طرح کی کوئی چیز نہیں پہنوں گی جاؤ (ازلان نے سر دلچے میں کہا  
حور فوراً اٹھی اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر باری باری سارے زیورات اتارنے لگی  
ازلان اٹھا اور حور کے پیچھے کھڑا ہو گیا

ادوپٹہ پیچھے کر کے وہ اس کے گردن پر جھکا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ پیچھے ہوا تھا اور اسکا دوپٹہ کھینچ کر اتار چکا k حور  
تھا جسکی وجہ سے حور کے کئی بال ٹوٹ گئے تھے

ازلان نہیں (اسنے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا پر ازلان کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ روئی تھی لیکن اسکی سسکیاں  
اسکے مضبوط وجود میں دم توڑ گئی تھیں اسکی ہر مزاحمت بیکار گئی تھی

اک کانچ کی ہاں گریا تھی  
پتھر کے دل سے پیار تھا  
ٹوٹی وہ اس طرح سے کہ  
ہاتھوں میں نا اختیار تھا

سورج طلوع ہو چکا تھا پر ندوں کی چہ بھٹ شروع ہو چکی تھی اسکی آنکھ کھلی تو نظر اپنے ساتھ پڑی جہاں وہ اس  
کے بازو پر سر رکھے بے خبر سو رہی تھی

آنسو کے نشان اسکے رخسار پر تھے آنکھوں کے پوٹے سوچے ہوئے اس بات کی غمازی کر رہے تھے کہ وہ پوری  
رات روتی رہی ہے

جانتے ہوئے بھی وہ اسے دکھ دے چکا تھا  
کے بے اختیار ہی وہ جھکا تھا اور اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھو لیا اور اس کا سر آہستہ سے تکیے پر  
رکھ کر اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔

جب واپس آیا تو وہ ویسے ہی سو رہی تھی ایک نظر اس پے ڈالتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا کچھ سوچ کر کواٹر کی جانب

بڑھا جہاں سدرہ اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ رہتی تھی

اسے ہدایت دے کر کے حور کو احتیاط سے ناشتے کے بعد میڈیسن دے دینا کیوں کہ اسے ادراک ہو چکا تھا کہ میڈم کو بخار ہے وہ آفس کے لئے روانہ ہو گیا۔

-- ♥♥♥♥

حور کی جب آنکھ کھلی تو سر میں درد ہو رہا تھا وہ بمشکل اٹھی اور فریش ہوئی رو رو کر اب تو آنسو بھی سوکھ چکے تھے۔

وہ ابھی واش روم سے نکلی تھی کہ سدرہ آگئی اسکے ہاتھ میں غالباً ناشتے کی ٹرے تھی۔

حورین باجی ناشتہ کر لیں (اسنے ٹرے حورین کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔  
مجھے بھوک نہیں ہے ابھی جب ہوئی تو کر لوں گی) حور نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

باجی اذلان صاحب کہہ کر گئے ہیں آپ کو ناشتہ بھی کروادوں اور دوائی بھی کھلا دوں  
اس کے کہنے پر حور کے دل میں درد کی لہر اٹھی تھی  
کیا اسے واقعی اتنی پروا تھی

آپ جاس میں کر لوں گی (حور نے ان کی تسلی کی  
وہ سر ہلاتی چلی گئیں جب صبح سے دوپہر ہوئی اور حور کا ناشتہ پڑا پڑا اٹھنڈا ہو چکا تھا اور وہ بے سدھ بیڈ پر پڑی ہوئی  
تھی



اسلام علیکم!  
ہمیں اپنے Blog kitabdost  
<http://kitabdostpk.blogspot.be>  
اور readingpoint  
<http://readingpointpk.blogspot.be>  
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز  
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ  
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)  
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں  
[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)  
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

-- ♥♥♥♥

وہ ایک میٹنگ ایڈ کر کے ابھی روم میں آیا تھا کہ اس کا موبائل بجا نمبر دیکھا تو مہر کا تھا  
اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کال پک کی  
السلام علیکم بھائی



و علیکم السلام مہر بیٹا کیا حال ہے (اذلان نے نرم لہجے میں پوچھا  
جی بھائی میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں اور حورین کیسی ہے  
میں بھی ٹھیک ہوں اور حور بھی ٹھیک ہے آپ بتاؤ گھر میں سب ٹھیک ہے؟  
جی بھائی سب ٹھیک ہیں بھائی آپ آفس میں ہیں؟  
جی بچے کیوں کوئی بات ہے کیا (اذلان کے لہجے میں فکر تھی۔

نہیں بھائی وہ حورین سے بات کرنی تھی تو اسلئے پوچھا) مہر کی بات پر اسے یاد آیا کہ صبح حورین کی طبیعت حراب  
تھی۔

ہاں وہ آج گھر جا کر آپ کی بات کروادوں گا (اذلان نے کہا پھر کچھ باتیں کرنے کے بعد فون رکھ دیا۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کے ایک بار پھر فون بجاس دفع بنا دیکھے ہی کال اٹھائی لیکن اگلے الفاظ سنتے ہی اسنے  
فون بند کیا گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل آیا۔

گاڑی چلاتے ہوئے ہی فون اٹھا کے کال کی اور اگلے کچھ ہی منٹوں میں وہ گھر تھا۔

گاڑی سے اتر کر سیدھا اپنے کمرے کی طرف گیا۔

کمرے میں پہنچتے ہی نظر سیدھی حورین کے بے سدھ پڑے وجود پر پڑی اور پاس ہی سدھ بیٹھی ہوئی تھی۔

کیا ہوا ہے حور کو (اپنا لہجہ حتہ المقدور نارمل رکھتے ہوئے پوچھا۔  
وہ جی صبح میں انہیں ناشتہ دینے آئی تھی تو انہوں نے کہا وہ خود کر لیں گی میں جی اپنے کاموں میں لگ گئی جب عصر  
کے وقت آئی تو یہ بیہوش پڑی تھی

تو میں کیا کہ کر گیا تھا کہ خیال رکھنا حور کا (اذلان نے غصے سے کہا ابھی وہ اور کچھ کہتا جب ڈاکٹر کے آنے کی اطلاع  
ملی جس کو اس نے راستے میں ہی کال کر دی تھی  
ڈاکٹر چیک کرنے کے بعد اسکی طرف متوجہ ہوا۔

کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے اور کمزوری کی وجہ سے بیہوش ہو گئی ہیں یہ میڈیسن  
دیں ٹھیک ہو جائیں گی ان شاء اللہ

شکریہ ڈاکٹر صاحب (اذلان نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور انہیں باہر تک چھوڑ کے آیا ایک گارڈ کو میڈیسن لانے کا  
کہا اور خود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

پہلے حور کی طرف دیکھا پھر کچھ سوچ کر ملازمہ کو انڈے اور دودھ لانے کا کہا۔  
کچھ ہی دیر میں وہ دودھ اور انڈے لے کر آگئی تھی اور اذلان کو مطلع کر کے اپنے کواٹر میں چلی گئی۔

حور اٹھو شاباش کچھ کھالو (اذلان نے اس کا گال تھتھپا کر اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن بے سود رہا۔  
اس نے بیڈ پر بیٹھ کر حور کو اٹھایا اور اپنے بازو کے حصار میں لے کر اسے کھلانے لگا۔

حور بند آنکھوں سے اسکے سینے سے لگی کھا رہی تھی۔  
ب بس اور نہیں (اسنے تھوڑے سے انڈے کے پیس کھا کر اذلان کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے کہا جیسے اس  
سے بچنا چاہ رہی ہو۔

وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی ورنہ کبھی ایسی حرکت نہ کرتی۔  
حور تھوڑا سا کھالو (اس نے حور کو سیدھا کرتے ہوئے کہا لیکن اسنے نفی میں سر ہلایا پھر اذلان نے بڑی مشکل سے  
اسے میڈیسن کھلائی اور لیٹا دیا۔

وہ کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر کھڑا تھا کافی دیر بعد جب کمرے میں گیا تو ٹھٹھک گیا۔  
حور کی بند آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے

اور غنودگی میں ہی وہ بڑبڑا رہی تھی

حور (اذلان نے پاس جا کر پکارا لیکن اسکی بڑبڑاہٹ جاری تھی۔  
اما۔۔۔ اما آجائیں مجھے۔۔۔ لے جائیں اما (اذلان کو اسکی حالت پے بہت دکھ ہوا تھا۔

وہ خاموشی سے اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا اور حور اسکی بڑبڑاہٹ بھی بند ہو چکی تھی۔

صبح جب حور کی آنکھ کھلی تو کچھ محسوس ہونے پر چہرہ گھما کے دیکھا تو احساس ہوا کہ وہ اذلان کے بازو پر سر رکھے  
سورہی ہے اور اسکا ایک بازو حور کے اوپر رکھ کر اسے قید کیا ہوا تھا۔

اس نے تھوڑا پیچھے کھسکنا چاہا لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی۔

وہ تھک کر وہیں سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔

کچھ دیر بعد اذلان اٹھا جب فریش ہو کر آیا تو حور بھی اٹھ چکی تھی

کہاں جا رہی ہو (وہ باہر نکل رہی تھی جب اذلان کی آواز آئی  
نانا شتہ بنانے جا رہی ہوں (حور نے اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے کہا

چپ کر کے بیٹھی رہو یہاں سدرہ آگئی ہوگی بنادیا ہوگا اسنے ناشتہ (اذلان کے کہنے پر حور واپس آکر بیٹھ گئی۔

ایک اور بات حور وہ میڈیسن پڑی ہیں ناشتہ کے بعد یاد سے کر لینا اس معاملے میں میں کوئی لا پرواہی برداشت نہیں کروں گا) وہ سخت لہجے میں کہتا ہوا باہر نکل گیا  
حور جو کے لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی اذلان کی گاڑی کا بارن سنتے ہی اٹھی کچن کی طرف بڑھی

اذلان جب لاؤنج میں آیا تو حور ندراد تھی  
وہ سیدھا اوپر کمرے میں چلا گیا

لیکن کمرے میں بھی وہ نہیں تھی  
وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگا ہوا تھا وہ ایک نظر ارد گرد ڈال کر وہ کھانا کھانے بیٹھ گیا

کچھ دیر جب حور نظر نا آئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور لان کی طرف بڑھ گیا

اندازے کے مطابق وہ لان کے پچھلے حصے میں بنی سیڑیوں پر بیٹھی تھی

گھٹنوں پر سر رکھے وہ پتا نہیں آسمان پے کیا تلاش کر رہی تھی صبح والے کپڑوں میں ملبوس تھی جو کے شکن آلود ہو چکے تھے

بالوں کی چٹیا بنائے ہوئے تھی جن میں کچھ شریر لیٹیں چٹیا سے نکل کر اس کے چہرے کے اطراف پھیلی ہوئیں تھیں اور دوپٹہ لاپرواہی سے کندھے پر جھول رہا تھا۔

وہ ابھی اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھا جب کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے حور نے ارد گرد دیکھا تو ازلان کو کھڑے پایا۔

ازلان اسکے دیکھنے پر سر جھٹکتے ہوئے آگے بڑھا اور حور کے پاس جا کھڑا ہوا وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کوئی کام ہے آپ کو (ازلان کی نظروں سے خائف ہو کر وہ بولی۔

مہر تم سے بات کرنا چاہتی ہے کال کر لو اسے (ازلان نے کہتے ہوئے فون حور کی طرف بڑھایا جب کے مہر کے نام پر حور کے چہرے پر آتی مسکراہٹ کو ازلان نے بخوبی نوٹ کیا حور موبائل پکڑنے لگی



جب اذلان نے فون والا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

ایک بات یاد رکھنا حور مہر سے اپنے یہاں جانے کی بات ہر گز مت کرنا کیوں تمہارے فرار کے سارے راستے تو میں مسدود کر ہی چکا ہوں۔

اتنا کہتے ہوئے وہ اسکی طرف جھکا تھا جب کے حور کی آنکھوں میں خوف کے ڈورے نمایا ہوئے تھے)

یک لخت اسکی آنکھوں میں نمی آئی تھی پر اس سنگ دل کو کیا پروا تھی وہ تو بس اپنی کہے جا رہا تھا  
یہ ناہو

سو اگر تمہیں اب بھی یہاں سے جانے کا شوق ہو تو یہ اسکے نتائج بھی سوچ لینا

اس کے اور حور کے چہرے بالکل قریب تھے اتنے کے حور اسکی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی  
تھی

اپنی بات کہ کر وہ پیچھے ہٹا اور جانے لگا کے یک دم رکا

اور ایک بات آئندہ میں جب گھر آؤں تو تم مجھے سامنے چاہیے ہو (اپنی بات کہ کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے

چلا گیا

جب کے حور آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتی مہر کا نمبر ملانے لگی۔

کچھ نیل کے بعد دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی تھی۔

لیکن دوسری طرف سے آتی آواز سے آنکھیں ایک دفع پھر سے نم ہو چکی تھیں کچھ بولنے کی کوشش میں لب پھڑ پھڑاے تھے

ب بھائی (ٹوٹے پھوٹے لفظ ادا ہوئے تھے کتنے دن بعد اپنے ماں جائے کی آواز سنی تھی۔

کیسی ہے میری گڑیا (دوسری طرف سے اسکی پیار بھری آواز آئی تھی۔

م میں ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں اور ماما بابا۔ مہر سب کیسے ہیں (جب بولنے لگی تو جواب کے ساتھ ہی سوال بھی کر ڈالا۔

جس پر دوسری طرف اخراج نہ دیا تھا  
سب ٹھیک ہیں اور آپ کو بہت مس کرتے ہیں  
میں بھی بہت مس کرتی ہوں سب کو کہتے ہوئے  
اس کی آنکھوں میں نمی در آئی تھی  
حور بیٹے آپ ٹھیک ہونا؟ ازلا نکارویہ آپ سے ٹھیک تو ہے نا (اخراج  
کے لہجے میں تشویش تھی فکر تھی پیار تھا

اسکے اس لبوں لہجے پر حور کا دل کاسب کچھ اسے بتا دے پر پھر ازلا ان کی باتیں یاد آتے ہی وہ سوچوں کو جھٹک چکی  
تھی۔

میں ٹھیک ہوں بھائی اور ازلا ان بھی ٹھیک ہیں میرے ساتھ (حور نے اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے کہا  
دیکھو حور بیٹا مجھے پتا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ ٹھیک نہیں ہے میں نے اسے کئی دفعہ کالز بھی کی ہے لیکن۔۔۔

حیر آپ نا امید نا ہو وہ ٹھیک ہو جائے گا میں بھی پھر بات کروں گا آپ نے پریشان نہیں ہونا ٹھیک ہے نا؟ (اس  
نے بات کر کے آخر میں پوچھا

جی بھائی (پھر کافی دیر اس سے اور مہر سے باتیں کرنے کے بعد وہ فون بند کر کے اٹھی اور کمرے کی طرف بڑھ گئی یہ سوچ کر کے ازلان سوچکا ہوگا

لیکن اسکی سوچ کے برعکس وہ جاگ رہا تھا حور خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔

- ♥♥♥

اگلادن حسب معمول گزرا تھا حور صبح ناشتہ تیار کر کے ازلان کے کہنے کے مطابق کمرے میں ہی لے آئی تھی وہ ناشتہ کرتا گا ہے بگا ہے اس پر بھی نظر ڈال رہا تھا جو بکھری چیزیں سمیٹ رہی تھی۔

ازلان کی نظر اسکے حلیے پر گئی تو غصہ عود آیا وہ بالکل ملگجے سے حلیے میں تھی

حور بیڈ شیٹ ٹھیک کر کے مڑی تو ازلان بالکل اسکے پیچھے کھڑا تھا

وہ بیڈ پر گرنے کو تھی جب ازلان نے ہاتھ بڑھا کر اسے تھام لیا۔

یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے تم نے (وہ اسکو پکڑے پکڑے سخت تیوروں سے اس سے پوچھ رہا تھا۔

اور اسکے غصے سے ہی تو حور کی جان جاتی تھی۔

ک کیا ہوا ہے میرے حلیے کو  
حور نے آہستگی سے پوچھا

یہ آخری بار کہ رہا ہوں حور آئندہ مجھے تم اس گلجے حلیے میں نظر نا آو ورنہ بہت بری طرح پیش اوں گا

وہ کہتے ہوئے اسے چھوڑ کر ٹیبل سے اپنی فائز اٹھا تا خدا حافظ بول کر باہر نکل گیا)  
جب کے حور اس کے نئے حکم پر غش کھا کر رہ گئی

-- ♥ ♥ ♥

حور پورا دن بولائی بولائی پھرتی رہتی سدرہ اپنے کاموں میں لگی رہتی وہ اپنا دل بہلانے کے لئے ٹی وی دیکھتی رہتی  
لیکن کتنی دیر عصر کا وقت ہوا تو نماز پڑھ کر کچن میں آگئی کھانے بنانے لگی

جب تک کھانا بنا ازلان کے آنے کا وقت ہو گیا تھا حور کو یکدم ازلان کی صبح والی بات یاد آئی تو جلدی سے کمرے  
کی طرف بڑھی تا کہ اسکے آنے سے پہلے اپنا حلیہ ٹھیک کر سکے۔

وارڈروب سے ایک خوبصورت سا سپہل بلیک کلر کا سوٹ نکالا اور واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

جب واپس آئی تب بھی ازلان ابھی تک نہیں آیا تھا اسے تشویش ہوئی بالوں کو سلجھا کر ابھی اٹھی ہی تھی جب اسکی گاڑی کا مخصوص ہارن بجاور لاؤنچ کی طرف بڑھی

وہ لاؤنچ میں داخل ہوا تو حور نے معمول کے مطابق پانی کا گلاس لا کر تنہا دیا وہ فریش ہونے چلا گیا تو حور کھانا لگانے لگی ازلان کے آنے کے بعد وہ جانے لگی جب ازلان بولا۔  
کہاں جا رہی ہو؟

بچن میں (مختصر سا کہ کے وہ بچن کی طرف بڑھی  
بیٹھو یہیں اور کھانا کھاؤ (ازلان نے نظروں سے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ مجھے بھوک نہیں ہے جب ہوئی تب  
کھالوں (وہ ایک دفع پھر آگے بڑھی۔

جب کے ازلان اب کی بار خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔  
جب وہ کام ختم کر کے کمرے میں آئی تو ازلان صوفے پر بیٹھالیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا جب کے فائنل زرد  
گرد بکھری ہوئیں تھیں وہ چونکی تو تب جب۔ نظر ساتھ پڑی جہاں سنگل صوفے پر شاپنگ بیگز پڑے ہوئے  
تھے۔



تمہاری چیزیں ہیں ان میں رکھ لو جہاں رکھنی ہیں (ازلان نے ایک دفع سر اٹھا کر کہہ کر دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

جب کے حور حیران ہوتی آگے بڑھی اور ساری چیزیں دیکھنے لگی ان میں حور کے کپڑے جوتے اور کچھ چیزیں تھیں۔

حور نے بیگزاٹھائے اور انہیں جگہ پر رکھ کر ابھی بیڈ کی طرف بڑھنے لگی تھی جب ازلان کی آواز آئی۔

حور ادھر آؤ

جی (حور صوفے کے پاس جا کر بولی۔

ادھر بیٹھو) ازلان نے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جس پر وہ سوچتی ہوئی آکر بیٹھ گئی

یہ فائل پکڑو اور صبح تک اسکے پورے پیچیز ٹائپ کر دو

ازلان کے کہنے پر حور نے حیران گی سے اسے اور پھر اسکے ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھا جس کے اتنے پیچیز تھے)

کے وہ تو کبھی بھی صبح تک ٹائپ نہیں کر سکتی تھی سارے۔

پر اذلان یہ تو بہت زیادہ ہیں (حور نے فائل کو دیکھتے ہوئے کہا

تو؟) اذلان نے اک ابرو اٹھا کر پوچھا

تو یہ کے یہ میں کل کر دوں گی آج مجھے بہت نیند آئی ہوئی ہے (حور نے التجا یا لہجے میں کہا۔

نہیں بالکل نہیں مجھے کل یہ ہر صورت میں چاہیے۔

تو کوئی اور نہیں کر سکتا کیا پلیز (حور نے اک آخری کوشش کی تھی

کیوں کے اتنی رات کو اتنا کام سن کر وہ پریشان ہو چکی تھی۔

حور یہ پکڑو فائل اور شروع کرو ٹائپنگ (اذلان نے کہتے ہوئے فائل اس کی طرف بڑھائی اور لیپ کارخ اسکی

طرف کیا

خود آرام سے دونوں ٹانگیں ٹیبل پر رکھے حور کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

اور وہ بیچاری جب انگلیاں تھک جاتیں تو اک التجایا نگاہ ازلان پے ڈالتی لیکن اسے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

وہ اپنے کام میں پوری طرح مصروف ہونے کی کوشش کرتی لیکن ازلان کبھی آگے ہو کر اسکی کوئی غلطی بتاتا تو کبھی کوئی جسکی وجہ سے حور عاجز آچکی تھی

وہ مسلسل اسے زچ کرنے کے درپے تھا کبھی اسکا کندھا ازلان کے کندھے سے ٹکراتا تو کبھی اسکے ہاتھ پے ازلان اپنا ہاتھ رکھ کر ٹائپنگ مسٹیک بتاتا۔

آخر کار جب دوبجے کا ٹائم ہوا تو ازلان کی نظر اس پے پڑی جو ٹیبل پر سرگراے سو رہی تھی

اسنے ایک نظر دیکھنے کے بعد لپ ٹاپ بند کیا اور حور کی اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور خود بھی آکر سو گیا

اگلی صبح جب حور کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا چہرہ موڑ کے دیکھا تو سائیڈ ٹیبل پر ایک چٹ پڑی ہوئی تھی۔

آئندہ مجھ سے بھاگنے کی بجائے میری بات مان لینا فائدے میں رہو گی (حور نے چٹ پڑھ کر واپس سر تکیے پر گرا لیا

تو ازلان نے رات کو اس کے ساتھ کھانا کھانے کا بدلہ لیا تھا  
زندگی اسی ڈگر پر رواں تھی ازلان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی حوروہ پورا پورا دن گھر میں بور ہوتی  
رہتی تھی

زندگی کے بارے میں کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا ابھی تو اس نے ماسٹر کرنا تھا کتنے خواب تھے

اس کے کے زندگی میں کچھ کرے گی اپنا آپ منوائے گی لیکن اب  
اب تو سب کچھ بدل چکا تھا وہ شخص جو ہر بات ہر معاملے میں اس کا ساتھ دیتا تھا

اب ہر معاملے میں اسکے مقابل ہوتا ہے وہ انسان جو کبھی حور کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا اب اسے  
رلانے کا سبب ہی وہ ہے

اس کی سوچوں کا ارتکاز تب ٹوٹا جب لینڈ لائن پے آتی کال کی آواز آئی اس نے آگے بڑھ کر فون اٹھایا۔

السلام علیکم (حور نے فون اٹھاتے سلام کیا  
وعلیکم السلام حور بھائی کہاں ہیں وہ فون نہیں اٹھا رہے (فون سے مہر کی پریشان سی آواز آئی۔

وہ تو آفس گئے ہیں کیوں سب خیریت ہے نا (حور اسکی آواز سن کر پریشان ہو چکی تھی اس نے پریشانی سے پوچھا۔

حور چچی کی طبیعت بہت زیادہ حراب ہے تم پلیز جلدی آجاؤ (مہر کی بات سن کر حور نے فون بند کر دیا تھا

اور اگلے ہی لمحے وہ نمبر ملارہی تھی پر فون نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔

یک دم اس کے ذہن میں اک خیال آیا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ اندر کی طرف بڑھی تھی کچھ دیر بعد باہر آئی تو کالی شال اوڑھی ہوئی تھی۔

جلدی سے پورچ کی جانب بڑھی۔

ڈرائیور آگے بڑھا تھا اسے دیکھ کر لیکن وہ خود ہی ڈرائیونگ سیٹ سمجھا چکی تھی

سب حیران تھے اس نے گاڑی باہر نکالی سائیڈ مرر سے میں دیکھا تو پیچھے گاڑی کی گاڑی آرہی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ از لان کے آفس کے باہر تھی ریسپشن پے رک کر وہاں بیٹھی لڑکی سے پوچھا

اذلان آفس میں ہیں اپنے؟ (وہ لڑکی حیرانگی سے حور کو دیکھ رہی تھی اسکی سوالیہ نظروں کے جواب میں حور بولی میں ان کی وائف ہوں

میم سر تو بہت امپورٹنٹ میننگ میں ہیں آپ ان کے آفس میں ویٹ کر سکتی ہیں (اس نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

حور سنی ان کرتی ہوئی آگے بڑھی تھی میننگ روم کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا تھا

سارے افراد ایک دم چونک گئے تھے اور ان میں سے ایک فرد جس کی آنکھوں میں حیرانگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے غصہ در آیا تھا۔

میننگ ختم ہوئی آپ لوگ جاسکتے ہیں (اذلان کے کہتے ہی پورا روم خالی ہو گیا تھا اب صرف اذلان اور حور تھے روم میں۔

اذلان ماما کی طبیعت بہت خراب ہے میں نے گاؤں جانا ہے (اسکی سرخ آنکھوں اور سرد نگاہوں کے جواب میں حور بولی تھی



وہ چلتا ہوا حور کے قریب آیا  
کس کے ساتھ آئی ہو (سر دلہے میں سوال کے جواب میں سوال پوچھا گیا۔

حور کو یکدم احساس ہوا کہ وہ غلطی کر چکی ہے۔

وہ م میں خود آئی ہوں (اسنے کچھ لمحوں بعد جواب دیا۔  
اذلان یکدم اس کے قریب آیا تھا اور اگلے ہی لمحے اسکو کھینچ کر قریب کیا تھا اور حور کا بازو اسکی کمر کے پیچھے لے جا  
کر مروڑا کہ اسکی چیخ نکل گئی۔

کس سے پوچھ کر تم گھر سے باہر نکلی ہو (وہ حور کی حالت سے بے نیاز دھاڑا تھا۔  
اذلان مجھے ددرد ہو رہا ہے چھوڑیں (حور اپنے آپ کو چھرواتی ہوئی بولی

میری بات کا جواب دو جب میں نے ایک دفع بول دیا تھا کہ تمہارا ان لوگوں سے کوئی رشتہ نہیں ہے تو پھر کیوں  
آئی ہو یہاں

وہ میری ماما میں ان کی طبیعت خراب ہے میں۔ نے ماما کے پاس جانا ہے (آج وہ بھی اس کے سامنے ڈٹی ہوئی تھی۔

ازلان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور روم سے باہر لے گیا راہداری سے چلتا ہوا ایک روم کا دروازہ کھولا حور کو احساس ہوا  
کہ یہ اسکا روم ہے

اسی روم میں آگے بڑھ کے ایک دروازہ کھولا اور لا کر وہاں رکھے صوفے پر بچنا حور کو لگا جیسے اسکی ہڈیاں ٹوٹ  
گئیں ہوں

ایک انچ بھی یہاں سے ہلی تو چلنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا (اس نے اپنے شعلے برساتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے  
اسے کہا

اور مڑ کر وہاں سے باہر نکل گیا جب کے حور تو وہیں جم کے رہ گئی۔

اپنے آفس میں آکر اس نے ادھر ادھر ٹہل کر اپنا غصہ کم کرنا چاہا

اس کے دل میں تھوڑی سی جو گنجائش نکلی تھی حور کے لئے اسکی حرکتوں کی وجہ سے وہ بھی ختم ہو گئی۔

پھر آکر اپنی چیز پر بیٹھ گیا اور لپ ٹاپ کھول کر خود کو مصروف کرنے کی کوشش کرنے لگا

اور گا ہے بگا ہے سیننگ روم کے دروازے پر بھی نظر ڈال لیتا معمول کے مطابق کام کرتا رہا

اور اپنے ٹائم پر کام ختم کیا اور سیننگ روم کی طرف آیا دروازہ کھولا تو سامنے ہی وہ صوفے پر سسٹری سسٹری بیٹھی بیٹھی سو رہی تھی۔

ازلان آگے بڑھا اور اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر باہر کی طرف بڑھا اسکے اٹھانے پر ایک لمحے کو کسمائی لیکن پھر دوبارہ سو گئی

ازلان نے لا کر اسے سیٹ پر بٹھایا اور دوسری طرف سے آکر گاڑی سٹارٹ کر دی ابھی کچھ ہی دیر گزری ہوگی کے حور کی آنکھ کھلی کچھ لمحے حیرانگی سے دیکھتی رہی پھر خفگی کے توڑ پر اسکی طرف سے منہ موڑ کر کھڑکی کی طرف منہ کر لیا۔

پورچ میں گاڑی رکتے ہی حور اور ازلان کی نظریک وقت وہاں کھڑی بلیک لینڈ کروزی کی طرف گئی جو کے بڑے بابا

کی تھی۔

حور بغیر کسی تاجیر کے باہر نکلی اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔

سامنے ہی لاؤنچ میں مراد راؤ بیٹھے ہوئے تھے

بڑے بابا (ان کو دیکھتے ہی حور جلدی سے ان کی طرف بڑھی

اور اگلے ہی لمحے وہ بھاگتی ہوئی ان کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

بس بس میرے بچے میں آگیا ہوں اپنے بیٹے کے پاس (انہوں نے حور کو خود سے الگ کیا اور اسکے آنسو صاف

کرتے ہوئے بولے۔

ازلان بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

چلو اب آپ جلدی سے فریش ہو جاؤ اور اپنا ضروری سامان پیک کر لو ہمیں ابھی کچھ دیر تک ٹکنا ہے

بڑے بابا ماما تو ٹھیک ہیں نا (حور فکر مندی سے بولی

میرا بچا وہ ٹھیک ہیں بس آپ کو یاد کر رہی ہیں چلو اب جلدی سے جاؤ

ان کے کہنے پر حور جلدی سے کمرے کی طرف بڑھی اور اس سب میں اس نے ایک دفع بھی ازلان کو نہیں دیکھا کیوں کے وہ جانتی تھی۔

السلام علیکم بابا کیسے ہیں آپ؟ (حور کے جاتے ہی ازلان نے پوچھا  
وعلیکم السلام آپ نے میرا نام فخر سے بلند کر دیا ہے تو پھر کیا تو قہر رکھتے ہیں کیسا ہو سکتا ہوں) (انہوں نے طنزیہ  
لہجے میں کہا۔

بابا کیوں ناراض ہو رہے ہیں کچھ غلط تو نہیں کیا میں نے) (ازلان نے ان کے جواب میں کہا

ابھی کچھ کیا ہی نہیں جب کرتے تب کیا ہوتا یہ جانتے ہوئے بھی کے حور ہم سب کو اور ہم سب سے زیادہ تمہیں  
عزیز ہے

اور تم اسے اتنی اذیت دیتے ہو پھر بھی کس چیز کی سزا دے رہے ہو اسے صبح سے مہرنے کا کی ہوئی ہے وہاں  
بیمار پڑی ہے اسکی ماں اور تم بے حس بنے پھر رہے ہو

ازلان نے کچھ بولنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کے انھوں نے حور کو آتے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور)

ازلان کو ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے منایا۔

بہر حال تم نے جو کیا سو کیا پر اب میں حور کو لے کر جا رہا ہوں اگر کسی کی یا سب سے زیادہ اپنی بوڑھی ماں کی فکر ہوئی تو چلے آنا چلو حور

انہوں نے حور کو آخر میں مخاطب کیا اور وہ بھی ازلان کو بنا دیکھے باہر نکل گئی (حورین بڑے بابا کے ساتھ روانہ ہو چکی تھی اور کچھ ہی گھنٹوں میں وہ لوگ گاؤں کی حدود میں داخل ہو چکے تھے

حویلی کے پورچ میں گاڑی رکھتے ہی حور جلدی سے باہر نکلی اور اندرونی جانب کی طرف بڑھی۔

رات کی سیاہی نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا ہر سو خاموشی تھی

حور راہداری عبور کرتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اندر سے مہر اور احراز دونوں ایک ساتھ آتے دکھائی دئے۔

مہر جلدی سے آگے بڑھی اور حور کو گلے سے لگایا دونوں کی آنکھیں نم تھیں کچھ دیر بعد حور مہر سے الگ ہوئی اور



پھر آخر از سے ملی

کیسی ہے میری گڑیا (خرازا سے خود سے الگ کرتے ہوئے بولا۔

میں ٹھیک ہوں بھائی ماما کیسی ہیں اور کدھر ہیں (حور نے جلدی سے پوچھا۔

ماما اب تو ٹھیک ہیں اور کمرے میں ہیں ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی ہیں (خرازا اسی اپنی ہمراہی میں لئے اندر کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

کمرے میں پہنچ کر حور ماما کی طرف بڑھی وہ سو رہی تھیں چہرہ زرد تھا

حور انکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی اور ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لئے وہ ماں تھیں اپنی اولاد کا لمس پہچانتی تھیں انہوں نے آنکھیں کھولیں

حور میری جان (حور کو دیکھتے ہی ان کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی

اما کہتی ہوئی انکے سینے سے لگی

وہ بے اختیاری کی کیفیت میں حور کا سر اور منہ چوم رہی تھیں

مہر بھی پاس ہی بیٹھی ماں بیٹی کی محبت دیکھ رہی تھی۔

ماما بس کریں اور لیٹ جائیں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو جائے گی

(ان کی طبیعت کے باعث فکر مندی سے بولی

تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لے کر آتی ہوں) مہر حور کو کہتی ہوئی اٹھنے لگیں

نہیں مہر میں نے بڑے بابا کے ساتھ راستے میں کھالیا تھا اب بھوک نہیں ہے۔ (حور نے مہر کو کہا۔

اچھا ٹھیک ہے تم آرام کرو میں ہوں چچی کے پاس

نہیں تم آرام کرو دن میں بھی کافی کام ہونگے تو تھک گئی ہو گئی میں ماما کے پاس ہی ہوں

(حور نے مہر کے چہرے پر تھکن کے اثرات دیکھتے ہوئے کہا۔  
لیکن حور (مہر نے کچھ کہنا چاہا لیکن حور کے خفگی بھرے تاثرات دیکھ کر خاموش ہو گئی۔

اچھا پھر اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے بتانا (مہر اٹھتے ہوئے بولی  
حور اثبات میں سر ہلانے لگی۔

♥♥♥ \_

ازلان حور کے جانے کے بعد کمرے میں آگیا اسے رہ رہ کر حور اور اپنے پر غصہ آ رہا تھا

کے اسنے کیسے حور کو جانے دیا اور اس کے منع کرنے کے باوجود وہ کیوں چلی گئی دل میں ہی غصے کا لاوا پک رہا تھا جو  
کے حور پر ہی پھٹنا تھا

♥♥♥ \_

دن تیزی سے گزر رہے تھے حور نے آنے کے بعد ازلان سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا

اور ناہی ازلان کی طرف سے کوئی کال آئی پر اندر ہی اندر وہ ڈر رہی تھی کے ازلان کی یہ خاموشی طوفان سے پہلے  
والی خاموشی ثابت ناہو بس۔

وہاںہی سوچوں میں گھری تھی جب مہر کی آواز پر چونکی۔  
کہاں کھوئی ہو میڈم

اوں ہوں کہیں نہیں (حور نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔  
مہر بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

حور میں نے ایک بات نوٹ کی ہے ویسے (کچھ دیر کی خاموشی کے بعد مہر بولی تھی

حور نے سوالیہ نظروں سے مہر کی جانب دیکھا۔  
تم کتنی بور ہو گئی ہونا پہلے کی طرح بولتی ہونا شرارتیں کرتی ہو (مہر کے لہجے میں شکوہ تھا فکر تھی۔

کیا کروں مہر اب میرا دل ہی نہیں کرتا کچھ کرنے کو روح پے گھاؤ ہی ایسے لگے ہیں (حور دور خلاؤں میں دیکھتی  
ہوئی بولی

حور پلیر یار تم اداس نا ہو وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا بس تم خوش رہا کرو

حور مخمسکرا کے رہ گئی۔

اچھا یہ بتاؤ شادی پے کیا پہننا ہے (مہر نے بات کا کارخ بدلہ۔

حور کی خالہ اور مہر کے ماموں کے بیٹے کی شادی تھی

ابھی تو سوچوں گی کے کیا پہنوں تم کیا پہنوں گی

نہیں میں نے سوچا دونوں مل کر کریں گی (مہر نے جواب دیا۔

اچھا اؤ ابھی دیکھ لیتی ہیں (حور کہتی ہوئی اٹھی

چلو (مہر بھی ساتھ ہوئی۔

♥♥♥ -

شادی میں کچھ دن ہی رہ گئے تھے فرحانہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئیں تھیں جب یکدم نگاہ اٹھی اور پھر ساکت رہ گئی

-

السلام علیکم ماما (وہ ان کے قریب آیا

کیسی ہیں آپ (اور ان کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا جب کے وہ تو خیر ان تھیں۔

لیکن اگلے ہی لمحے وہ از لان کے سینے سے لگے رو رہی تھیں۔  
ماما کیا ہو گیا ہے آپ کو میں آگیا ہوں نا (از لان نے کہتے ہوئے انھیں چپ کر وایا۔

اتنے دنوں بعد اے ہو اور جو حال تم نے میری بچی کا کیا ہے نا اسکے لئے میں تمہیں کبھی معاف نا کروں (اب کے  
انہوں نے سخت لہجے میں سنائی۔

ماما آپ بھی اتنے دنوں بعد آیا ہوں اور آپ کو بھی ان میڈم کی فکر ہے میری کوئی فکر نہیں ہے

اور جہاں تک بات اسکی ہے تو ماما وہ بیوی ہے اور یہ ہم دونوں کا معملہ ہے (از لان کہتے ہوئے اٹھا اور اپنے کمرے  
کی طرف بڑھنے لگا۔

کھانا کھاؤ گے نیچے ہی لگواؤں یا کمرے میں بھیج دوں (پیچھے سے انکی خفگی سے بھرپور آواز آئی۔

کمرے میں ہی بھیج دیں (وہ کہتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا

♥♥♥ -



اور شام تک سب کو علم ہو چکا تھا از لان کی آمد کا  
حور جو کے دن میں دو سے تین چکر تائی امی کی طرف لگا کر آتی تھی

آج ایک دفع بھی نہیں گئی تھی اور وہ جا کر اپنی شامت نہیں بلوانا چاہتی تھی  
حور یار کیا اندھیرا کر کے بیٹھی ہو باہر نکلو دیکھو کتنا پیارا موسم ہے باہر (مہر اس کے کمرے میں آکر بولتی ہوئی  
کھڑکی سے پردے پیچھے کرنے لگی۔

کچھ نہیں بس طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تو  
کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت کو (مہر فکر مندی سے بولی

کچھ نہیں ہوا اولان میں چلتی ہیں تازہ ہوا کھاؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی (حور کہتی ہوئی اٹھی۔

وہ دونوں لان میں آگئیں کل ان سب کو شادی کے لئے نکلتا تھا۔  
وہ دونوں واک کر رہی تھیں اور دو آنکھیں مسلسل انہیں دیکھ رہی تھیں۔

واک کرتے کرتے حور کو یک دم پتا نہیں کیا ہوا کے اگلے ہی پل وہ زمین بوس ہو چکی تھی اور مہر حواس باختہ سی ہو

گئی

حور اٹھو حور (مہر اس پر جھکی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ بے سودھ پڑی تھی آخر از اور بابا بھی گھر نہیں تھے

ابھی اسی کشمکش میں تھی کے از لان آیا

پیچھے ہٹو (از لان مہر کو کہتا ہوا جھکا اور حور کو کسی نازک کلی کی طرح اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور اندر کی جانب بڑھ گیا اور مہر کو جھٹکا

تو تب لگا جب وہ اپنی حویلی کی طرف بڑھا

بھائی (مہر نے اسے پکارا لیکن وہ سنی ان سنی کرتا آگے بڑھ گیا۔

جب کے مہر بھی پیچھے ہی تھی اس نے حور کو لے جا کر اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹایا اور لیڈی ڈاکٹر کو کال کی۔  
ماما اور تائی امی بھی پریشان سی کھڑی تھیں۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر آئی تو سب کو کمرے سے باہر جانے کا بولا

کچھ ہی دیر بعد وہ کمرے سے باہر آئیں

مبارک ہو آپ سب کو شادی پر یگنٹ (ڈاکٹر کے کہنے پر سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

حور کو جب ہوش آیا تو خود کو اپنے کمرے کی بجائے ازلان کے کمرے میں دیکھ کر آنکھیں یکدم خیرت سے پھیل گئی۔

حور بہت بہت مبارک ہو (حور ابھی سہی سے سمجھنے کی

کوشش کر رہی تھی جب مہر کی پر جوش آواز آئی۔

حور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگ گئی۔

حور میں پھوپھو اور تم ماما بننے والی ہو۔

حور تو خیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

منہ تو بند کر لو (مہر کے کہنے پر اسے یکدم احساس ہوا۔

کیا ہوا تم خوش نہیں ہو (مہر نے اسے خالی خالی نظروں سے دیکھتے پا کر استفسار کیا۔

نہیں میں خوش ہوں (حور نے مسکرانے کی کوشش کی۔

اچھا تم آرام کرو میں تمہارے لئے کچھ لے کر آتی ہوں (مہر کہتی ہوئی اٹھ کے چلی گئی۔



اسلام علیکم!  
ہمیں اپنے Blog kitabdost  
<http://kitabdostpk.blogspot.be>  
اور readingpoint  
<http://readingpointpk.blogspot.be>  
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز  
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ  
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)  
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں  
[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)  
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

اور وہ سوچوں میں گھری رہ گئی

اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ خوش ہے یا نہیں کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا ہے

اسکا مستقبل سوچوں کا رخ از لان کی طرف مڑ گیا کیا وہ خوش ہے یا نہیں اس نے تو محض انتقام کی خاطر شادی کی

تھی تو اب کیا وہ ٹھیک ہو جائے گا یا ابھی بھی اسکا رویہ ویسا ہی رہے گا

-- ♥♥♥♥

مہر کمرے کی چیزیں سمیٹ رہی تھی جب اخرا ز کمرے میں داخل ہوا دونوں کے درمیان لا تعلقی ہنوز تھی اخرا ز نے کافی کوشش کی تھی لیکن مہر کی طرف سے ہر دفع خاموشی ہوتی۔

مہربات سنو (اخرا ز نے مہر سے کہا۔

جی (مہر اپنے کام میں مصروف رہتے ہوئے بولی۔

کب تک چلے گا یہ

کیا؟ (مہر نے نا سنجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

یہ سب یہ تمہاری بیگانگی یہ لا تعلقی یہ سب کب تک چلے گا۔ (اخرا ز نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جو لے خلاف توقع اس نے چھڑایا نہیں تھا۔

مہر میں کچھ پوچھ رہا ہوں (اخرا ز نے اسے خاموش پا کر دوبارہ سوال کیا۔

اخرا ز میں آپ سے خفا نہیں ہوں نا ہی آپ سے لا تعلقی برت رہی ہوں پر میرا ذہن اتنا زیادہ ڈسٹرب ہو چکا تھا کہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

میں میں کبھی آپ سے بیگانا ہو ہی نہیں سکتی میں نے انجانے میں ہی اتنے دن آپ سے رویہ برار کھا مجھے معاف کر دیں میں سمجھ گئی ہوں غلطی میری ہے

مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا (مہر روتے ہوئے اخرا ز سے کہ رہی تھی اور وہ تو اس سب سے اتنا خوش تھا کہ بیان سے باہر تھا۔

چپ مہر اب نہیں رونا چپ میں خفا نہیں ہوں نا ہی مجھے کوئی گلہ ہے تم سے

اخرا ز نے کہتے ہوئے اسے اپنے باہوں کے حصار میں لایا دھندھ کے بادل جھٹ چکے تھے اب بس خوشیاں ہی خوشیاں تھیں اسکی زندگی میں۔

--❤❤❤

حور کمرے میں لیٹی ہوئی تھی کچھ دیر پہلے ہی مہر اسے دودھ دے کر گئی تھی کے پی لے لیکن اسے دودھ سے اتنی چڑ تھی کے اسنے کبھی پیا ہی نہیں تھا۔

ازلان جب کمرے میں آیا تو ایک نظر حور پر ڈال کر واشر و م کی طرف بڑھ گیا



واپس آیا تو تب بھی وہ ایسے ہی بی نیاز بیٹھی تھی۔  
ازلان کی نظر دودھ لے گلاس پر پڑھی۔

حور دودھ کیوں پیاتم نے؟ (وہ حور کے سامنے بیٹھا قدرے نرم لہجے میں استفسار کر رہا تھا۔

کیوں کے میں دودھ نہیں پیتی  
تم نہیں پیتی لیکن یہ تمہاری صحت کے لئے ضروری ہے حور (ازلان نے کہتے ہوئے دودھ کا گلاس حور کے ہونٹوں  
سے لگایا

حور (حور دودھ کا گلاس پیچھے کر رہی تھی جب ازلان نے تنبیہ کی۔

مجبوراً اسے دودھ پینے پڑا۔

حور میں تم سے ایک بات کلیئر کر دینا چاہتا ہوں مجھے اپنی اولاد کی بہت فکر ہے اور یہ بات یاد رکھنا

ہمارے رشتے کی وجہ سے ہماری اولاد پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے اور نا ہی میں اس سلسلے میں کوئی کوتاہی یا غلطی  
برداشت کروں گا یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو۔

آرام کرو تمہیں آرام کی ضرورت ہے (وہ کہتا ہوا اٹھ کر کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر چلا گیا

جب کے حور تو خیر ان سی بیٹھی تھی۔

~ ♥ ♥ ♥ ♥ ~

آج ان سب نے شادی پر جانا تھا حور اور ازلان ایک گاڑی میں جب کے بڑے ایک گاڑی میں اور مہر اور اخراز دونوں ایک گاڑی میں تھے

وہاں پوہنچ کر مرد تو مردانے کی طرف بڑھ گئے جب کے حور اور مہر دونوں سب سے مل کر کزنز کے ساتھ بیٹھ گئیں اور ماما اور تائی دونوں بڑوں کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

آج مہندی کا فنکشن تھا اور کل بارات تھی لڑکیوں نے خوب ہلہ گلہ مچایا ہوا تھا ساری کزنز ڈانس کرنے میں مصروف تھیں تو ایسے میں حور کیسے پیچھے رہ سکتی تھی

کچھ کزنز مہندی لگانے میں مصروف تھیں لیکن حور کو تو شروع سے مہندی سے ایلر جی تھی

وہ بڑے مگن سے انداز میں ڈانس کر رہی تھی جب نظر سامنے کھڑے ازلان پر پڑی تو یک دم رک گئی وہ خشمگینی

نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

شزایہ میری زوجہ مخترمہ کو بھی مہندی لگا دو (ازلان نے جو کزن مہندی لگا رہی تھی اسے بولا

جب کے نظر حور پر تھی جب کے حور تو دنک سی ہو گئی تھی اسکی بات پر۔

میں تو لگا دوں گی ازلان بھائی لیکن آپ پہلے اپنی زوجہ سے تو پوچھ لیں وہ لگوائیں گی بھی یا نہیں (شیزہ نے حور کو پریشان دیکھ کر کہا۔

میں کہ رہا ہوں نا تو اب تو یہ لگائیں گی ہی کیوں حور (ازلان نے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حور واضح اسکی آنکھوں میں وارنگ دیکھ سکتی تھی اسکا سرمیکانی انداز میں اثبات میں ہل گیا۔

وہ تو چلا گیا پر اب شیزہ حور کو پکڑے بھر بھر کر مہندی اسکے ہاتھوں پے لگا رہی تھی اور اسکا دل اتنا خراب ہو رہا تھا کہ بس۔۔۔۔

اور حور وہ یہ کیوں بھول گئی تھی کے یہاں از لان بھی ہے جو کے اسے کبھی نہیں بخش سکتا۔۔۔  
شیزہ حور کو لئے بیٹھی تھی اور بھر بھر کر مہندی لگا رہی تھی جب کے حور تو اس وقت کو کوس رہی تھی

جب اس نے ڈانس کیا تھا اسکی طبیعت خراب ہو رہی تھی لیکن ضبط کر کے بیٹھی تھی۔

حورین تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا (شیزہ نے یک دم سراٹھا کر حورین کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں ٹھیک ہوں میں (حورین نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا۔

تمہاری آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی (اس نے تشویش سے حور کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو کے بہت زیادہ سرخ ہو چکی تھیں۔

ہاں بس سر میں درد ہے شاید اس وجہ سے (حور نے بہانہ بنایا۔

شیزہ اثبات میں سر ہلاتی دوبارہ مہندی لگانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

پھر کچھ ہی دیر میں حور کے دونوں ہاتھوں پر مہندی لگ چکی تھی وہ اٹھ کر جس کمرے میں ٹھہری تھی وہاں آ گئی۔

مہندی کی خوشبو کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو رہی تھی لیکن اب مہندی۔۔۔۔۔ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی

حور کا دل حراب ہو رہا تھا۔ وہ بار بار آنے والی ابکائی کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ازلان نے آتے وقت کچھ رقم حور کے بیگ میں رکھوائی تھی جو لینے کے لئے وہ اس کے پاس آیا۔

حور کا دل اتنا خراب ہو رہا تھا وہ اٹھ کر واش روم چلی گئی۔ وہ جب باہر نکلی تو اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔ حور ٹشو سے منہ کو صاف کر رہی تھی ازلان اس کے پیچھے آکر کب کھڑا ہو گیا اسے معلوم ہی نہ ہوا۔

ازلان کی آواز پر وہ چونک گئی

حور جو رقم میں نے تمہیں دی تھی وہ لا کے دو۔ وہ ہمیشہ کی طرح سخت لہجے میں بولا۔

حور نے مڑکار ازلان کی طرف دیکھا۔ آنکھیں سرخ تھیں اور ان میں پانی بھرا ہوا تھا

۔ چہرہ بھی زرد ہو چکا تھا۔ ازلان حور کا چہرہ دیکھ کر پریشان ہو گیا ہوں تم ٹھیک تو ہو تمہارا رنگ اتنا زرد کیوں ہو گیا ہے۔

وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا حور کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ پھر ابکائی آنے پر وہ دوبارہ سے واش روم کی طرف بھاگی۔

اذلان کو اس کی حالت دیکھ کر آتشویش لاحق ہو رہی تھی۔  
حور کے باہر آنے پر اس نے حور کا ہاتھ تھام کر اسے بٹھایا۔  
کیا ہوا تمہیں حور (حور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو چکے تھے۔

میں مہندی ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ دوبارہ سے اس کا دل خراب ہونے لگ گیا وہ کچھ بھی بول نہیں پارہی تھی

اذلان نے ایک نظر اس کے ہاتھوں پر ڈالی جو مہندی سے بھرے ہوئے تھے اذلان نے اسے اٹھایا اور واش روم  
لے جا کر اس کے ہاتھ دھو دیئے۔

مہندی جلدی اتار دی گئی اس کے باوجود مہندی کا رنگ کافی زیادہ آیا تھا۔  
اذلان نے حور کا بازو تھام کر اسے اپنے ساتھ گاڑی تک لے آیا۔ اور کال کر کے مہر کو حور کی طبیعت کا بتا دیا اور یہ  
بھی بتا دیا کہ وہ اسے یہاں سے لے کر جا رہا ہے۔

وہ حور کو لے کر سیدھا ڈاکٹر پاس چلا گیا



ڈاکٹر نے حور کو چیک کیا۔ دیکھیں ازلان حور کے کنڈیشن ویسے ہی خراب ہے اور انکا بے بی بھی بہت ویک ہے۔ آپ ان کا بہت خیال رکھیں۔ اور جن چیزوں سے حور کو ایلرجی ہے ان سے تو خاص طور پر انہیں دور رکھیں ہو سکتا ہے کہ بے بی کو بھی پھر الرجی کا پر اہلم ہو جائے۔

اس لئے آپ تھوڑی احتیاط کریں  
- ڈاکٹر نے مزید ہدایت ازلان کو دی۔

ازلان نے حور کو تھما اور اسے گاڑی تک لے آیا اس نے گاڑی سیدھا گھر کی طرف جانے والے راستے پر ڈال دی

حور نڈھال سی بیک سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی ہوئی تھی  
گاڑی پورچ میں رکھتے ہیں ازلان گاڑی سے باہر نکلا اور دوسری طرف آکر حور کو اپنی باہوں میں اٹھالیا اور اندر کی طرف بڑھ گیا

کمرے میں جا کر اسے بیڈ پر لٹایا اور خود باہر نکل گیا۔  
کچھ دیر بعد واپس آیا تو ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔

حور اٹھو کھانا کھا لو (اذلان نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔  
اور خود پیٹھ پر بیٹھ کر اسے کھانا کھلانے لگا اسنے ایک شکوہ کنناں نظر اذلان پر ڈالی اور کھانا کھانے لگی

بس (تھوڑا سا کھانے کے بعد حور نے نڈھال سی آواز میں کہا  
اذلان نے اسے میڈیسن کی جو اس نے بغیر کسی بحث کے کھالی۔

اور کچھ ہی دیر میں سو گئی اذلان جب دوبارہ کمرے میں آیا تو نظر سوئی ہوئی حور کی ہاتھوں پر پری اس کے ہاتھ  
سرخ ہو چکے تھے

اذلان کوئی قدم شرمندگی نے اندھیرا اس کو حور کی نہ سہی لیکن اپنے بچے کی فکر ہونی چاہیے تھی

اور اسے ایسی احمقانہ حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی حور کے اوپر جتنا غصہ سہی لیکن اپنے بچے کے ساتھ وہ کوئی  
رسک نہیں لے سکتا تھا

وہ تو پوری رات سکون سے سوئی رہی لیکن اذلان نے وہ رات سگریٹ پھونکتے ہوئے گزار دی۔

صبح جب حور آنکھ کھلی تو کافی وقت ہو چکا تھا اس نے اپنی طبیعت کے پہلے سے بہتر محسوس کی جب وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو از لان کمرے میں ہی تھا اور ٹیبل پر ناشتہ پڑا ہوا تھا

وہ خاموشی سے ڈریسنگ کی طرف بڑھ گئی  
حور ناشتہ کر لو آکر (کچھ دیر بعد اذان کی آواز آئی)  
حور خاموشی سے جا کر ناشتہ کرنے لگ گئی

طبیعت کیسی ہے تمہاری اب (از لان نے اپنا ناشتہ ختم کرتے ہوئے کہا لہجہ کسی تاثر سے عاری تھا۔  
ٹھیک ہوں پہلے سے) (وہ کہہ کر دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی)

اگر تم بیٹر فیل نہیں کر رہی تو میں فون کر کے وہاں جانے سے ایکسکوز کر لیتا ہوں (کچھ دیر بعد اس نے کہا

اور وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اسے میری اتنی ہی پرواہ ہے  
نہیں ٹھیک ہے پہلے سے میں چلی جاؤں گی (کچھ دیر بعد اس نے جواب دیا

ٹھیک ہے پھر تیار ہو جانا مجھے کچھ ضروری کام ہے وہ کر کے آ جاؤں گا (ازلان کہتا ہوں اپنی چیزیں لے کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

نے کچھ دیر آرام کیا پھر اٹھ کر فنکشن میں پہننے کے لئے کوئی کپڑے دیکھنے لگی کیوں کہ جو اس نے سلیکٹ کیے تھے وہ تو ادھر ہی تھے۔

کچھ دیر بعد اس نے ڈریس سلیکٹ کر لیا ازلان جب کمرے میں آیا تو خود کو دیکھ کر دنگ رہ گیا

میں بلیک کلر کی فراک ڈالی ہوئی تھی جس پر خوبصورت کام ہوا ہوا تھا

بالوں کا جوڑا بنائے وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تھی اور اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ ازلان کا دل کیا کے سارے فاصلے ساری رنجشیں مٹا دے لیکن وہ خاموشی سے آگے بڑھا اور بالکل اسے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا

حور یک دم چونکی تھی اور ازلان کو شیشے میں سے دیکھا۔

ازلان نے ہاتھ بڑھایا اور اگلے ہی لمحے حور کے بالوں کا جوڑا کھول دیا جب کے حور دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی

وہ اسکے کان کے پاس جھکا تھا۔

مجھے بندھے بال پسند نہیں ہیں حور اور تمہیں صرف وہ چیزیں کرنی چاہیں جو مجھے پسند ہیں اسلئے آئندہ میری پسند کو مد نظر رکھ کر تیار ہونا ہوں

ساکت سی حور کو کہتا وہ اپنے کپڑے نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا۔  
کچھ دیر بعد باہر آیا تو بلیک ہی شلوار سوٹ میں ملبوس تھا اپنی تیاری کر کے ایک آخری نظر حور پر ڈالی اور اسے باہر آنے کا اشارہ کر کے خود باہر نکل گیا۔

ان کے پہنچنے سے پہلے بارات پہنچ چکی تھی مہر حور کو دیکھتے ہی اسکی طرف لپکی۔

حور تم ٹھیک ہو؟ کیا ہو گیا تھا کل؟ (مہر فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔

ٹھیک ہوں میں بس تھوڑی طبیعت خراب ہو گئی تھی (حور نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
اچھا میں تو پریشان ہو گئی تھی آؤ سب پوچھ رہی تھیں تمہارا (مہر حور کو لئے آگے بڑھی

معید اور فروا (دولہا دلہن) دونوں بہت اچھے لگ رہے تھے نکاح ہو چکا تھا اور فنکشن عروج پر تھا

ایسے میں کسی کی حسد بھری نگاہیں حور پر تھیں مسلسل اور وہ اس بات سے انجان تھی  
کیسی ہو خورین (اسٹیج کے پاس کھڑی تھی جب پاس سے آواز آئی اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ زل کھڑی تھی۔

شارٹ سیلیولیس شرٹ میں اور چست پاجامہ پہنے لبوں پر گہرے رنگ کی لپسٹیک لگے کھڑی تھی۔

میں ٹھیک آپ کیسی ہیں (حور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

میں تو ٹھیک ہوں ایسی تم تو بڑی چیز نکلی از لان کو ایسے قابو کیا تم نے اسے آنا فانا ہی نکاح پر واہ لیا

زل لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے بول رہی تھی جب کہ حور تو جیسے حیرت میں ڈوب گئی۔)

آپ میں سمجھ نہیں رہی آپ کیا کہہ رہی ہیں (کچھ لمحوں بعد حور نے حیرانگی سے کہا۔

اب اتنی بھی معصوم نا بنو تم تمہارے بھائی نے اسکے بھائی کو مار دیا اور تم نے اس سے ہی نکاح کر لیا (وہ تو بول رہی  
تھی اور حور کے دل کو بری طرح کچوکے لگا رہی تھی



( ویسے ایک بات یاد رکھنا اسکا پیار زیادہ دیر تک نہیں چلے گا کچھ مہینوں بعد ہی چھوڑ دے گا تمہیں۔۔۔  
کیا باتیں ہو رہی ہیں یہاں (ابھی وہ کچھ کہتی جب از لان وہاں آیا۔

کچھ نہیں بس میں حورین سے کہ رہی تھی کہ ایسا کیا ہوا کہ اتنی جلدی تم دونوں کا نکاح ہو گیا (زل نے  
مسکراتے ہوئے کہا جب کے از لان نے ایک ناگوار نظر زل پر ڈالی اور حور کو بولا

حور تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا تو گھر چلتے ہیں میں نے مہر کو بتا دیا ہے (از لان نے مسکراتے ہوئے حور کو کہا  
اور اسے اپنے بازو کے حصار میں لیا جب کے حور تو زرد چہرہ لئے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

حافظ (از لان نے فق چہرہ لئے کھڑی زل کو کہا اور حور کو لے کر آگے بڑھ گیا۔ اوکے زل اللہ

پھر وہاں سے نکل کر گاڑی تک لایا اور دروازہ کھول کر حور کے بیٹھا کر خود دوسری طرف آکر ڈرائیونگ سیٹ  
سمبھال لی۔

اریو اوکے (از لان نے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو ابھی بھی گوگو کی کیفیت میں تھی۔

ازلان کی بات پر خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی اور پھر پتا نہیں اسے کیا ہوا کہ ایک دم ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو پڑی۔

اور ازلان وہ تو پریشان ہو گیا۔

حور کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا (ازلان نے اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

حور نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

پھر کسی نے کچھ کہا ہے زمل نے کہا ہے کچھ کیا؟ (ازلان نے اس کا چہرہ جو کہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حور نے کوئی جواب نہ دیا۔

حور جب تک تم مجھے بتاؤ گی نہیں مجھے پتا کیسے چلے گا۔

ازلان کے کہنے پر اس نے ایک نظر ازلان کو دیکھا۔

وہ زمل آپنی پتا نہیں۔۔ کیا کہ رہی تھیں م میں نے آپ کو قابو کر لیا اور اور۔۔۔

وہ روتے ہوئے ہچکیوں سے اسے ساری بات بتا رہی تھی جیسے کوئی چھوٹی بچی ہو ازلان کے چہرے پر یک دم)  
مسکراہٹ آگئی جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا۔

اور؟

اور۔ یہ کے آپ مجھے چھوڑ دیں گے (ازلان نے اسکی آخری بات پے بی سامنتہ اپنے لب بھیجے

ادھر دیکھو میری طرف) ازلان نے اسکے بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

وہ جو کہ رہی تھی وہ سب فضول باتیں تھیں اور جہاں تک چھوڑنے کی بات ہے تو وہ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں  
گا اور ایک بات آئندہ تم زل سے دور رہو گی کوئی فنکشن ہو تو بھی اس سے نہیں ملو گی اوکے

ازلان کی بات پے اسنے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلایا۔

چلو اب رونا نہیں اور یہ لو (ازلان نے کہتے ہوئے اسے پانی کی بوتل تھمای اور خود گاری سٹارٹ کر لی۔

آج تو اسے جھٹکے لگ رہے تھے ازلان کا اتنا نرم رو

یہ اس سے ایسا لگ رہا تھا جیسے پہلے جیسا وقت آگیا ہو حور نے کن اکھیوں سے اسے دو تین دفع دیکھا لیکن وہ

سنجیدگی سے ڈراؤ کر رہا تھا۔

گھر آکر وہ جلد ہو سو گئی جب کے ازلان اپنا کچھ کام کرنے لگ گیا۔

- ♡♡♡♡

بھائی کیا کر رہے ہیں (ازلان اپنے کمرے میں تھا جب مہر دروازہ نوک کر کے اندر آیا۔

کچھ نہیں آپ او (ازلان نے کہتے ہوئے لپٹ ٹاپ بند کیا۔

مہر آکر ازلان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

حورین کہاں ہے (مہر نے کمرے میں ناپا کر کہا

نیچے ہے شائد

بھائی آپ نے چلے جانا ہے کل (مہر نے کہ لڑسوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ہاں ایک دوں دن میں کیوں (اسکو سمجھ نا ای۔

تو آپ اس دفع حورین کو یہاں ہی رہنے دیں مناسب اسکا خیال بھی اچھے سے رکھ لیں گے۔

نہیں حور کو میں ساتھ لے کر جاؤں گا آپ فکرنا کریں میں اسکا خیال رکھوں گا اچھے سے۔

بھائی آپ ایسے کیوں ہو گئے ہیں (مہر نے کچھ لمحے کے توقف سے کہا۔

کیسا ہو گیا ہوں

مطلب پہلے آپ اتنے اچھے تھے ہمارے ساتھ تو اچھے اب بھی ہیں لیکن حورین پہلے آپ اسکا کتنا خیال رکھتے تھے

لیکن اب آپ اسکو کتنے دکھ دیتے ہیں بھائی آپ سمجھتے ہیں کہ اخرازا اور حورین کا قصور ہے لیکن بھائی آپ کو

پوری بات ہی نہیں پتا۔۔۔ ان کا قصور نہیں ہے (مہر کہتی ہوئی چپ ہوئی)

مہر میں دماغ یہ سب قبول نہیں کرتا اور نادل اور آگر دل قبول کر بھی لے نا تو دماغ حاوی ہو جاتا ہے

پھر بھی میں کوشش کروں گا اور حور میرے ساتھ ہی جائے گی آپ ٹینشن نالیں میں خیال رکھوں گا اسکا (ازلان

نے کہتے ہوئے اس کے سر پر چپٹ لگائی۔

ارے مہر تم کب ای (حور کہتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔

کچھ دیر پہلے ہی تم بتاؤ کہ ہر تھی

وہ حور کو لے کر باتیں کرنے میں مصروف ہو گئی جب کے از لان دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا)

~~~~~

از لان حور کو لے کر واپس آ گیا تھا زندگی اسی ڈگر پر رواں تھی از لان کا رویہ پہلے سے بہتر تھا۔

حور کی آنکھ کھلی تو نظر ساتھ پڑی جہاں بیڈ خالی تھا وہ اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھی

کچھ دیر بعد باہر نکلی

نماز پڑھی پھر از لان کا ٹریک سوٹ نکال کر رکھا اور خود قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگ گئی۔

کچھ دیر بعد از لان نماز پڑھ کر آیا ٹریک سوٹ اٹھایا اور واشروم کی جانب بڑھ گیا باہر نکل کر ایک نظر حور پر ڈالی

اور چیزیں لیتا باہر نکل گیا۔

حور کچن میں تھی جب از لان آیا کمرے میں آ کر آفس کے لئے تیار ہوا اتنی دیر میں وہ ناشتہ لئے اندر آ چکی تھی۔



وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی آکر بیٹھ گیا۔  
پھر ایک گلاس میں جوس ڈال کر اسے پکڑایا پھر ٹوسٹ پر جیم لگا کر اسکے آگے کی اور خود بھی ناشتہ کرنے لگا۔ (اور  
یہ تو روز کا معمول تھا

ڈاکٹر کے پاس جانا تھا آج) حور نے ناشتہ کرتے ہوئے اسے کہا۔  
ہم ٹھیک ہے ج پانچ بجے تک آ جاؤں گا تیار ہو جانا (ازلان نے اپنا ناشتہ ختم کرتے ہوئے کہا

ازلان) وہ اٹھنے لگا جب حور نے اسے بلایا  
ہوں (وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

کیا آپ مجھے سی سائیڈ پر لے جائیں گے آج) حور سے اس بات کی توقع نہیں کر رہا تھا وہ

اس نے حور کی طرف دیکھا اسکی آنکھوں میں آس تھی۔  
ہم ٹھیک ہے لے جاؤں گا (ازلان نے کہتے ہوئے کی چین اور والٹ اٹھایا اور خدا حافظ کہتا باہر نکل گیا  
ازلان آپ ایسے کیوں کیوں ہو گئے ہیں (وہ دونوں سی سائیڈ پے واک کر رہے تھے جب حور بولی

کیسا ہو گیا ہوں؟ (ازلان نے اسے دیکھ کر پوچھا جو ازلان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔

اتنے بدل گئے ہیں آپ نے تو کہا تھا آپ کبھی نہیں بدلیں گے (حور دور خلاؤں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

وقت بدل گیا ہے حالات بدل گئے ہیں اور یہاں تک کے لوگ بھی بدل گئے ہیں تو پھر میرا بدلنا تو فطری ہے  
(ازلان نے کچھ لمحوں کے بعد جواب دیا۔

حور اسکے جواب پر بالکل خاموش ہو گئی۔

کیا سب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا شاید آپ جو سمجھ رہے ہوں وہ غلط ہو (وہ پھر ہمت کر کے بولی۔

نہیں کچھ نہیں ٹھیک ہو سکتا اور آنکھوں دیکھا غلط نہیں ہو سکتا سو تم یہ خیال دل سے نکال دو کے کبھی سب کچھ پہلے  
کی طرح ہو گا

وہ بے رخی سی بولتا ہوا حور کے دل میں موہم سی امید کو توڑ گیا۔)



After 8 month

حور دیکھو یہ کتنی پیاری ہے (ہسپتال کے کمرے میں اس وقت گھر کے سبھی افراد موجود تھے۔

مہر نے حور کی بیٹی اٹھائی ہوئی تھی۔

کتنے چھوٹے چھوٹے ہیں اسکے ہاتھ پاؤں

ہاں تو چھوٹی ہے تو ہاتھ پاؤں بھی چھوٹے ہوں گے نا

ندرت بیگم نے اسکی اوٹ پٹانگ سی بات پر مسکراتے ہوئے کہا۔

بھائی اسکا نام کیا رکھیں گے (مہر نے بچی ازلان کو دیتے ہوئے کہا۔

عیشال) ازلان نے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

ماشاء اللہ بہت پیارا نام ہے مینا حورین (مہر نے حور سی تائید چاہی جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی۔

ویسے عیشال کا مطلب کیا ہے ازلان (بیگم مراد نے پوچھا۔

جنت کا پھول مطلب ہے اس نام کا

ماشاء اللہ اچھا اب ہمیں بھی اٹھانے دو تم دونوں بھائی بہن خود ہی کب سے اٹھائے ہوئے ہو عیشال کو (ان کے کہنے پر ازلان نے مسکراتے ہوئے عیشال انھیں دی۔

--❤️❤️

ان آٹھ ماہ میں ازلان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی اور اگر وہ تھوڑا نرم ہوا تھا

تو وہ بھی بچے کی وجہ سے ورنہ کئی باتوں میں اس کا رویہ حد سے زیادہ سخت تھا

اور حور کو لگتا تھا کہ واقعی اس نے ٹھیک کہا تھا کہ اب کبھی بھی سب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

-❤️❤️❤️

حور گھر آگئی تھی اور مہر کے علاوہ باقی سب واپس جا چکے تھے دن گزرتے جا رہے تھے

اور حور وہ تو عیشال کے لئے ازلان کا پیار دیکھ کر حیران تھی کہ کیا وہ شخص ابھی بھی اتنا مہربان ہے۔

تھکے ہونے کے باوجود وہ کئی کئی گھنٹے عیشال کو اٹھائے رکھتا تھا اور وہ بھی باپ سی مانوس ہوتی جا رہی تھی۔

حور کیا ہوا عیشال رو کیوں رہی ہے اتنا (مہر رونے کی آواز سن کر حور کے کمرے میں آئی۔

سوئی ہوئی تھی اب نیند خراب ہو گئی ہے تو رو رہی ہے (حور اسکو تھپکتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

ادھر مجھے دو شاند چپ کر جائے

میرا شونا بے بی چپ چپ (مہر اسے حور سی لیتے ہوئے بولی لیکن اسکا باج اتوانچا ہوتا جا رہا تھا۔

کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہے ایشو (ازلان کمرے میں آتا ہوا بولا اور ہاتھ بڑھا کر اسے مہر سی لے لیا۔

مہر کے بتانے پر اسنے ایک نظر حور پر ڈالی اور ایشو کو لیتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

--♥♥♥♥♥

آج وہ بہت خوش تھا آج اسنے وہ کام مکمل کر لیا تھا جو حماد کر رہا تھا

اسے آج افسوس تھا کہ اسنے اگر تب حماد کی بات سن لی ہوتی تو آج یہ حالات ایسے ناہوتے۔

ہمیشہ خوش رکھو (آج وہ اپنی بہن کو رخصت کرتے ہوئے کہہ رہا تھا اور آنکھیں کسی احساس کے تخت نم تھیں۔

آپ کا بہت شکریہ بھائی کے آپ نے ہمارے لئے اتنا کیا (دعا نے نم آنکھوں سے اخراز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کچھ عرصہ پہلے ہی دعا اخراز کو ملی تھی اور دعا ہی وہ لڑکی تھی جسکی مدد حماد کر رہا تھا

اور جب اخراز کو پتا چلا تو اسکو ایک دفع پھر ندامت ہوئی اور اس نے دعا اور اسکے بابا کی مدد کی

اور اسکی شادی کے سارے اخراجات اٹھائے اور آج وہ بہت خوش تھا کہ اسنے دعا کو بھائی بن کر دکھایا تھا  
آفس سے واپسی پر گھر آیا تو لاؤنج میں حور کو ایشو کو چپ کرواتے ہوئے دیکھا حور کی شکل رونے والی ہوئی ہوئی  
تھی

حور کیا ہوا ہے ایشو کیوں رو رہی ہے (ازلان نے فکر مندی سے پوچھا



پتا نہیں کیا ہوا ہے دوپہر سے روئے جارہی ہے نادودھ پی رہی ہے نہ سو رہی ہے  
حور روہا نسی سے ہوئی

اس کی بات سن کر از لان کوئی یک دم غصہ آیا۔  
تو تم مجھے کال نہیں کر سکتی تھی میں (اس سے آگے وہ بولنے ہی لگا تھا جب حور کی شکل دیکھ کر خاموش ہو گیا  
اور پھر حور سے ایشو کو لے کر باہر کی طرف بڑھا اور حور کو بھی آنے کا اشارہ کیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ہو سپٹل میں تھے  
بچے کو سردی کی وجہ سے نمونیا ہو گیا ہے سے سردی سے بچائیں اور تین دن انجیکشن لگوائیں انشاء اللہ ٹھیک ہو  
جائے گی (ڈاکٹر ہدایات دے رہا تھا

اور اور ڈاکٹر کی ہدایات کو چھوڑ کر حور از لان کے تاثرات دیکھ رہی تھی جو کہ ڈاکٹر کی بات تو سن کے ماتھے پر  
شکنین ابھر آئی تھی۔

ڈاکٹر نے انجیکشن کا بولا تو وہ سارے خوف بالائے طاق رکھ کر ہتھے سے اکھڑ گئی۔

میں اپنی بیٹی کو انجیکشن نہیں لگواؤں گی یہ چھوٹی سی تو ہے انجیکشن کیوں

وہ تو خود انجیکشن سے ڈرتی تھی اور اب ایشو کو سن کر تو اس سے رہانہ گیا۔

اسلام علیکم!

بہمیں اپنے Blog kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

حوریہ ایشو کے لیے ضروری ہے (ازلان نے تحمل سے کام لیتے ہوئے کہا وہ یہاں کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کرنا چاہتا تھا

میں کسی صورت انجیکشن نہیں لگوانے دوں گی (حور اسے ساتھ لگائے بولی۔

ازلان نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور ڈاکٹر کے کمرے کے باہر لے گیا

جھپٹنے کے انداز میں ایشو کو اس سے لیا اور دروازہ بند کر تا ڈاکٹر کی طرف آ گیا۔

جب کہ حور ہکا بکا دیکھتی رہ گئی۔

کچھ دیر بعد ازلان باہر نکلا تو حور کو پریشانی سے ٹہکتے ہوئے پایا ازلان کو دیکھتے ہی وہ فوراً اس کی طرف لپکی۔

لگوا دیا نہ انجیکشن دیکھیں کتنا دور ہی ہے (حور نے ایشو کو لینا چاہا لیکن ازلان ایک نظر اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا

حور کو گاڑی میں بٹھا کر ایشو کو اسے دیا اور خود میڈیسن لینے چلا گیا۔

گھر آتے ہی عشال کو حور سے لیا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

حور بھی ہمت جمع کرتی اندر کی طرف بڑھی۔

کمرے میں ازلان نہیں تھا کمرے سی ملحقہ اسٹڈی کا دروازہ۔ کھولا تو وہ وہاں تھا  
ازلان الیشو کو سلا رہا تھا

آپ فریش ہو جائیں میں الیشو کے پاس ہی ہوں (حور نے ہمت کرتے ہوئے کہا۔

لیکن اس کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے شعلے دیکھ کر خاموش ہو گئی۔  
ازلان الیشو کو سلا کر حور کی طرف متوجہ ہوا

اس نے خود کا بازو پکڑا اور اسے لیے روم میں آگیا۔  
جب کے ہو تو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ڈر رہی تھی۔

آئندہ تم الیشو کے پاس نہیں جاؤں گی نہ ہی اس کا کوئی کام کروں گی (ازلان حور پر گرج رہا تھا۔

پروہ میری بیٹی ہے (حور آہستہ سے منمنائی تھی۔

آج تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے اور اگر اسے کچھ ہو جاتا

تو آئی سویر میں نے تمہاری جان لینے میں بھی دیر نہیں کرنی تھی (وہ دھار سے کہتا ہوا دو قدم آگے بڑھا تھا

جبکہ حور بیسائنتہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ میں اپنے اوپر اختیار کھودوں (وہ ٹہلتے ہوئے اپنے غصے پر قابو کرتے ہوئے بولا۔

پر میں (حور ہلکا سا منمنائی

وہ دھارا تھا۔ (hoor i said out) حور آئی سیڈ اوٹ

اور دو قدم پیچھے ضرور ہٹی لیکن وہاں سے گی نہیں

حور میں کہہ رہا ہو جاؤ یہاں سے (وہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

میں نہیں جاؤں گی یہاں سے (وہ بھی آج مضبوط بنی ہوئی تھی۔

حور (یک دم کہتے ہوئے اس کا ہاتھ اٹھا تھا

حور نے یک دم آنکھیں خوف سی میچ لیں دو موتی بے اختیار آنکھوں سی پھسل گئے تھے چہرہ یک دم۔ زرد ہوا۔  
از لان کا اٹھا ہوا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا اور واپس اسکے پہلو میں آگرا۔

جاؤ ایشو کے پاس لیکن آئندہ میں۔ برداشت نہیں کروں گا (اس کے کہنے پر حور نے آنکھیں کھولیں اور جلدی  
سے اسٹڈی کی طرف بڑھ گئی۔

حور کے جانے کے بعد وہ بے دم سابیٹھ گیا بالوں میں ہاتھ پھرتے پھیرتے ہوئے خود پے کنٹرول کر رہا تھا

جتنی کوشش کرتا تھا کے غصہ ناکرے اتنا ہی غصہ آتا تھا کچھ دیر بعد اٹھا اور نائٹ ڈریس نکال کر واشروم کی  
طرف بڑھ گیا۔

اور حور وہ عشال کے پاس بیٹھی مسلسل رو رہی تھی اب تو ایشال بھی ایک سال کی تھی اور حور نے جتنا صبر ان دو  
سالوں میں کیا تھا بہت کم لوگ کر سکتے ہیں



ہر بات اس کی مانی تھی ہر وہ چیز ہر وہ کام چھوڑ دیا تھا جو کے از لان کو پسند نہیں تھا یا جس سے اس نے منع کیا

تھا گھر والوں سے بات وہ نہیں کرنے دیتا تھے مجرم ناہوتے ہوئے بھی وہ مجرم بن گئی تھی ایک ایسی سزا کاٹ رہی تھی جو غلطی اسنے کی ہی نہیں تھی۔

نے ایک سہارا بیٹی کا دیا تھا ان سب باتوں کے باوجود از لان کی زندگی میں اسکی کوئی اہمیت نہیں تھی اگر اب اللہ

تو وہ اسے بھی چھین رہا تھا سوچتے ہوئے بے اختیار اسنے ایشال کو ساتھ لگا کے خود میں بھینچ لیا

--❤️❤️❤️

کے ساتھ کھیلو آپ بابا کام کر رہے (toys) ایشوا اپنے ٹویز

ہیں نا (از لان لیپ ٹاپ پے کچھ کام کر رہا تھا جب کے وہ بار بار لیپ ٹاپ پے ہاتھ مار کر کبھی کچھ کر دیتی کبھی کچھ۔

ادان نوبار دھولے (از لان نہیں باہر جھولے) اپنی تو تلی زبان میں وہ بول رہی تھی۔

از لان کا بے ساختہ تہقہ لگا

کپڑے سیٹ کرتی حور نے بے اختیار مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

ادان کی ڈول بابا کہتے ہیں (ازلان نے لیپ ٹاپ پیچھے کرتے ہوئے اسے گود میں بیٹھا کر کہا۔

نوںو ادان) اپنا سر نفی میں ہلاتی ہوئی بڑی بڑی آنکھیں جھپکاتی ہوئی بولی۔

چلو کہاں جانا ہے (ازلان اسے اٹھاتے ہوئے بولا

دھولے لینے) جلدی جلدی وہ بولی۔

چلو پھر (ازلان کی چین اٹھاتا ہوا بولا۔

ادان اول) وہ حور کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

اول کیا؟ (وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

جب کے حور مسکرا رہی تھی اسے دیکھ کر۔

اول آداؤ (وہ حور کو دیکھتے ہوئے بولی جب ازلان نے پیچھے دیکھا اور بات سمجھ آئی تو بے ساختہ اس کا ہتھ گونجا۔

اول نہیں بولنے گندی بچی ماما بولتے ہیں (وہ اسکی چھوٹی سی ناک دباتا ہوا بولا۔

آپ جاؤ ایش میں پھر جاؤں گی (وہ اس کے قریب آتی ہوئی بولی۔

ایشو بائے کرتی چلی گئی جب کے حور اسکی باتوں کو سوچ کر مسکرا کر رہ گئی  
میں بہت شرمندہ ہوں۔ مجھے بہت افسوس ہے۔ اس بات کا کہ مجھے اس وقت اپنے حواسوں سے کام لینا چاہیے تھا

۔ مجھے ہمد کی بات سن لینی چاہیے تھی۔ لیکن افسوس کیا وقت واپس نہیں آ سکتا۔

وہ ادا سی سے گویا ہوا۔

بیتی ہوئی باتوں کو وقت کے ساتھ چھوڑ دینا چاہیے جس وقت حماد کی موت ہوئی میں پاکستان میں نہیں تھا

اور مجھے جب پتا چلا تو کچھ دن تو یقین ہی نہیں آیا لیکن حیرت تو قسمت لے کھیل ہیں کوئی کیا کر سکتا ہے (سامنے بیٹھا  
شخص نرمی سے گویا ہوا۔

بس کچھ اختلافات ایسے پیدا ہو گئے تھے چھوٹی چھوٹی رنجشوں سے پتا ہی نہ چلا کہ ب دلوں میں اتنا میل آ گیا بس پھر اس سے آگے اس نے ساری رواداد علی کو سنا دی۔

علی جو کہ حماد کا جگری یار تھا اور اب کافی سالوں بعد پاکستان آیا تھا اور آج اخراز اس سے ملنے آیا تھا۔

اب کمرے میں خاموشی تھی جسے علی کی آواز نے توڑا۔

اب جو قسمت میں تھا وہ تو ہو گیا حماد کے ساتھ میں شروع سے تھا اور مجھے آج بھی کبھی کبھی لگتا ہے

کہ جیسے وہ ہم سب کے بیچ میں ہے اسے کچھ نہیں ہوا لیکن حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے

مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں ہے اخراز اور میں چاہتا ہوں کہ جیسے پہلے تھے ہمارے تعلقات ویسے ہی رہیں (وہ ایک نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا۔

لیکن ان سب میں ایک وجود دروازے کے پار کھڑا گویا بت بن گیا تھا اسکے سر پر تو جیسے آسمان ٹوٹ پڑا تھا

کیا کرتا آیا تھا وہ اتنے سالوں سے کس اذیت کی بھٹی میں جل رہا تھا خود بھی اور اپنے ساتھ بڑے رشتوں کو بھی  
جلارہا تھا

اور سب سے زیادہ جس رشتے کو تکلیف دی تھی اسنے اسکا کیا آج اپنی کہی ہر بات ہر چیز یاد آرہی تھی اپنی کی ہوئی  
ہر نا انصافی۔۔۔۔۔

ازلان (ابھی وہ اپنے ہی خیالوں میں تھا جب علی کی آواز اسے ہوش میں لے آئی۔  
علی کے ساتھ اخر ازانے بھی مر کر دیکھا تھا اسے جسکا کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔

اخر ازان اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا ابھی ازلان کی طرف بڑھنے لگا تھا جب ازلان بھی آگے بڑھا اور آکر اس سے  
لپٹ گیا۔

جب کے اخر ازان پر تو خیر توں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔  
مجھے معاف کر دینا اخر ازان میں اپنے غصے اور انتقام میں اتنا اندھا ہو چکا تھا کہ صحیح کیا ہے

اور غلط کیا ہے یہ تک بھول گیا تھا اتنے سالوں سے مسلسل خود بھی اذیت میں مبتلا تھا اور اپنے عزیزوں کو بھی

اذیت میں رکھا

میری عقل پے تو پٹی بندھ چکی تھی جیسے بس جو آنکھوں سے دیکھا تھا وہی سچ لگا

یہاں تک کے کسی سے پوری بات سننی تک گوارا نہ کی تھی لیکن اب پتا چل چکا ہے کہ سچ کیا ہے

اور جھوٹ کیا ہے میں نے بہت غلط کیا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا (از لان پوری بات کہ کراخرازی کی طرف دیکھا  
جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔

معافی تو مجھے بھی مانگنی چاہیے تم سے غلط تو میں نے بھی بہت کیا سچ ہی کہا ہے غصہ حرام ہوتا ہے تنے بھی غصے میں  
سب کیا اور میں نے بھی۔۔۔۔

او بھئی یہ اب معافی تلافی ختم بھی کر دو تم دونوں یا مجھے رلا کے ہی دم لینا ہے

ابھی اخراز کچھ کہتا جب علی درمیان میں بول پڑا جسکی بات پر دونوں بے ساختہ مسکرا دیے۔)

ویسے ایک ٹریٹ تو ہونی چاہیے تم دونوں کی طرف سے نئی (علی نے مسکراتے ہوئے کہا آنکھوں میں شرارت



تھی۔

پوری دنیا بدل گئی لیکن تم سدا کے بھوکے ہی رہنا (اخراج نے ازلان کی طرف آنکھ دبا کر علی کو کہا۔

اب ٹریٹ دینی پر رہی ہے تو میں بھوکا ہو گیا ہوں چلو کوئی نئی ٹریٹ کے لئے یہ بھی منظور ہے (اسنے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

لے لینا بھوکا کبھی کا (یہ ازلان کی طرف سے تھا  
ویسے ازلان تم یہاں (اخراج نے دل میں آیا سوال پوچھا۔

ہاں وہ ایک پروجیکٹ کے ہم دونوں ساتھ کام کر رہے ہیں تو اسی سلسلے میں آیا تھا (ازلان نے جواب دیا

ویسے یہ بھوکے لوگوں کے ہاں اگر کوئی اے تو چائے پانی نہیں دیتے

اخراج کے کہنے پر ازلان کے بے ساختہ قہقہہ گونجا جس پر علی ایک گھوری سے نواز تا چایے وغیرہ آرڈر کرنے لگا)

- ♥♥♥

حور ایشو کو سلا چکی تھی از لان آج خلاف معمول لیٹ ہو گیا تھا اور حور پریشان تھی

کیوں کے ایسا کم ہی ہوتا تھا کے از لان جب لیٹ ہوتا تھا اور فون کر کے بتا دیتا تھا وہ لاؤنچ میں ہی ٹہل رہی تھی جب گاڑی رکنے کی آواز آئی

اور کچھ ہی لمحوں بعد از لان لاؤنچ میں تھا اور اس کے ساتھ جو شخصیت تھی اسے دیکھ کر تو حور کو جیسے سکتا ہی ہو گیا تھا۔

اور اگلی ساعت میں وہ اخراز کے سینے سے لگی ہوئی تھی کتنے عرصے بعد اپنے بھائی کو دیکھا تھا

اپنے ماں جائے کو آنسو تھے کے رک ہی نہیں رہے تھے اور از لان کو آج اپنے اوپر شدید غصہ آرہا تھا

کیا حال ہے میری گریبا کا (اخراز نے اسے خود سے الگ کر کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں اور ماما بابا لوگ سب کیسے ہیں (وہ ایک ہی سانس میں سب بول گئی

جس پر اخراز کے ساتھ ازلان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔  
سب ٹھیک ہیں اور سب آپ کو بہت یاد کرتے ہیں (اخراز نے اس سے کہا۔

ایشال کہاں ہے  
وہ نیند آگئی تھی اسے تو میں نے سلا دیا (اخراز کے سوال کے جواب میں حور بولی۔

بھی آپکا اگر ملنا ہو گیا ہو تو میری طرف بھی دیکھ لیں ایک شوہر بھی ہے آپکا (ازلان کی شرارت سے بھرپور آواز  
پے حور تو جیسے سکتے میں آگئی

ازلان اور وہ بھی حور کے ساتھ نرمی سے بات کرے مذاق کرے

وہ تو آنکھیں پھاڑے اور منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جو لبوں میں مسکراہٹ لئے اسی کی طرف متوجہ تھا۔  
منہ بند کر لو۔ مکھی چلی جائے گی

ازلان کے کہنے پر اسے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھا اور بولی  
میں کھانا لگاتی ہوں آپ لوگ فریش ہو جائیں۔

خوشگوار مانخول میں کھانا کھایا گیا جب کے حور تو سب سمجھنے سے قاصر تھی کھانے کے بعد چائے کافی کا دور چلا۔

حور کہاں جا رہی ہو (جب کافی دیر بیٹھنے کے بعد وہ اٹھنے لگی تو از لان بولا۔

وہ ایشو کے پاس جا رہی ہوں اٹھنا جائے (حور نے جواب دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں جاتا ہوں ایشو کے پاس تم بیٹھو (از لان کہتا ہوا اٹھا جب کے حور بیٹھ گئی۔

کافی دیر باتیں کرنے کے بعد نیند کے خیال سے وہ دونوں اٹھے اور اب حور کی خیریت ختم چکی تھی کیوں کے اخراز اسے مختصر لفظوں میں ساری بات بتا چکا تھا۔

کمرے میں آئی تو ایشو از لان کے ساتھ کھیل رہی تھی

( اداں اول آدی (از لان حور آگئی

حور کو دیکھتے ہی وہ شروع ہو چکی تھی اور بیڈ سے اتر کر لڑکھتی پڑتی آکر حور کی ٹانگوں کے ساتھ چٹ گئی۔

ماما کے آتے ہی پارٹی بدل لی (ازلان نے خفگی سے کہا جسکا اسنے کوئی اثر نالیا

میرا بے بی اٹھ گیا (حور اسے اٹھا کر اسکے گالوں پر بوسہ دیتی ہوئی بولی۔

اور پھر اسے لے کر صوفے پر بیٹھ گئی جب کے ازلان نائٹ ڈریس نکال کر واشروم جا چکا تھا۔

اب سونا نہیں ہے میری جان نے (حور اسے ہمایاں لیتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

جس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور حور اسے گود میں اٹھا کر بیڈ تک لائی اور سلائے لگی۔

کچھ ہی دیر میں وہ سو چکی تھی۔

معافی مل سکتی ہے (وہ سوچوں کے بھنور میں تھی جب ازلان کی آواز آئی

آپ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے وہ سب سوچیں اور پھر بتائیں کے کیا مجھے معاف کرنا چاہیے

اور کیا میرا اتنا ظرف ہو سکتا ہے کے میں آپ کو معاف کر سکوں میرا اتنا ظرف نہیں ہے

ازلان جب آپ مجھے اتنے سال اس غلطی کی سزا دیتے رہے جو میں نے کی ہی نہیں تو آپ خود کے لئے پھر کیا کہتے ہیں

حور ایک ہوسانس میں سارا بولی چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

میں مانتا ہوں بہت اذیت دی تمہیں لیکن اب میں اپنی ساری غلطیوں کی تلافی کروں گا (اسنے حور کے آنسو صاف کیے

اور مجھے یقین ہے تم جلد مجھے معاف کر دو گی) (ازلان نے کہا اور اسے قریب کرتے ہوئے اسکی پیشانی پر مہر ثبت کی۔

حور کسمسا کر پیچھے ہوئی  
پلیز

اوکے سو جاؤ (ازلان نے بولتے ہوئے نرمی سے اسکا گال تھپتھپایا اور ٹیسرس پر چلا گیا۔

میں کتنے ٹکڑوں میں ٹوٹی

کوئی جانے نا

میں کتنا راتوں میں روئی

کوئی جانے نا

میرا حال جانتا ہے خدا



کیا بتاؤں تجھے

میری داستان ادھوری رہی

کیا سناؤں تجھے

رات اگر از لان کی سگریٹ پھونکتے گزری تھی تو حور کی بھی روتے ہوئے گزری تھی

حور کی جب آنکھ کھلی تو کمرے میں ایک خوشبو سی پھیلی ہوئی تھی چہرہ موڑ کر دیکھا تو ایشو سورہی تھی لیکن از لان کی جگہ خالی تھی۔

گلدان میں سجے ہوئے تھے ۴۴ یک دم نگاہ کمرے کی طرف پڑی جہاں تازہ گلاب کے پھول

کچھ سینئر ٹیبل پڑ پڑے ہوئے تھے نظر ڈرینگ ٹیبل کے آئینے پر پڑی جہاں مختلف کلرز کے کارڈ چسپاں تھے

کے پھول تھے۔ ۴۵ وہ بیڈ سے اٹھی جب نظر سائیڈ ٹیبل پڑی جہاں ایک کارڈ پڑا تھا جسکے ساتھ گلاب

اور حور اس کے احساسات عجیب ہو رہے تھے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کچھ کے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

زندگی میں اچانک یہ موڑ کل تک اسکی زندگی کیا تھی کچھ بھی نہیں

بلکل روکھی روکھی سی ایسے جیسے زندگی پچھلے کچھ سالوں سے ناراض ہو گئی ہو

اس سے جیسے ہر خوشی روٹھ گئی ہو ازلان کارو یہ کتنا برا ہو گیا تھا اسکے ساتھ بلکل انجان ہو گیا تھا وہ اس سے۔۔۔

لیکن اب جب اسے سچ پتا چلا حقیقت معلوم ہوئی تب تب اسکے دل میں یہ احساس جاگا کہ حور بے گناہ ہے تب اسے احساس ہوا۔

اور اگر اب بھی اسے حقیقت پتا نا چلتی تو وہ پوری زندگی ایسے ہی گزار دیتا کیا یہی اہمیت تھی اسکی زندگی میں حور کی

---

ابھی وہ سوچوں کے بھنور میں تھی جب دروازہ کھلا اور اسکی سوچوں کا ارتکاڑ ٹوٹا وہ فریش فریش سا ٹریک سوٹ میں ملبوس اسکے سامنے تھا

اور اسی کو دیکھ رہا تھا۔

گڈ مارنگ ڈیروائف (وہ نرم لہجے میں کہتا ہوا بلکل اسکے سامنے آکھڑا ہوا۔

حور ایک نظر اس پڑڈال کر آگے بڑھ گئی۔

کیا اچھا نہیں لگا کچھ (وہ اپنی سیاہ آنکھیں اس پڑگاڑے سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا۔

جن کی زندگی بے رنگ ہوا انھیں کچھ اچھا نہیں لگتا اور آپ کو یہ سب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

اس سب سے میری زندگی کا وہ تلخ دوڑ وہ تلخ یادیں میرے ذہن سے مٹ نہیں سکتیں  
وہ ادا سی بڑھے لہجے میں کہتی آگے بڑھ گئی جب کے ازلان کے چہرے پڑاک تلخ مسکراہٹ رینگ گئی۔)

اب جو بویا ہے وہ کاٹنا تو پڑے گا (خود سے برابر اتے بڑھاتے ہوئے وہ سوئی ہوئی عشاں کی طرف متوجہ ہوا  
- ☺☺☺☺ -

ازلان تو ناشتہ کرنے کے بعد آفس چلا گیا تھا اور اخر از وہ دیر سے سو کر اٹھا پھر ناشتہ کر کے عشاں کے ساتھ کھیلنے  
میں مگن ہو گیا

ارے اشو تو ماموں کے آتے ہو ماما کو بھول گئی (حور اشو کو اخر از کے ساتھ مگن دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی۔

ہماری اشو ہے ہی اتنی اچھی بچی بلکل اپنے ماموں پڑ گئی ہے ہے ناشو

اکرا زور کی طرف دیکھ کر مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا اور آخر میں اشو سے تائد چاہی جس پڑا نے زور زور سے سر ہلایا

جیسے ساری سمجھ آگئی ہو لیکن یہ تو اخر از نے ہی اسے سیکھایا تھا کہ وہ جو بھی بات کرے بس سر ہلانا ہے۔  
بلکل بلکل بھائی بس پوری دنیا میں ایک آپ کی بھانجی اور ایک آپ ہی تو اچھے ہیں (حور تو اشو کے رد عمل پڑسلگ کر بولی۔

دھائی دھائی (بھائی بھائی) (اشو شروع ہو چکی تھی آج کل وہ جو بھی بات کرتا بس اسی کو ریپیٹ کرتی تھی اور ابھی بھی اسنے یہی کیا تھا۔

اف اشو گندی بات ماموں بولتے ہیں نا (حور نے اسے سمجھایا جس پڑا نے حسب عادت زور شور سے سر ہلایا اور دوبارہ سے اپنے کھلونوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔

بھائی آپ کب جا رہے ہیں واپس وہ میں سوچ رہی تھی کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں (حور نے اخرا سے کہا۔

میں آج کل تک جاؤں گا ٹھیک ہے آپ از لان سے پوچھ کر تیاری کر لینا اپنی

اخرا جواب دیتے ہوئے فون کی طرف متوجہ ہوا جہاں کال آرہی تھی وہ حور کو اشارہ کر کے باہر کی طرف بڑھا۔

جب کہ حور سوچ رہی تھی کہ از لان تو پتا نہیں اسے جانے دے گا بھی یا نہیں پڑا اب جب سب کلیر ہو چکا تھا

تو اب اسے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے تھا اس نے تو اتفاقاً شادی کی تھی تو اب جب بات ہی کلیئر ہو گئی ہے تو اسکا کوئی حق نہیں بنتا اسے روکنے کا

لیکن شام کو جب از لان آیا اور روم میں بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا حور خاموشی سے آکر بیڈ کے کنارے پے ٹک گئی

جب کہ وہ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا نظریں سامنے پڑے لیپ ٹاپ پر تھیں۔

وہ جتنا بھی اس سے بدگمان تھی ناراض تھی لیکن اسکے غصے سے بھی خائف تھی وہ مسلسل اپنے ہاتھوں کی انگلیوں

کو آپس میں مسل رہی تھی۔

کوئی بات کہنی ہے کیا (کچھ دیر بعد از لان نے پینا سرائٹھالے پوچھا جس پڑحور کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کے اسے کیسے پتا چلا۔۔

آپ نے مجھے سے شادی اپنے بدلے کے لئے کی تھی نا (کچھ توقف کے بعد حور بولی جس پڑاز لان نے سرائٹھا کر اسے دیکھا

پھر لیپ ٹاپ بند کرتا ٹانگیں سامنے ٹیل پڑرکھے گود میں کشن رکھ کر مکمل طور پڑاسکی طرف متوجہ ہوا۔

جواب اسکے اس طرح دیکھنے پڑمزید پزل ہو رہی تھی۔  
تو۔۔۔ (از لان نے اسے خاموش پا کر سوال کیا۔

تو یہ کے اب آپکا بدلہ پورا ہو گیا ہے نا تو میں اب اخرا زبھائی کے ساتھ واپس جانا چاہتی ہوں

حور نے ہمت کر کے کہ تو دیا تھا لیکن اب اسکے جواب کی منتظر تھی جس کی حور کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے)



کشن پڑ گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

ہم تو تم گاؤں جانا چاہتی ہو ٹھیک ہے میں کچھ دن ٹک خود تمہیں لے جاؤں گا گاؤں جتنے دن چاہے رہ لینا

لیکن آئندہ کے بعد میں تمہارے منہ سے چھوڑنے والی بات ناسنوں باقی تم نے ناراضگی دکھانی ہے وہ تمہارا حق ہے یہاں اسی کمرے میں اسی گھر میں رہ کر جتنے مرضی باتیں

سنانی ہے ناراضگی دکھانی ہے میں جی جان سے تیار ہوں تمہیں منانے کے لئے

لہجے کے برعکس آواز میں نرمی تھی اور آخر میں وہ کچھ شوخ ہوا اور حوروہ سوچ رہی تھی کے اب اچھی پھسی

اور پھر اگلے دن ہی اخراز چلا گیا تھا جس پڑ حور نے منہ پھلایا ہوا تھا  
پانچ منٹ میں ریڈی ہو جاؤ شاپنگ کرنے چلتے ہیں

ازلان روم میں آتا ہوا حور سے بولا جو کے کارٹون لگے دیکھنے میں مگن تھی

اور اشو کو از لان نے اٹھایا ہوا تھا۔

اسے کارٹون دیکھتے دیکھتے کر از لان کے چہرے پڑ مسکراہٹ در آئی  
مجھے نہیں جانا شاپنگ پے (حور نے نظریں ٹی وی پڑم کر زکیے جواب دیا اور یہ شادی کے بعد پہلی دفع تھا

جب از لان اسے شاپنگ پڑ لے کر جا رہا تھا اور نہ تو خود ہی اسکے لئے کر لاتا تھا  
کیوں نہیں جانا شاپنگ پے (از لان اسکے ہاتھ سے ریموٹ لیتا ٹی وی اف کر چکا تھا

حور اب غصے سے اسے گھور رہی تھی۔

بس میری مرضی میں نے نہیں جانا اور کارٹون لگائیں جو میں دیکھ رہی رہی تھی

حور منہ فلا پھولا اس سے کہہ رہی تھی۔)

جب کے عشال کارپٹ پر دونوں سے بے نیاز کھیل رہی تھی

عشال کو میں لے کر جا رہا ہوں پانچ منٹ میں باہر اور نہ عشال کی جگہ تمہیں اٹھا کے لے کے جاؤں گا

ازلان شرارت سے کہتے ہوئے عشال کو اٹھایا اور ایک نظر حور پر ڈال کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

جب کے حور اسکی بات پر غصے اور حیا سے لال ہو گئی پھر کچھ سوچ کر اٹھی اور کمرے کی طرف بڑھی۔

ازلان باہر اسکا ویٹ کر رہا تھا اسے یقین تھا کہ حور ضرور آئے گی اور کچھ ہی دیر بعد وہ آتی دکھائی دی

ریڈ کلر کی شرٹ کے ساتھ سکن کلر کا کپری پہنے جو کے اس پر کافی سوٹ کر رہا تھا ساتھ سکن کلر کی شال لئے۔

اسکے آتے ہی ازلان نے فرنٹ ڈور کھول دیا حور خاموشی سے آکر بیٹھ گئی۔

ایشو ما پاس آجاؤ (حور نے کہتے ہوئے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا جو ازلان کی گود میں تھی

نوماما میں بابا پاش (وہ کہتی ہوئی مزید ازلان کے ساتھ لگی جب کے حور بس دیکھ کر رہ گئی

ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھی وہ ازلان کے سامنے حور کی کوئی پروا نہیں بس ازلان ہونا چاہیے

اور عشال کی ٹوٹی پوٹھی باتیں اور سوالات جو وہ کرتی رہتی تھی۔

حور اسکی بات پر منہ بنا کر باہر دیکھنے لگ گئی لیکن از لان کے ہونٹوں پر پر اسرار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

اس نے گاڑی کی سپیڈ آہستہ کرتے ہوئے عیشال کے کان میں کچھ کہا اور دوبارہ ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا

ماما پاش آنا ہے (کچھ دیر بعد ایشو حور کی طرف باہیں پھیلا کر بولی

میرے بے بی نے میرے پاس آنا ہے (حور نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا اور اسکے سرخ سفید پھولے ہوئے گالوں پر چٹا چٹ پیار کیا پھر اسکے ساتھ باتوں

میں لگ گئی اور عیشال کے سوالوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

حور یہ کیسا ہے (از لان ایک بلیک ڈریس اسکے سامنے کرتے ہوئے بولا

کیوں کے وہ جب سے اے تھے از لان حور کی بے توجہی دیکھ رہا تھا۔

حور نے جب دیکھا تو وہ بلیک کلر کی شرٹ جس کے دامن پر خوبصورت کام ہوا تھا حور کو بھی وہ پسند آئی تھی۔

از لان حور کی آنکھوں میں پسندیدگی دیکھ کر سمجھ گیا تھا۔

کافی چیزیں لینے کے بعد بھی ازلان کے ماتھے پر شکن نہیں آئی تھی۔

اب تو حور بھی جان بھوج کر جن چیزوں کی اسے ضرورت نہیں تھی وہ بھی لے رہی تھی۔

کافی ساری چیزیں عشاء کی لیں تھیں  
گھر چلیں میں تھک گئی ہوں (کافی دیر بعد وہ بولی تھی۔

او کے کوئی اور چیز نہیں لینی؟) (ازلان کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا اور اس کے ہم قدم چلنے لگی۔

کچھ ہی دیر بعد گاڑی ریسٹورنٹ کے آگے رکی تھی حور نے بے ساختہ ازلان کی طرف دیکھا تھا۔

ڈنر کر کے چلتے ہیں ہوں (ازلان اسکی سوالیہ نظروں کے جواب میں بولا تھا عشاء پہلے ہی سوچکی تھی

ازلان اپنی سائیڈ سے دروازہ کھول کر نکلا اور آکر حور کی طرف کا دروازہ کھول کر عشاء کو اس سے لیا

جب کے حور تو خیر ان ہو رہی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے پہلے والا ازلان واپس آگیا ہو جو اسکی کیئر کرتا تھا جسے

اسکا احساس تھا

ازلان نے فیملی کمین لیا تھا تاکہ حور ایزی رہے  
کھانا آرڈر کرو (ازلان) نے اسکی طرف مینیو کارڈ کرتے ہوئے کہا

جب آج تک ہر چیز میں آپ کی مرضی کی ہوئی ہے تو یہ بھی آپ خود ہی آرڈر کر لیں

حور نے کارڈ واپس ازلان کی طرف کرتے ہوئے کہا  
ازلان نے حور کو دیکھا جسکی آنکھوں میں شکوہ تھا

ہاں تو اسی لئے کہ رہا ہوں تم کروان فیکٹ اب سے ہر چیز تم اپنی مرضی کے مطابق کرنا چلو شباش کرو (ازلان  
اسکی بات کا اثر لئے بغیر بولا

حور بھی بغیر کوئی اثر لئے بیٹھی رہی لا پرواہی سے ارد گرد دیکھتی رہی۔  
ٹھیک ہے پھر آج رات یہیں گزارتے ہیں کیوں کے آرڈر تو تم ہی کرو گی (وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا اور حور  
کو غصہ دلا گیا۔



حور بھی اپنے نام کی ایک تھی لیکن ازلان کی پر شوخ نظریں اسے کنفیوز کر رہی تھیں وہ سکون سے بیٹھا اس پے  
نظریں گاڑے اسے بے سکون کر رہا تھا

وقت گزر رہا تھا حور نے چوڑی نظروں سے ازلان کی طرف دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے دیکھنے پر نچلا ہونٹ  
دانتوں تلے دبا کر آئی برواٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

حور نے اسے دیکھا اور پھر منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کارڈ پکڑ لیا ازلان نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی اور ویٹر کی بلایا  
کھانا کھاتے ہوئے وہ گاہے بگاہے حور کو دیکھ رہا تھا

ایک بات پوچھوں (حور نے یک دم کھانے سے ہاتھ روک کر کہا  
ہمم پوچھو

گاؤں کب لے کر جائیں گے (اس نے قدرے توقف سے کہا  
امم کچھ کام ہیں وہ کر کے جلد ہی چلیں گی) ازلان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا

حور اسکا جواب سنتے ہی واپس کھانے کی پلیٹ پر جھک گئی۔

گھر آتے ہی حور سو گئی تھی۔

-----

حور کچھ دن پہلے جو فائل تمہیں دی تھی وہ لا دو (ازلان نے کمرے میں آتے ہوئے حور سے کہا

وہ سکون سے بولتے ہوئے حور کا سکون تباہ کر گیا تھا  
کیوں کے جس فائل کی وہ بات کر رہا تھا وہ تو کب کی اپنے انجام کو پہنچ گئی تھی

حور کبھی اسے دیکھتی تو کبھی ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی  
کوئی پریشانی ہے کیا (ازلان نے اسکی نظروں کا ارتکاز اپنے اوپر محسوس کر کے پوچھا

ازلان وہ فائل وہ میں (وہ سخت خوفزدہ تھی اس سے  
وہ کیا) (ازلان صوفے سے اٹھ کر اسکے قریب آتے ہوئے بولا

وہ میں نے ٹیبل پر رکھی ہوئی تھی پر غلطی سے مجھ سے اس پر چائے گر گئی اور وہ (بات کرتے کرتے وہ رک کر  
ازلان کو دیکھنے لگی۔

اور وہ خراب ہو گئی ہوں (ازلان نے کہتے ہوئے اپنے بازو اسکی کمر کے گرد حائل کیے

حور نے نظریں اٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔  
ازلان اسکی آنکھوں میں خوف کے ڈورے صاف دیکھ سکتا تھا  
کوئی بات نہیں وہ فائل مجھے تم سے زیادہ عزیز نہیں ہے (ازلان نے کہتے ہوئے اسے قریب کیا

حور کی دھڑکن تیز ہونے لگ گئی ٹانگیں کانپ رہیں تھیں اس نے ازلان کو دور کرنے کی کوشش کی لیکن اسکی  
گرفت مضبوط تھی۔

ازلان نے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ اوپر کیا تھا حور نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر رکھیں تھیں

آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے لیکن ازلان نے انھیں بے مول ہونے سے بچا لیا اور اپنے ہونٹوں سے  
چن لیا تھا  
یش عشال رورہی ہے

حور نے کانپتی آواز میں کہا تھا  
وہ سو رہی ہے (ازلان اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکراتے ہوئے بولا

پ پلینز (حور کے کہنے پر اس نے حور کے ہونٹوں اپنے پیار کی نشانی چھوڑی اور اسے نرمی سے الگ کیا۔  
حور تو وہاں سے ایسے بھاگی جیسے گدھے کے سر سے سینگ  
دل ایک نینے احساس سے دھڑک رہا تھا اک انوکھی لے پے دھڑک رہا تھا دل چاہتا تھا

ساری پرانی رنجشیں سارے غم سب کچھ بھول کر

از لان کی باتوں کا یقین کر لے ایک نئی زندگی اسکے سنگ گزارے

لیکن پھر اپنے ساتھ ہوئی وہ زیادتیاں وہ ظلم سب یاد آتا تھا

جب بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ سزا کاٹ رہی تھی اسکے اعتبار ٹوٹا تھا

اور اگر ایک دفع اعتبار ٹوٹ جائے تو پھر بڑی مشکل سے دل اس انسان کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی تو عرصہ  
گزر جاتا ہے

اعتبار دوبارہ قائم ہونے پر اب بس یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا

کے ان دونوں کے بیچ کب سب سہی ہو گا کب اسکا اعتبار دوبارہ قائم ہو گا  
- ☺☺☺☺ -

عشال کیوں تنگ کر رہی ہو سو جاؤ نا (حور جھنجھلائی ہوئی)

آواز میں بولی جو مسلسل کھیلنے میں مگن اور سونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

نی مامانی نبی ترنی (کرنی) وہ حور کی گود سے نکلتے ہوئے بولی۔

عشال مجھے غصہ مت دلاؤ سو جاؤ ورنہ میں نے پٹائی لگانی ہے

آپ کی اب (حور قدرے میں بولی پکڑ پکڑ کر اسکے بازو درد کرنے لگ گئے تھے

لیکن عشال سونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

نی ماما بابا پاش دانا ہے (بابا پاس جانا ہے

وہ حور کا دوپٹہ پکڑ کے کھینچتی ہوئی بولی۔)  
عشال ابھی نی نی کر لو نا جب اٹھو گی تب بابا آجائیں گے (حور اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولی۔

نو ما ما دھی دانا (ابھی دانا) وہ ضد کرتی ہوئی بولی  
عشال (حور کی آواز قدرے اونچی ہوئی  
کیا ہوا ہے بھی کیوں ڈانٹ رہی ہو میری ڈول

کو (ازلان روم میں داخل ہوتے ہوئے بولا  
جب کے ازلان کو دیکھ کر تو عشال کی باچھیں کھل گئیں۔

ڈانٹوں نا تو اور کیا کروں صبح سے تنگ کیا ہوا ہے آج اس نے ابھی بھی نہیں سو رہی  
غصے میں بولتے بولتے حور کا لہجہ روہانسی ہو گیا۔)

بابا ما دندی (عشال ازلان سے چمٹتے ہوئے بولی  
جس پر ازلان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔  
گندی بات ایسے نہیں کہتے ڈول (ازلان اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا۔



اب بابا عشال کو باہر لے کر جائیں گے لیکن پھر ماما کو تنگ نہیں کرنا وہ کے (ازلان کے کہنے پر اس نے زور شور سے سر ہلایا۔

تم ریٹ کر لو تھک گئی ہو گی (ازلان حور سے کہتا ہوا اسے لے کر باہر نکل گیا

جب کے حور نے سوچا کہ وہ بھی تو تھکا ہوا ہو گا لیکن پھر سوچوں کو جھٹکتی ہوئی

کچھ دیر آرام کی غرض سے لیٹ گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے نیند کی وادیوں میں اتر گئی جب دوبارہ آنکھ کھلی تو روم میں اندھیرا اچھایا ہوا تھا۔

چہرہ موڑ کے دیکھا تو لیمپ کی روشنی میں ازلان کا چہرہ نظر آیا جو کے موبائل پر کچھ کر رہا تھا۔

حور آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ بیٹھی ازلان نے ایک نظر اسے دیکھا اور دوبارہ سے موبائل پر نظریں جمادیں۔

حور نے ٹائم دیکھنے کی کوشش کی تو ادراک ہوا کہ رات کے دس بج چکے ہیں عشال درمیان میں مٹو خواب تھی۔

آپ نے کھانا کھا لیا (حور اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

امم بھوک نہیں ہے مجھے (ازلان کے جواب پر خاموشی سے باہر کی طرف بڑھ گئی

کچھ دیر بعد لوٹی تو ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں دو کپ تھے۔

روم میں از لان نہیں تھا وہ خاموشی سے ٹیرس کی طرف بڑھ گئی وہاں وہ ریٹنگ پے دونوں کہنیاں ٹیکے کھڑا تھا

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

حور کے دیکھ کر سیدھا ہو کر کپ پکڑا۔

حور اپنا کپ لے کر اندر جانے لگی جب اس نے ہاتھ پکڑ کر روکا

اب دونوں خاموشی سے کوئی پی رہے تھے ایک کی نظریں آسمان کی طرف تھیں

تو دوسرے کی اسکے چہرے پر رات کی خاموشی میں ان کے دل بول رہے تھے فضا میں خنکی تھی۔

ستاروں کے بغیر آسمان کتنا خالی خالی خالی لگتا ہے نا۔۔۔ یا شاید جن کے دل ہی خالی ہو گئے ہوں انھیں ایسا لگتا ہے (حور آسمان پے نظریں جمائے ہوئے بولی

ہم لیکن جس طرح آسمان پر ستارے آجاتے ہیں اسی طرح ویران دل کو بھی آباد کیا جاسکتا ہے خوشیاں لائی جاسکتی ہیں

از لان اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے بولا۔)  
شاید لیکن جب انسان کے روح پر گھاؤ لگتے ہیں نا پھر اسکی زندگی میں خوشیاں بڑی مشکل سے آتی ہیں

پھر انسان کا دل بھی مردہ ہو جاتا ہے (وہ کھوئی کھوئی آواز میں بولی  
تم ایک دفع مجھ پر اعتبار کرو تمہاری پوری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گا صرف ایک بار۔۔۔

آپ کو پتا ہے اعتبار ایک بار ہی ہوتا ہے اور جب مجھے آپ پر اعتبار تھا

آپ پر مان تھا تب میرا یہ اعتبار میرا یہ مان آپ نے ہی توڑا تھا

صرف ایک غلط فہمی کی بنا پر میری زندگی خراب کی کبھی ایک دفع بھی پوچھا کہ پوری بات کیا ہے کبھی میرا یقین کیا

صرف اپنی غلط فہمی کی بنا پر مجھے قصور وار ٹھہرایا اور اب جب آپ کو حقیقت معلوم ہو گئی ہے تب----

اگر کبھی حقیقت پتانا چلتی تو میں نے تو پوی زندگی اسی پکی میں پس جانا تھا

کیسے کروں آپ کا اعتبار آپ خود بتائیں اور اب اگر کل کو پھر ایسا کچھ ہو تو آپ پھر سے یہی سب کریں گے

اور ایک دفع پھر میرا اعتبار ٹوٹے گا اور اگر اب میرا اعتبار ٹوٹ گیا تو میں زندہ نہیں بچوں گی (بولتے بولتے وہ ہانپ گئی تھی)

آنکھوں سے اشک رواں تھے ازلان نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا اور وہ تودم بخود رہ گیا تھا آج حور کی باتیں سن

کر اور واقع وہ سہی بول رہی تھی۔

حور تم خود سوچو جو میری آنکھوں نے دیکھا میں تو اسی پر بھروسہ کرنا تھا اور مجھے تم سے تب شکایت تھی

کے تم نے اخراز کو روکا بھی نہیں لیکن جب تم مجھ سے اخراز کے بارے میں بات کرنے آئی تھی

تب پتا نہیں کیسے میرے اندر انتقام کالاوا بنا تھا مجھے دھچکا لگا تھا

کے تم سب جانتے ہوئے بھی اسی کی حمایت کر رہی ہو اور پھر میں اسی سب میں اندھا ہوتا گیا (ازلان اسے سمجھا لے کھڑا اس پے سچائی آشکار کر رہا تھا۔

حور نے کوئی بات ناکی ایک دفع پھر دونوں کے درمیان جامد خاموشی تھی جسے کچھ دیر بعد ازلان کی آواز نے توڑا۔

کل ہم لوگ گاؤں جاس گے تم چاہو تو واپس آ کر اپنی پڑھائی دوبارہ سٹارٹ کر سکتی ہو

مجھے کوئی مسد نہیں عشال کے لئے میں کیئر ٹیکر رکھ لوں گا تم اپنے ادھورے خواب  
اپنی خواہشیں پوری کر سکتی ہو میں پورا پورا ساتھ دوں گا۔

میں اپنی بچی کو دوسروں کے حوالے نہیں کر سکتی اور خواہشات تو زندگی کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں

خیر یہ موضوع اب پھر کبھی کے لئے رکھتے ہیں اندر چلو سردی بڑھ رہی ہے اور اگر کوئی

چیز لینی ہے تو کل میرے ساتھ چل کے لے لینا (وہ ایک بازو اسکے کندھے پر پھیلائے اسے لئے اندر آگیا۔

آپکالپ ٹاپ لے لوں؟ (حور کمرے میں آکر بولی  
ضرور لیکن اس وقت؟

وہ نیند تو آئی نہیں تو میں نے سوچا کوئی مووی دیکھ لوں  
چلو پھر مل کر دیکھتے ہیں آجاؤ (وہ کہتا ہوا لپ ٹاپ اٹھا کر بیٹھ گیا اور حور بس اسے دیکھ کر رہ گئی

آج ان دونوں نے گاؤں روانہ ہونا تھا حور کی تو خوشی دیکھنے کے لائق تھی



آج کتنے عرصے بعد وہ گاؤں جا رہی تھی سب اپنوں کے بیچ اسکی خوشی دیدنی تھی

اور یہ بات از لان بھی محسوس کر رہا تھا عشال کو تیار کر کے خود بھی تیار ہو کر وہ اب از لان کا انتظار کر رہی تھی جو کسی کام سے گیا تھا

تنگ آکر اس نے تیسری دفع پھر اسے کال ملائی لیکن بیل جانے کے باوجود کال نہیں اٹھائی جا رہی تھی

اسے اب غصہ آنے لگا  
کچھ ہی دیر بعد از لان لاؤنچ میں داخل ہوا اسے دیکھتے ہی حور کو غصہ آنے لگا۔

کہاں تھے آپ اتنی دیر سے انتظار کر رہی ہوں کال بھی پک نہیں کر رہے تھے (حور نان اسٹاپ شروع ہو چکی تھی

اور از لان کو اسے روایتی بیویوں کو طرح دیکھ کر بے ساختہ مسکراہٹ اسکے چہرے پر دوڑ گئی۔  
پانچ منٹ ویٹ کرو میں فریش ہو کر آیا اسے کہتے ہوئے وہ روم کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ روانہ ہوئے گاڑی میں بالکل خاموشی تھی جسے عشال کے سوال توڑتے تھے۔  
کبھی کبھی کوئی از لان حور سے کر لیتا تھا۔ جرکا وہ ہوں ہاں میں۔ جواب دیتی تھی۔

جس وقت وہ لوگ گاؤں کی حدود میں داخل ہوئے تھے پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے

شام اپنے پر پھیل رہی تھی کیا کیا نایاد آیا تھا اسے گاڑی جب پورچ میں رکی تو حور باہر نکلی اور دیکھ کر خیران رہ گئی

کے سامنے گھر کے سب افراد کھڑے تھے

بڑے بابا بابا ماما تائی امی مہر اخراز سب کی آنکھیں نم تھیں لیکن چہروں پر خوشی تھی وہ سب سے باری باری ملی تھی

اور عشال تو کبھی کسی کی گود میں اور کبھی کسی کی۔

از لان جب مراد راؤ سے ملنے لگا تو انہوں نے ایک پر شکوہ نگاہ ڈال کر اسے گلے لگایا

سوری بابا (وہ شرمندہ شرمندہ سا بولا

چلو دیر اے درست اے) (اسے ساتھ لگائے وہ اندر کی طرف بڑھے

سب باتیں کر رہے تھے جب از لان اٹھ کر حور کی ماما کے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھا  
وہ چونک کر اسے دیکھنے لگیں۔

میں بہت شرمندہ ہوں چچی اپنے کیے پر میں نے بہت دکھ دیے آپ سب کو بہت اذیت دی سب کو سب کو  
میرے اوپر مان تھا

اور میں نے وہ مان ہی توڑ دیا آپ سب کو غلط سمجھتا رہا لیکن غلط میں خود تھا (وہ نادم نادم سا گویا ہوا

تکلیف تو بہت ہوئی تھی بیٹا جان سے عزیز بیٹی کو جب دکھ میں دیکھتی تھی  
لیکن مجھے امید ہے کہ اب اسکی زندگی کے برے دیں ختم ہو گئے ہیں

نے چاہا تو خوشیاں ہی ہوں گی اسکی زندگی میں اور مجھے امید ہے اب کی بار میرا یہ بھروسہ میرا مان نہیں اب اللہ  
ٹوٹے گا

انہوں نے کہتے ہوئے اسکے سر پر بوسہ دیا۔)

پھر خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔  
حور اور مہر عشال کو سلانے کے لئے اٹھ گئیں

باتوں ہی باتوں میں وقت گزرنے کا پتا ہی ناچلا جب وہ کمرے میں آیا تو حور اور عشال ندراد تھیں

یک دم اسے پریشانی نے آن گھیرا کچھ سوچ کر حور کا نمبر ملا یا لیکن بیل جانے کے باوجود کال اٹھائی نہیں جا رہی تھی۔

حور مہر کے ساتھ اپنے گھر آگئی تھی کافی دیر مہر اور وہ باتیں کرتی رہیں

پھر مہر شب خیر بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور حور بھی سونے کی غرض سے لیٹ گئی ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی

جب موبائل کی بیل بجی وہ آنکھیں بند کیے لیٹی رہی چہرے پر مسکراہٹ تھی موبائل بج بج کر بند ہو چکا تھا۔

کچھ دیر بعد پھر سے کال آنے لگی حور نے نمبر دیکھا تو مسکراہٹ گہری ہو گئی

کال اٹھالی لیکن بولی کچھ نہیں  
کہاں ہو حور (فون سے اسکی فکر مند سی آواز آئی)

میں کمرے میں ہوں (حور نے جواب دیا چہرے پر شرارتی مسکراہٹ آگئی تھی۔  
کمرے میں تو نہیں ہو حور سچ بتاؤ کہاں ہو اور عشال (وہ ہنوز الجھا ہوا تھا

ہاں تو میں نے کونسا بولا تھا کے میں آپ کے کمرے میں ہوں میں تو اپنے کمرے میں ہوں اور عشال سوئی ہوئی ہے  
(اسنے ازلان کے سرپے دھماکا کیا۔

کیا مطلب وہاں کیوں (وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔  
میرادل کر رہا تھا اسلئے اور اب میں کچھ دن یہیں رہوں گی۔  
وہاں کیوں رہو گی صبح چپ چاپ واپساؤ اور ویسے بھی دن کو تم چاہے ادھر رہنا یاد دہر۔۔۔۔  
جی نہیں میں نے بول دیا ہے تو اب میں کچھ دن یہیں رہوں گی اور اب مجھے نیند آئی ہے

میں فون بند کرنے لگی ہوں شب خیر (شرارت سے کہتی وہ فون بند کر چکی تھی جب کے دوسری طرف ازلان

دانت پس کر رہ گیا جب آنکھیں بند کیے لیٹا تھا تو حور کے بدلے بدلے انداز سوچ کر لبوں پر مسکراہٹ آگئی

---😊😊😊

اخرا ز کمرے میں آیا تو مہر کھڑکی کے پاس کھڑی کسی سوچ میں گم تھی آہٹ پر بھی متوجہ نہ ہوئی

اخرا ز نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر پیچھے مڑی اخرا ز نے اسے دیکھا تو بے اختیار پوچھا  
مہر طبیعت ٹھیک ہے؟

ہوں ٹھیک ہوں میں (اس نے اداس لہجے میں جواب دیا  
پھر کیا سوچ رہی ہو کوئی پریشانی ہے کیا؟

عشال کتنی پیاری ہے چھوٹی سی اسکی باتیں اتنی پیاری حرکتیں ہیں ہمارے نصیب میں یہ خوشیاں کیوں نہیں ہیں

اب تو جو چچی یا ماما پاس انکی دوست یا رشتے دار آتی ہیں پوچھتی ہیں پھر

طرح طرح کی باتیں (وہ بولتے بولتے پھسک کر رودی  
جب کے اخرا ز لب بھیجنے اسے سن رہا تھا



وہ کافی دنوں سے اسکی اداسی نوٹ کر رہا تھا اور اب چاہتا تھا کہ اسکے دل کا غبار نکل جائے۔

شش چپ مہر لوگ تو کسی حال میں خوش نہیں ہوتے اور یہ ہماری زندگی ہے جب ہمیں کوئی مسئلہ نہیں تو پھر لوگ چاہے جو مرضی کہیں

کی دین ہے وہ جب چاہے دے دے ہوں (آخر ازا اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔ اور یہ تو اللہ

لیکن مجھے ڈر لگتا ہے ہر وقت دل کو ایک دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں آپ لوگوں کی باتوں میں آکر مجھے چھوڑنا دیں میں کیسے جیوں گی

مہر ادھر دیکھو (وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے بول رہا تھا۔

تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے کیا میں اپنی آخری سانس تک تمہارا ساتھ نبھاؤں گا یہ میرا دل اسکے دھڑکنے کی وجہ تم ہو اور تم سے جدا ہو کر میں جی سکوں گا

ایسی فضول باتیں آئندہ اپنی اس چھوٹے سے دماغ میں نہیں لانی ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا ہوں (مصنویٰ خفگی سے کہتے ہوئے اسے مہر سے تائید چاہی

مہر نے اثبات میں سر ہلایا آخر ازانے محبت سے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے اور اسے اپنے حصار میں لیا دو دونوں سے حور اپنے روم میں سو رہی تھی اور ازلان کی بہت کوششوں کے بعد بھی اسکے ہاتھ نہیں آرہی تھی

حور یار بھائی کہ رہے تھے کہ تمہارا سپورٹ لینا ہے انہوں نے (وہ اور مہر کچن میں تھی جب مہر یاد آنے پر بولی

انہوں نے کیا کرنا ہے اچھا میں دے دوں گی (حور نے خیران ہوتے ہوئے کہا۔

حور ایک بات پوچھوں (مہر نے چائے کا کپ منہ سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

ہاں پوچھو

بھائی اب ٹھیک ہیں نا تمہارے ساتھ مطلب تم نے بھائی کو معاف کر دیا نا (حور نے بات کرنے کے لئے منہ کھولا

تھا جب مہر بولی

دیکھو حور بے شک وہ میرے بھائی ہیں لیکن انہوں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ تم چاہو تو انہیں سزا بھی دے سکتی ہو

ان سے علیحدہ بھی ہو سکتی ہو ہم سب کوئی مسئلہ نہیں ہو گا لیکن حوریہ جو معاشرہ ہے نایہ اس معاشرے میں مرد ذات کو غلط نہیں سمجھتا

سب قصور عورت کے حصے میں آتا ہے سارا الزام عورت کے سر ڈالا جاتا ہے اور یہ دنیا عورت کو پھر جینے نہیں دیتی اور اب تو بھائی کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے

تم انہیں ایک موقع دے کر دیکھو وہ یقیناً تمہاری امیدیں نہیں توڑیں گے (حور تو پہلے ہی اپنا دل اسکی طرف سے ہلکا کر چکی تھی

لیکن اب مہر کی باتیں سن کر تو جو باتیں تھیں وہ بھی ختم ہو گئیں  
کس سوچ میں گم ہو گئی کرو گی نا اعتبار (مہر نے اسکے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا

ضرور کروں گی (حور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے تمہیں ایک بات بتاؤں حور پر بھائی کو پتا چلنی چاہیے (مہر نے معنی چیز نظروں سے پوچھا۔

ہاں بولو نہیں چلے گا پتا

تمہیں پتا ہے بھائی شادی سے پہلے کسی لڑکی کو پسند کرتے تھے بہت زیادہ انکی زندگی تھی وہ

مہر مزے سے بتا رہی تھی اور حور کی شکل دیکھ کر اندر ہی اندر انجو اے کر رہی تھی)

ک کس کو کرتے تھے مذاق نا کرو مہر سچ سچ بتاؤ (حور نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

یہ تو اب تم ان سے ہی پوچھنا میں نے جتنا بتانا تھا بتا لیا (مہر کہتی ہوئی باہر جانے لگی۔

مہر کی بچی اب پوری بات بتا کے جاؤ (حور پیچھے سے چیچی لیکن مہر سنی ان سنی کرتے ہنسی دباتی باہر بڑھ گئی جب کے حور غصے سے بڑبڑاتی رہ گئی۔

حور کچھ دیر بعد پاسپورٹ دینے کے خیال سے تائی امی کی طرف گئی راہداری عبور کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی

دروازہ کھولا تو کمرہ خالی تھا ہر چیز ترتیب اور قرینے سے رکھی ہوئی تھی

اندر بڑھ کر سامان میں سے مطلوبہ چیز نکالی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور باہر جانے لگی جب کھلے دروازے سے وہ اندر داخل ہوا  
حور کو دیکھ کر چہرے پر شوخی آگئی۔

زہے نصیب آپ آئے اپنے کمرے میں خدا کی قدرت  
کبھی ہم آپ کو دیکھتے ہیں اور پھر بھی آپ کو ہی دیکھتے ہیں (ازلان کے شرارت سے کہنے پر حور نے خیران  
نظروں سے اسے دیکھا۔

طبیعت ٹھیک ہے آپ کی (اس نے غصے سے ازلان سے پوچھا۔  
پہلے کا تو پتا نہیں لیکن اب بالکل ٹھیک ہے شکر ہے آپ کو یاد تو آیا کہ آپ کا ایک عدد معصوم سا شوہر بھی ہے

معصوم اور آپ رہنے دیں اور پیچھے ہٹیں مجھے جانے دیں (حور نے اسے راستے میں کھڑے دیکھ کر کہا۔

واہ کوئی بات ہوئی ہے کیا جو مسز ازلان کے مزاج ہی نہیں مل رہے (ازلان نے تھوڑا سا اسکی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں ہوا مجھے اور بات کی کیا کہی باتیں تو مجھے پتا ہی آج چلی ہیں (حور کا اشارہ مہر کی بات کی طرف تھا۔

کوئی باتوں کی بات کر رہی ہو (اب کی بار وہ سنجیدہ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

آپ تو ایسے بات کر رہے ہیں جیسے کسی بات کا علم ہی نہیں ہے آپ کو اتنے معصوم نا بنیں

حور تو آج اپنے ازلی روپ میں آچکی تھی)

اور ازلان وحیرت کے ساتھ خوشی ہو رہی تھی اسکو اس طرح دیکھ کر

مجھے واقعی نہیں پتا تم بتاؤ گی تو پتا چلے گا نا

رہنے دیں سارا پتا چل چکا ہے مجھے بڑی پیار کی پیٹنگیں چڑھائی تھیں نا آپ نے (حور نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا

اور ازلان وہ تو حور کی بات سن کر کھل کے ہنسا

کون سی پیٹنگیں حور تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ضرور (ازلان نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی مجھے مجھے مہر نے بتایا ہے کہ آپ کسی کو پسند کرتے تھے



اور جب ہم فارم ہاؤس گئے تھے تب بھی تو میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کون ہے وہ اور آپ نے کہا تھا ہے کیوں  
بتاؤں اب بتائیں کون تھی

وہ یا ابھی بھی ہے (اب کے حور نے ساری بات بتائی اور غصے سے پوچھا۔

اچھا تو تم اسکی بات کر رہی ہو چار کیا بتاؤں شادی تو میں نے اسی سے کرنی تھی

لیکن پھر تم آگئی ہمارے درمیان (ازلان بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا اور بظاہر سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھوں  
میں شرارت سے کہا

جسے حور سمجھنے سے قاصر رہی۔

تو اب کون سا دیر ہوئی ہے کر لیں اسی سے شادی اتنی ہی عزیز ہے

وہ آپ کو ایک دفع پتا چلنے دیں مجھے اسکا چھوڑوں گی نہیں اسے (حور غصے سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے بولی

اور ازلان بمشکل اپنے تہقے کو روک پایا۔

آئیدیا تو اچھا سوچتا ہوں کچھ (ازلان نے شرارت سے بھرپور آواز میں کہا

سوچیں سوچیں بتاتی ہوں بڑے بابا کو آپ کے سپوت کیا سوچ رہے ہیں (وہ بول کر جانے لگی

کہاں جا رہی ہو؟ عشاں کہاں ہے (ازلان اٹھتے ہوئے بولا

شکر ہے آپ کو یاد آگیا کہ آپ کی ایک عدد بیٹی بھی ہے اور مجھ سے تو آپ آئندہ کے بعد بات ہی مت کریے گا

حور کہتی ہوئی باہر بڑھ گئی جب کہ ازلان اسکو سوچتے ہوئے ہنستا چلا گیا )

مہربات سنو

جی بھائی بولیں (مہر اسکی طرف مرتے ہوئے بولی

یہ ذرا بتانا پسند کرو گی کہ تم نے میری بیوی کو کون سی پٹیاں پڑھائی ہیں

ازلان خفگی سے اسے گھور رہا تھا )

مہر ایک پل کو گر برائی پھر ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

سچ ہی بتایا ہے اسے کوئی غلط بات تو نہیں کی میں نے

ہاں تو پھر پورا سچ بتاتے ہیں ناب وہ پتا نہیں کیا کیا سمجھ کر بیٹھی ہے

اچھا تم نے اسے کچھ بتایا تو نہیں ہے نا  
نہیں کچھ نہیں بتایا اسے کب جانا ہے آپ نے (مہر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

وہ سو گئی ہے نا ایک دفع پھر سوچ لو تنگ کرے گی تمہیں 1 ہاں بس پانچ منٹ تک پورچ میں چھوڑ جانا اسے اور عشا  
اگر اٹھ گئی تو

نہیں کرے گی تنگ بہت اٹیچ ہے مجھ سے آپ بے فکر رہیں  
ٹھیک ہے پھر

----

مہر کس کے ساتھ جانا ہے اور کون سی دوست نکل آئی ہے تمہاری پہلے تو کبھی ذکر نہیں کیا تم نے (حور جھجھلاتے  
ہوئے بولی

ہے نا ایک دوست تمچلو بھی پہلے ہی لیٹ ہو گئی ہیں  
اور مجھے اتنا تیار کر دیا ہے اور خود ہوئی نہیں ہو (حور نے اسے گھورتے ہوئے کہا وہ لوگ پورچ چمٹا گئیں تھیں

بچی برتھ ڈے مائے ڈیر سویٹ بہنا (مہرنے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا اور حیران سی کھڑی حور کو فرنٹ ڈور کھول کر بٹھایا۔

حور کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف نگاہ پڑی تو از لان مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا پھر گاڑی سٹارٹ کر کے باہر نکالی

ویٹ مسز چل جائے گا پتا (وہ سڑک پہ نظریں جمائیں بولا  
عشال اٹھ گئی تو رویے گی (حور نے اب کی بار پریشانی سے کہا

مہر اسکے پاس ہی ہوگی تم ٹینشن نالو ہوں (از لان کے کہنے پر وہ خاموش ہو گئی۔

گاڑی انجان راستوں پر رواں تھی۔

از لان بتائیں تو سہی کہاں لے کر جا رہے ہیں۔

از لان نے کوئی جواب نادیا۔

کچھ دیر بعد گاڑی رکی از لان باہر نکلا دوسری طرف سے آکر دروازہ کھولا اور حور کے آگے اپنا ہاتھ کیا۔

حور نے اس کا ہاتھ تھاما اور باہر نکلی آگے کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گئی ایک خوبصورت منظر اسکے سامنے تھا  
چلیں (ازلان اس کا ہاتھ تھامے ہوئے آگے بڑھا

یہ ایک خوبصورت کالج تھا اور اسکے سامنے جھیل وہ اسے لئے آگے بڑھ رہا تھا

نیچے ہر طرف گلاب کے پھول تھے ریڈ ہارٹ شپ بیلونز ہر جگہ پر تھے بالکل مدھم روشنی میں ایک جگہ پر بالکل  
جھیل کے سامنے ٹیبل اور چیرز تھیں ٹیبل پر ریڈ فلارز تھے  
اور ایک بکے پڑا تھا

ازلان نے بکے اٹھایا اور حور کے سامنے کیا

(Happy birth day my dear) پیپی برتھ ڈے مائے ڈیر سویٹ وانف مینی مینی پیپی ریٹرن آف دی ڈے  
sweet wife many many happy return of the day

وہ دونوں بیٹھے کچھ ہی دیر میں ایک لڑکی آئی اسنے کیک ٹیبل پر رکھا  
پیپی برتھ ڈے میم (اسنے مسکرا کر حور کو خوش کیا

تھینک یو (حور نے بھی مسکرا کر کہا  
وہ چلی گئی۔

ایک کاٹو (ازلان نے نایف کی طرف اشارہ کیا حور نے ایک کاٹا اور ازلان کو کھلایا اور ازلان نے حور کو کھلاتے  
وقت اسکی ناک پر بھی لگا دیا۔

اسنے گھور کر دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکے منہ پر لگا دیا  
پھر دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر ہنس پڑے  
پیچھے ہاکا میوزک چل رہا تھا کچھ دیر بعد وہی لڑکی ڈنر لے کر آئی دونوں نے خاموشی سے ڈنر کیا۔

ہمم کیسا لگیہ سب (ڈنر کے بعد ازلان نے پوچھا  
بہت بہت اچھا (حور کے چہرے سے خوشی صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

ہمم پھر چلو آج تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ وہ لڑکی کون تھی (ازلان کے کہنے پر اسکے چہرے کا رنگ یک دم متغیر ہوا۔  
ک کون تھی کیا وہ یہیں ہے؟



بلکل یہاں ہے اور میرے سامنے ہے (ازلان کے کہنے پر حور نے ارد گرد دیکھا پھر بی یقینی سے اسکی طرف دیکھا

بلکل میرے سامنے بیٹھی میری شریک حیات میری زندگی کی ساتھ وہ ہی لڑکی ہے جسے میں نے ازل سے چاہا ہے

جو میری زندگی ہے اور میں چاہتا ہوں لے ہملوگ سب بھول کر نئی زندگی شروع کریں (ازلان حور کا ہاتھ تھامے کہ رہا تھا اور وہ منہ کھولے سن رہی تھی۔

مطلب آپ نے اور مہرنے مجھے بیوقوف بنایا مجھے کبھی بتایا ہی نہیں کچھ (کچھ دیر بعد حور خفگی سے بولی

ہم کیوں کے میں نے اسے منا کیا تھا اسلئے (ازلان کہتے ہوئے اٹھا تھا گھٹنے کے بل بیٹھا

اور حور کے ہاتھ تھام کر باری باری خوبصورت کنگن پہنائے جنہیں ہیرے جڑے ہوئے تھے پھر حور کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے اٹھا اور اسے بھی اٹھایا۔

وہ دونوں جھیل کے کنارے واک کر رہے تھے

گھر کب جائیں گے (باتیں کرتے ہوئے حور نے اسکے سینے سے سراٹھا کر پوچھا۔



اسلام علیکم!  
ہمیں اپنے Blog kitabdost  
<http://kitabdostpk.blogspot.be>  
اور readingpoint  
<http://readingpointpk.blogspot.be>  
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز  
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ  
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)  
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں  
[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)  
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

مم صبح جائیں گے (ازلان کے کہنے پر اسکی پتلیاں خیرت سے پھیل گئیں۔

رات یہاں رہیں گے؟

بالکل یہاں رہے گے ازلان نے کہتے ہوئے اسکے سر پر بوسہ دیا

سورج طلوع ہو چکا تھا کھڑکیوں کے آگے دیوار پر دے ہونے کی وجہ سے سورج کی کرنیں اندر آنے سے قاصر  
تھیں

آنکھ کھلنے پر کچھ دیر تک غائب دماغی سے لیٹی رہی پھر آہستہ آہستہ کل کی خوبصورت شام یاد آئی تو ہونٹوں کے کنارے خود بخود مسکراہٹ میں میں ڈھل گئے

اسی وقت واشروم کا دروازہ کھلا اور ازلان فریش سا نکلا گیلے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

گڈ مارنگ (وہ ہشاش لہجے میں کہتا گلے میں موجود ٹاول حور کے اوپر پھینکا اور خود ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر بال بنانے لگا

اور حور جواب تک مسکرا رہی تھی اسکی اس حرکت پر اب اسے گھور رہی تھی جلدی سے فریش ہو جاؤ ناشتہ کر کے گھر کے لئے نکلتے ہیں (وہ آئینے میں دیکھتا ہوا حور سے بولا

حور بیڈ سے اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھی لیکن جاتے جاتے وہی ٹاول ازلان پر پھینک کر جلدی جلدی واشروم میں گھس گئی۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ لوگ گھر کے لئے نکلے

ازلان میں کیا سوچ رہی تھی (حور کچھ یاد آنے پر بولی  
ہم کیا سوچ رہی تھی

وہ سڑک پر نظریں جمایے ہوئے بولا)  
آپ ایسے سر پر اند دیتے رہا کریں نا میں بھی خوش رہوں گی آپ کو پتا ہے نا مجھے کتنا شوق ہے ان سب کا  
ازلان نے اسکی طرف دیکھا جسکے چہرے پر خوشی کے سچے رنگ تھے۔)

ہمم سوچ تو میں بھی رہا تھا کہ مجھے ایسے سر پر اند دیتے رہنا چاہیے تاکہ اپنی ہمسفر کے چہرے پر خوشی تو نظر  
آئے جیسے اب آرہی ہے

ازلان کے کہنے پر وہ شرمناک منہ پر ہاتھ پھیرنے لگی جیسے اپنے چہرے کے تاثرات مٹانا چاہتی ہو۔)

نے چاہا تو اب ہماری زندگی میں خوشیاں ہی ہو گئی ہمیشہ بس اب تم دیکھتی جاؤ ابھی تو خوشیوں کا آغاز ہوا ہے اللہ  
(ازلان نے اسکا ہاتھ تھام کر سٹیرنگ پر رکھا اور اسکے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔)

آپ نہیں آئیں گے اندر (اترے وقت حور نے پوچھا۔  
نہیں کچھ کام ہے تھوڑی دیر تک آ جاؤں گا) از لان نے نرم لہجے میں کہا

حور اثبات میں سر ہلاتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔  
لاؤنج میں سے اوازیں آرہی تھیں وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو ساری حواتین اور عشال وہیں تھیں۔

السلام علیکم (حور کہتی ہوئی آگے بڑھی اور عشال کو اٹھایا۔  
کیسا ہے میرا بچہ) اسکے پھولے ہوئے سر خوشفید گالوں پر پیار کرتے ہوئے حور نے پوچھا

( ماتھیت اداں پاش دانان) میں ٹھیک از لان پاس جانا  
وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بولتی حور کے ساتھ سب کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔

بابا کہتے ہیں عشال اور بابا عشال کے لئے ٹویز لینے گئے ہیں نا (حور کہتی ہوئی مہر کے ساتھ بیٹھ گئی

جب کے عشال خوشی سے جھومتی اسکی گود سے اتر کر کھیلنے میں مگن ہو گئی۔

بیٹا از لان نہیں آیا (مانے پوچھا

نہیں ماما وہ کچھ کام تھا انھیں کہ رہے تھے تھوڑی دیر تک آجائیں گے  
اچھا حور بیٹا آپ آرام کر لو تھوڑی دیر پھر شام کو تو۔۔۔۔۔۔۔  
ارے حور! یہ کنگن کتنے پیارے ہیں نا! (تائی امی ابھی بات کر رہی تھیں جب مہر نے درمیان میں بات کاٹ دی  
حور نا سمجھی سے تائی امی کو دیکھنے لگی

ہاں کتنے پیارے ہیں حور! یہ ازلان نے دیے ہیں (تائی امی بھی جلدی سے بولیں  
جی انہوں نے دیے ہیں۔

مزہ آیا پھر کل کیسا لگا سپرائز (مہر نے آہستگی سے پوچھا  
بہت مزہ آیا میری زندگی کی سب سے خوبصورت شام تھی کل مہر میں بیان نہیں کر سکتی (حور ایک جذب کے  
عالم میں بول رہی تھی۔

جب کے مہر اسکی باتوں پہ مسکراے جارہی تھی۔  
کافی دیر باتیں کرنے کے بعد عشال کو لے کر اوپر آئی اسے سلاتے سلاتے خود بھی نیند کی وادیوں میں اتر گئی



جب آنکھ کھلی تو عشاں غائب تھی اور از لان کبڈ میں سے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔  
عشاں کہاں ہے اور آپ کب آئے (حور نے بال سمیٹتے ہوئے کہا  
عشاں کو مہر لے گئی ہے اور میں کچھ دیر پہلے آیا ہوں) از لان نے بنا اسے دیکھے جواب دیا۔

کیا ڈھونڈ رہے ہیں  
اہاں کچھ نہیں کچھ ڈاکو مینٹس تھے مل گئے (وہ کبڈ بند کرتے ہوئے بولا۔  
آپ کہیں جا رہے ہیں کیا) (حور اسکو بیگ میں ڈو کمٹنس رکھتے ہوئے دیکھتے ہوئے بولی۔  
بلکل لیکن میں نہیں ہم جا رہے ہیں) (اسکے کہنے پر حور کی پتلیاں خیرت سے پھیل گئیں۔

ہم کہاں؟ کیا واپس جا رہے ہیں؟ لیکن میں نہیں جاؤں گی ابھی مجھے رہنا ہے (حور خود ہی سوال کر کے جواب  
دینے لگی۔

واپس نہیں جا رہے بس تم کہہ رہی تھی نا صبح کے سر پر انز تمہیں اچھے لگتے ہیں

تو بس یہ سر پر انز تمہارے لئے اب جلدی سے تیار ہو جاؤ صرف ایک گھنٹہ ہے تمہارے پاس ایک گھنٹے بعد

نکلنا ہے (ازلان کی باتیں سنتے ہوئے اسکا منہ کھل گیا۔

کیا مطلب ایک گھنٹہ اور میں نے تو کوئی تیاری ہی نہیں کی پیکنگ بھی کرنی ہے عشاں کی اتنی چیزیں رکھنی ہیں (وہ پریشانی سے بول رہی تھی

اور ازلان مزے سے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا اور ابھی تو ایک اور دھماکا رہتا تھا

اسکے سر پر کرنے کے لئے

پیکنگ تمہاری ہو چکی ہے اور عشاں ہمارے ساتھ نہیں جا رہی وہ مہر اور آخر از کے پاس رہے گی (اور یہ ہوا تھا سب سے بڑا دھماکا

کیا مطلب عشاں نہیں جا رہی وہ کیسے رہے گی ہمارے بغیر اور میں کیسے رہوں گی اسکے بغیر

حور رو ہانسی ہو گئی)

حور مجھے بھی اسکی پروا ہے میرے لئے بھی یہ مشکل ہے لیکن ایک تو سردی بہت زیادہ ہے اسکی طبیعت حراب ہو جائے گی

آب وہو اکا اثر ہو گا اور مہر اور۔ اخر از کے ساتھ وہ بہت زیادہ اٹیچ ہے پھر بھی اگر کوئی مسئلہ ہو تو ہم آجائیں گے  
(اب وہ سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

تو ہم بھی نہیں جاتے نا پھر کبھی چلے جائیں گے نا۔ (ابھی وہ کچھ اور بھی کہتی جب از لان کی گھوری پر خاموش ہو گئی۔

از لان اسے سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا لیکن اسکی ایک ہی رٹ تھی  
میرا دل نہیں مان رہا میں نہیں جاؤں گی  
حور دس منٹ دے رہا ہوں خاموشی سے چیخ کر کے نیچے آؤ (اب تنگ آکر وہ غصے سے کہتا باہر نکل گیا اور مہر سے  
کہا کہ اسے سمجھاے

اور اگلے دس منٹ میں وہ نیچے سب سے مل رہی تھی  
کیوں کہ مہر اسے سمجھا یا تھا اسکے الفاظ ہی ایسے تھے کہ حور کو ماننا پڑا

حور دیکھو عیشال مجھے ایسے عزیز ہے جیسے میری اولاد ہو کچھ دن کی بات ہے بس کچھ دن میں بھی مامتا کا احساس

محسوس کرنا چاہتی ہوں میں اپنی مامتا کی پیاس بھالوں گی

وہ مان تو گئی تھی پر ساتھ میں آنسو بھی جاری تھے

بیٹا آپ پریشن کیوں ہو رہی ہیں عشاں ہم سب کے پاس ہے کسی غیر کے پاس تو نہیں اور کچھ دن تک اخر از اور مہر بھی آجائیں گے انکے ساتھ ہی عشاں بھی آجائے گی ہوں (بڑے بابا پیار سے اسے سمجھا رہے تھے

وہ سب سے مل کر آکر پھولے ہوئے منہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی۔

ازلان نے اسکے پھولے ہوئے منہ کو دیکھا تو خود بخود مسکراہٹ آگئی

اسنے حور کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن حور نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

میں ناراض ہوں آپ سے اسلئے دور رہیں مجھ سے (وہ کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوئے بول

کیوں ناراض ہو اب میرا کیا قصور ہے) ازلان نے بی بی سے کہا

ہاں آپ کا کیا قصور جب چاہا غصہ کر لیا ڈانت۔ لیا اور اپنی منوالی دوسرے کی ویلیو ہی کوئی نہیں (وہ تو آج فل فام میں تھی۔

اچھانا سوری اب نہیں کروں گا غصہ پر تم بھی بات مانا کرو نا (وہ صلح جو انداز میں بولا۔  
پکی بات ہے

بلکل پکی (ازلان نے مسکراتے ہوئے کہا  
ویسے ہم جا کھا رہے ہیں (حور نے تجسس سے پوچھا۔

تھوڑی دیر ویٹ کرو چل جائے گا پتا (ازلان نے اسکی چھوٹی سی ناک دباتے ہوئے کہا  
جاری ہے آخری پارٹ کل کسی بھی وقت آجائے گا آپ سب گیس کریں کے ازلان اور حور کہاں جا رہے ہیں  
گاڑی رکی تھی ایئر پورٹ کے پارکنگ ایریا میں اور حور نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو مسکراہٹ دباے اسے ہی  
دیکھ رہا تھا پھر حور کو اشارہ کرتا خود باہر نکلا حور بھی اسکی تقلید کرتی دروازہ کھول کر باہر نکلی کچھ دیر بعد وہ لوگ  
اندر داخل ہوئے ازلان ایک لمحے کو روکا

کر دیکھا تو خوشی اور پھر حور کی طرف مڑ کر اسکے ہاتھ میں کچھ پکڑا یا حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر وہ کھول  
سے چیخ مار کر یک دم ازلان کے گلے لگ گئی آس پاس کے لوگ رشک سے اس کیل کو دیکھ رہے تھے۔

تھینک یو تھینک سوچ (وہ مسرت جذبات سے بولی  
حور یہ پبلک پلیس ہے (ازلان نے اسکے کان کے قریب ہلکی سی سرگوشی کی حور کو یکدم احساس ہوا تو جھجھکتی  
ہوئی پیچھے ہوئی چہرہ لال ٹماڑ بنا ہوا تھا

ازلان مسکراہٹ دباے بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اب چلیں بھی (حور اسکی نظروں سے پزل ہوتی ہوئی بولی

ازلان نے اسکے سامنے ہاتھ کیا جسے حور نے بنا کسی پیش رفت کے تھما وہ دونوں نے سفر پر رواں تھے۔

جہاز جب اور ان بھرنے لگا تو حور نے خوفزدہ ہو کر ازلان کو دیکھا جو کہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا پھر ایک بازو سے

اسے اپنے حصار میں لیا وہ تو جیسے کسی خوفزدہ پنچھی کی مانند اسکے سینے میں چھپ گئی تھی

ریلیکس حور ازلان اسکا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا

جہاز اپنے مقررہ وقت پر لینڈ ہوا تھا اور وہ لوگ اس خوبصورت جگہ پر تھے جہاں صرف قدرتی خوبصورتی اور

سبزے سے بھرپور آزاد کشمیر کی سرزمین پر کھڑے وہ دونوں اس خوبصورتی کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔

ان کے پہنچتے ہی ایک گاڑی آئی تھی جس کو ازلان ڈرائیو کر رہا تھا اور حور مسرور سی باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی۔

وہ لوگ ایک فارم ہاؤس میں روکے تھے آس پاس پورا سبزہ ایک ماسٹر بیڈ روم ایک گیٹ روم اور دو اور رومز پر

بنایا خوبصورت فارم ہاؤس تھا آتے ہی سب سے پہلے حور نے گھر کال کر کے عشاء سے بات کی تھی۔

باہر چل کر واک کرتے ہیں نا

ڈنر کر کے وہ لوگ روم میں تھے جب حور بولی۔

اس وقت (ازلان نے ٹائم دیکھا جو کہ نوکا ہندسہ کر اس کر گیا تھا۔

بلکل اس وقت (حور اسی کے انداز میں بولی

چلو پھر (وہ کہتا ہوا اٹھا کچھ دیر بعد وہ لوگ ایک خوبصورت ٹریک پرواک کر رہے تھے سردی اپنے عروج پر تھی



-

ہم کتنے دن یہاں رہیں گے (حور ازلان کے حصار میں چلتی ہوئی بولی  
جتنے دن میری جان کہے گی اتنے دن) ازلان اسکے سر سے اپنا سر ٹکراتے ہو یا بولا  
حور تو اپنی اتھل پتھل ہوتی دھر کنوں کو سمجھا رہی تھی وہ آج بھی اسکی شوخ حرکتوں پر اپنے دل کو سمجھانے  
لگ جاتی تھی۔

اگلے دن وہ لوگ ناشتے کے بعد وادی نیلم کی جانب گئے اتنا خوبصورت منظر آنکھوں کو طراوت بخش رہا تھا ایک  
طرف سمندر تھا تو دوسری طرف پہاڑ تھے سرسبز جنگلات۔

حور تو سیلفیوں پے سیلفیاں لے رہی تھی اور ازلان ایک بڑے سے پتھر پے بیٹھا ارد گرد کے مناظر سے لطف  
اندوز ہو رہا تھا

ازلان آپ بھی آئے نا (حور کہتی ہوئی اسکی اسکے پاس آئی  
لاؤ ادھر دو (ازلان نے کہتے ہوئے موبائل اسکے ہاتھ سے لیا اور پھر سیلفی لی وہ دونوں مختلف پوز بنا کر ٹیکس لے  
رہے تھے پھر وہ لوگ وادی نیلم کی تحصیل شادراگئے جسے تاریخی مقام بھی حاصل ہے وادی نیلم میں یہ شادرا  
یونیورسٹی اپنی فن تعمیر کا خوبصورت نمونہ تھی اسکی دیواروں کی اونچائی سو میٹر تھی حور تو کنگ ہو کر اس عمارت کو  
دیکھ رہی تھی جس کی دیواروں پر بدھ مت کے نشان تھے۔

ازلان کیا لگتا ہے کہ یہ کبھی شاندار امارت ہو کر تھی (حور نے ازلان سے کہا جو کہ خود بھی اسی طرف متوجہ  
تھا کیوں کہ اب یہاں پر صرف دیواریں سیریاں اور کچھ اور چیزیں تھیں ان کی چھت نہیں تھی

شائد لیکن ہر چیز اس دنیا میں فنا ہونے کے لئے ہی بنی ہے چلو کہا کھو گئی آجاؤ (ازلان اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا چلنے لگا بہت خوبصورت دن کا اختتام ہوا تھا حور تو بے خد تھک چکی تھی لیکن ازلان اسکی نسبت قدرے فریش تھا۔ حور تو چیخ کر کے آکر بے سدھ ہو کر سو گئی

حور اٹھو کھانا کھا لو (ازلان نے نیند میں اسے اٹھا کر بٹھایا

آنکھیں بند کیے وہ منہ کھولے بیٹھی تھی (ازلان کو اسکی اس ادا پر بہت پیار آیا پھر کچھ سوچتے ہوئے موبائل نکالا اور اسکی پک لے لی۔

پھر موبائل واپس رکھ کر اسے کھانا کھلانے لگا۔

اگلے کچھ دن کچھ دن گزرے ان کی کھٹی میٹھی شرارتوں میں ازلان کے سنگ اسکی زندگی اتنی خوبصورت تھی کے اسے تو گمان بھی نہ تھا کبھی اس چیز کا

ازلان کے کہنے پر ہی اسنے آج ویسا ہی ڈریس پہنا تھا جیسا کہ وہاں کی حواتین پہنتی ہیں کڑھائی والی وول کی قمیض شلو اور سر پر ماتھا پٹی یہ سب پہنے کتنی ہی دیر وہ باہر ہی نہیں نکلی تھی پھر ازلان کے بار بار بلانے پر جھجھکتی ہوئی باہر آئی تھی۔

ازلان نے جب اسے دیکھا تو وہ بالکل کوئی گریا ہی لگی اسے اپنی سرخ سفید رنگت میں ریل بلیو کلر کی کی قمیز اور اس پر ستم ماتھے پر پہنی ماتھا پٹی۔

ازلان نے بے خودی میں اسے قریب کرتے ہوئے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا

جب کے حور تو بلکل لال ٹماٹر ہوئی تھی

آج وہ لوگ وادی کیل کی جانب گئے شو نثر نالہ اور دریائے نیل کا ملن ایک خوبصورت منظر تھا  
حور وہاں مزے سے اچھلتی پھر رہی تھی وہاں کے باشندے بہت اخلاق والے تھے چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں  
ایک لائن میں اپنی کتابیں اور بیگ لئے اسکول سے آرہے تھے جیولری وغیرہ اتار چکی تھی سردی سے اسکی  
ناک سرخ ہو رہی تھی لیکن وہ تو اس قدر ترقی حسن میں کھوی ہوئی تھی ازلان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل  
کھڑا کیا

حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا ازلان نے مفرل لے کر حور کے گلے میں پہنایا اور پھر ٹوپی جس پر حور نے منہ بنایا  
سردی لگ گئی تو سارا مزہ خراب ہو جائے گا نا (ازلان نے پیار سے اسے سمجھایا  
سیب کے باغات تھے اور حور کا پرانا شوق درختوں پر چڑھنے والا آج پھر جاگ گیا تھا ازلان کے بارہا منع کرنے کے  
باوجود وہ نہیں مانی تھی اور درخت پر چڑھ کر سیب توڑ رہی تھی  
ایک دو دن یہاں رہنے کے بعد آج ان کی واپسی تھی حور کا دل بھی نہیں تھا یہاں سے جانے کا پر عشال کی یاد بھی  
آ رہی تھی

حور اگر میں کہوں کے ہم لوگ گھر نہیں جا رہے تو (ازلان نے پکینگ کرتی حور سے کہا۔

کیا مطلب نہیں جا رہے پھر (وہ پکینگ چھوڑتی فکر مند سی بولی۔

آپ مذاق کر رہے ہیں نا

بلکل نہیں تم دیکھ سکتی ہو اس ڈراما میں (ازلان بیڈ پر کہنی کے بل لیٹا ہوا سامنے کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔

حور نے وہ ڈر رکھوا اور اس میں چپک کرنے لگی کچھ دیر بعد چہرے پر ملی جلی کیفیت لئے وہ ازلان کے سامنے کھڑی تھی۔

ازلان آپ یہ کیا سچ میں (وہ بے ربط جملے بول رہی تھی  
یہ واقعی سچ ہے حور (وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے بولا  
حور کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے ازلان نے اسے سینے سے لگالیا۔  
آپ بہت بہت اچھے ہیں (حور روتے ہوئے بولی

مجھے پتا ہے کہ میں اچھا ہوں اب تم چپ کرو شاہاش ورنہ پھر مجھے اپنے طریقے سے چپ کروانا آتا ہے (ازلان  
اسکا چہرہ اونچا کر کے شرارت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا  
حور جھینپ گئی پھر اس سے الگ ہونے لگی لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی۔  
اس نے اپنی جھکی پکلیں اٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا جو اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا ہے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

چھوڑیں نا (حور نے اسے ہاتھ میں مقید اپنی کلائی کو دیکھ کر کہا۔  
چھڑوالو (ازلان گرفت اور مضبوط کرتا ہوا بولا البتہ چہرے پر ابھی بھی شرارت تھی  
پلیز نا کریں نا (حور روہانسی لہجے میں بولی  
ازلان نے اسکی کلائی آزاد کر دی  
ایک تو تم پتا نہیں اتنے آنسو کہا سے لاتی ہو

وہ واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

آپ بھی تو شادی سے پہلے تو ایسے نہیں تھے آپ نے کہاں سے سیکھیں ایسی حرکتیں (حور جھنجھلا کر بولی۔

کسی حرکتیں) اسنے دوبارہ سے بات پکڑ لی

حور گڑبڑا کر رہ گئی

یہی جو کرتیں ہیں (وہ بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے بولی۔

ہاں تو پہلے میں تمہارا دوست تھا کزن تھا اور اب دوست کے ساتھ تمہارا شوہر بھی ہوں اور دوست اور شوہر میں

فرق ہوتا ہے

حور نے کوئی جواب نہ دیا بس اسے گھورتی چیزیں سمیٹنے لگی۔

اگلے کچھ گھنٹوں بعد وہ لوگ دبئی کی سر زمین پر کھڑے تھے

یہ کس کا فلیٹ ہے (حور از لان کے ساتھ فلیٹ میں داخل ہوتی ہوئی بولی۔

یہ ہمارا فلیٹ ہے (از لان پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

ہمارا مطلب آپکا) حور خیر انگلی سے نظریں ادھر ادھر گھماتی ہوئی بولی

بس مائے کوئین یہ فلیٹ ہمارا ہے میرا نہیں (از لان کی بات سن کر وہ ادھر ادھر چیک کرنے لگی چیزیں

اگلے دن ابھی از لان سو رہا تھا جب حور کی آنکھ کھلی دل میں نے احساس تھے ایسا لگتا تھا جیسے اب وہ از لان کے

بغیر ایک پل نا رہ پائے اسکا اتنا کیئرنگ انداز اسکی شرارتیں اتنی خوشیاں دی تھیں حور کی زندگی میں رنگ بھر



دیے تھے حور کو تو جیسے عشق ہو گیا تھا از لان سے۔۔

حور کی نظر از لان کی پیشانی پر پڑے بالوں پر پڑی دل میں اک خواہش جاگی تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسکے منتشر بالوں کو سمیٹا اور پھر دل کی خواہش پر اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دیے از لان تھوڑا سا کمسایا تو حور جلدی سے پیچھے ہو گئی اور واشر دم میں گھس گئی

آج وہ لوگ برج خلیفہ دنیا کی سب سے بڑی امارت دیکھنے گئے اس عمارت میں ایک سو تریسٹھ فلور ہیں

کیا خیال ہے حور یہاں نا قیام کریں کچھ دن

کبھی بھی نہیں رہوں گی یہاں تو اتنی اونچائی ہے میرا تو ویسے ہی دماغ گھوم رہا ہے (حور نے جلدی سے جواب دیا کے مبادہ وہ سچ میں ہی نا کر ڈالے

پورا دن ان لوگوں نے گھومنے میں صرف کیارات کے وقت دعئی فاؤنٹین دیکھ رہے تھے پانیمپوزک کے حصّاب

سے اونچا نیچا ہو رہا تھا اور بہت پیارا منظر پیش کر رہا تھا

از لان اپنا موبائل دیں

کیوں

دیں نا میرے موبائل کی سپیس فل ہے تو پکس نہیں بن رہی (حور کے کہنے پر از لان اپنا موبائل نکال کر اسے دیا

اگلے دن وہ لوگ دعئی مال میں تھے اور دھڑا دھڑا شاپنگ ہو رہی تھی کچھ اپنے لئے اور کچھ باقی سب کے لئے

عشال کے لئے ڈھیر ساری چیزیں۔۔

مختلف رائیڈز لیس جن میں حور ڈر کر بیٹھی رہی اور ایک میں تو باقاعدہ چیمپن مارتی وہ از لان کے ساتھ چپکی ہوئی



تھی لوگ دیکھ رہے تھے اور ازلان کی گھوڑیوں کا بھی کوئی اثر نہیں تھا۔  
حور ادھر دیکھو میری طرف (ازلان نے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا  
بس اب صرف میری آنکھوں میں دیکھو کچھ بھی نہیں ہو گا کچھ بھی (اب کی بار اسے تھوڑا حوصلہ ہوا  
حور کے گلے میں ازلان کا دیا گیا پیڈیٹ تھا جس میں اے ایچ لکھا ہوا تھا  
پورے دس دن دہائی میں گزار کر وہ لوگ سعودی عرب آچکے تھے اور مہر اخرازا اور عشال بھی عمرے کی نیت  
سے اے تھے

یہاں آنے سے ایک دن پہلے مہر کو خوشخبری سنائی گئی تھی  
اور وہ تو اپنے رب کی شکر گزار تھی کعبہ کا غلاف پکڑ کر اپنے رب سے محو گفتگو تھی کہ وہ کتنا رحیم ہے اپنے  
بندے پر کیا کیا نوازشیں کرتا ہے اور ایک بندہ ہے جو اپنے خالق کو بھول کر دنیاوی چیزوں میں سکون تلاش کرتا  
ہے

افق پر سورج طلوع نہیں ہوا تھا حور اور ازلان خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کے بعد اب قرآن مجید کی تلاوت کر  
کا گھر دیکھنا یہ خوش نصیبی رہے تھے اور یہ کوئی حور سے پوچھتا کہ سکون کیا ہے اپنے محرم اپنی اولاد کے ساتھ اللہ  
حضور سر بسجود تھا جس نے اس پر اتنی نوازشیں کی اتنی خوشیاں دی کہ اس کے نہیں تو کیا ہے اسکا دل اپنے رب  
سے سمجھنا مشکل ہو گیا۔

کہتے ہیں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اور یہی حور کی زندگی میں ہوا تھا زندگی کے کچھ سالوں میں اس نے بہت  
تکلیفیں دیکھیں لیکن اب اسکی زندگی مین خوشیاں تھیں کیوں کہ اسکا ہمسفر غلط رستوں سے لوٹ آیا تھا اسے سہی

**POSTED ON READING POINT AND KITAB DOST**

<https://readingpointpk.blogspot.com/>

غلط کی پہچان ہو چکی تھی اور اب غم کے بادل جھٹ چکے تھے اب صرف خوشیاں تھیں اپنوں کے سنگ

بہج

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

readingpoint اور

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

[maisrasultan@gmail.com](mailto:maisrasultan@gmail.com)

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

<http://kitabdostpk.blogspot.com/>

Tere loat any tak by Snia Chaudhary

Page 318